آریہ سماج



اوم

یجروید کا اردو ترجمہ

ادھیائے اول

جسے

لکھشمن آریوپدیشک

نے

آریہ ساہتیہ پستکالیہ دہلی کے لئے

انیپٹار پریس دہلی میں چھاپا

قیمت فی جلد ۸ر

اوم

یجروید کا اُردو ترجمہ

ادھیائے ۱

॥ओ३म्॥ इषे त्वोर्जे त्वा वायवं स्थ देवोवः
सविता प्रार्पयतु श्रेष्ठतमाय कर्म्मणे आप्याय
ध्वमघ्न्या इन्द्राय भागं प्रजावतीरनमीवा
अयक्ष्मा मा वस्तेन ईशत माघशंसो ध्रुवा
अस्मिन् गोपतौ स्यात बह्वीर्यजमानस्य पशू
न्पाहि ॥१॥

اِشے تو ورجے توا وایوستھ دیوو وہ سوِتا پرارپیت سریشٹ تمائے
کرمنے آپیایدھو گھمنیا اندرائے بھاگم پرجا وتی رن میوا ایکھشما ما
وستین ایشت ماگھش گونگ سو دھروا اسمن گوپتو سیات بھوریہ
یجمانسیہ پشون پاہی ۔ ۱

لفظی معنی

اِشے۔ ان اناج وغیرہ اشیا یا علم
حقیقی کے لئے۔
توا۔ آپ کا
اُوربے۔ طاقت یا کل چیزوں کے

اصلی رس کے حصول کے لئے
توا۔ آپ کا
وایوہ۔ صفت لمس والے پران۔ اُتش
کرن۔ اندریاں)۔
ستھہ۔ ہیں

دیوہ - راحت دینے والا - علم کا ظاہر کرنیوالا
وہ - تمہارا
سوتا - جہان کا خالق - کل اشیا کا مالک -
پرارپیتو - اچھے پرکار لگائیے
شریشٹ تمائے - نہایت اعلےٰ
کرمنے - سب افعال کردنی کے لئے -
آپیایدھوم - ترقی پاویں - بڑھیں
اگھنیاہ - نہ مارنے کے لائق - گئو وغیرہ
اندرائے - پرم ایشوریہ (دولت اور جلال) کیلئے
بھاگم - بھگتی - سیوا کرنے یوگیہ
پرجاوتیہ - بہت اولاد والے
انمیواہ - خرابیوں (بیادھیوں) سے پاک
ایکشما - راج یکشما وغیرہ بڑے روگوں سے بچا ہوا -

ما - مت
وہ - تمہارا
ستینہ - چوری کو
ایشت - پیدا ہو
اگھشنسہ - پاپی
دھروا - مستقل آرام کیلئے
اسمن - اس
گوپتو - گئو زمین وغیرہ کی حفاظت کا خواہاں انسان
سیات - ہوں
بہویہ - بہت سے
یجمانسیہ - یگیہ (تمام نیک کام) کرنے والے انسان کے پاس
پشون - گھوڑے وغیرہ جانور یا رعیت وغیرہ
پاہ - حفاظت کیجئے

(ترجمہ) راحت دینے اور علم کو ظاہر کرنے والے - جہان کے خالق اور مالک اور ہمارے معبود ایشور آپ کی پیدا کردہ اشیا اَن اناج دولت علم وغیرہ اور ان سے حاصل ہونیوالی طاقت وغیرہ کے حصول کے لئے ہم آپکا ہی سہارا لیتے ہیں - ہمارے تمام اندرونی اور بیرونی اوزاروں کو جن سے دنیا کا تعلق ہوتا ہے - سب سے اعلےٰ نعمتوں کے حصول کیلئے غایت درجہ کے اعلےٰ افعال کردنی میں لگائیے - آپ کی دی ہوئی نعمتوں (زمین - گئو - اندریاں وغیرہ) کو تباہ نہ کرتے ہوئے ہم ان کی ترقی کریں - ہماری پرجا (اولاد وغیرہ) بڑھے اور وہ اور ہم سب خرابیوں اور ہر قسم کی چھوٹی بڑی بیماریوں سے بچیں -

ہم میں چور ڈاکو اور گناہگار انسان پیدا نہ ہوں آپ کی دی ہوئی نعمتوں کے ٹھیک استعمال کے خواہاں انسان کے پاس ہی اُس کے پائدار آرام کے لئے یہ سب نعمتیں بڑھیں اور ایسے ہی نیک افعال کے کرنیوالے انسان (یجمان) کے گؤ گھوڑے وغیرہ جانور۔ سونا چاندی وغیرہ دولت اولاد و رعیت وغیرہ پرجا یا علم صحت۔ اخلاق حسنہ اور علم حقیقی وغیرہ نعمتوں کی آپ حفاظت کیجئے۔

تشریح

اس منتر میں سارے یجروید کے مضمون کا رگ درشن کرایا گیا ہے۔ انسان جو اپنی تصنیفات کے آغاز میں تمہید و دیباچہ کے ذریعہ کتاب کے نفس مضمون کو انٹروڈیوس کرتے ہیں یہ وید کی ہی تقلید ہے۔ رگ وید میں اشیاء کی سچی تعریف اور حقیقت کا بیان ہے اور یجروید میں ان اشیاء کے ٹھیک استعمال کا جگت سے لیکے قدرتاً ان کی بناوٹ و پیدایش مقصود ہے۔ کوئی کمپنی یا کمیٹی قائم ہو تو پہلے وہ اپنی اغراض کو طے کرکے اُن کا اعلان کرتی ہے۔ اسی طرح پر یجروید کے پرکاش ہونے کی غرض کا علم پہلے ملنا چاہیئے۔ وہ کیا ہے۔ یہ منتر بتاتا ہے "اِش اور اُورج کی پراپتی"

حقیقت میں یہ دو لفظ اپنے اندر بڑے وسیع معنے رکھتے ہیں۔ اِش کے کثیف معنے (ستھول ارتھ) اَن اناج۔ روپیہ۔ چاندی زمین۔ دُکان۔ گائے۔ گھوڑا وغیرہ ہر قسم کے مادی سامان اور جانور کے ہیں جنہیں انسان اپنی اصطلاح میں دولت اور مال کہہ سکتا ہے۔ اس کے لطیف معنے (سوکھشم ارتھ) تمام اچھے سنسکار۔ اچھی برتاں۔ علم حقیقی وغیرہ اندرونی خوبیاں ہیں۔ گویا کثیف اور لطیف سب قسم کی اشیاء کا حصول یجروید کی پہلی غرض ہے۔ لیکن حاصل شدہ چیزوں سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو سب کوشش فضول ہے۔ کروڑوں کی دولت جمع کرکے گاڑ دینے اور ایک

الفاظ و افعال حقیقت میں ایک ہی ہیں بجز صرف اوتاروں کا ہے
جو بات من میں ہے اُسے سنکلپ کہتے ہیں وہی زبان پر آوے تو بچن
ہے اور وہی ہاتھ وغیرہ اندریوں سے کیجاوے تو کرم کہلاتی ہے - وہی
عاجزانہ طور پر پرماتما کے سامنے رکھ کر امداد کی خواہش کی جاوے تو
پرارتھنا کہلاتی ہے - غرضیکہ آغاز کتاب میں جسقدر خیالات دعا - حمد -
منگلاچرن - اغراض - تمہید وغیرہ کے انسانی کتابوں میں پائے جاسکتے ہیں
وہ سب ایک ہی منتر کے پہلے لفظوں میں یہاں موجود ہیں -

اس غرض کی تکمیل کے سادھن

لیکن بڑہ دیکا میں اغراض کے ساتھ مجملاً یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ان اغراض
کی تکمیل کے لئے کون کون ذریعہ اختیار کیا جاویگا اور کن کن مشکل رکاوٹوں
کا تدارک کس پرکار کیا جاویگا - یہ جملہ امور بھی نہایت واضح طور پر اس
منتر میں مذکور ہیں - پہلے تو دیکھئے اس مقصد کی تکمیل کے وسائل کو (اول)
وایوہ - سب فعلوں کے سدھ کرنیوالے - جن میں لمس (چھونا) کی صفت ہے
یعنی پران انتش کرن اندریاں - نگھنٹو کے مطابق یہ معنے اس شبد کے
یہاں لئے جاتے ہیں - لیکن ویدک الفاظ کی صفت کثیر المعانی سے ناواقف
لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ایک ہی لفظ کے اتنے معنے کس طرح ہو سکتے ہیں - ہم
کہتے ہیں کہ وایو کے سپرش (لمس) کے گن کو مانتے ہو یا نہیں جواب ملتا
ہے ہاں مانتے ہیں تب کیا ویدک اصطلاح میں جہاں لمس کا تعلق ہوگا -
وایوہ لفظ آسکیگا یا نہیں - اسپر کہا جاتا ہے کہ چھونا تو کام ہے توچا اندری
کا پس سب اندریوں و انتش کرن پر اسے کیوں لگاتے ہو - اسکا جواب
یہ ہے - کہ دنیا میں جو بھی کام جس اندری سے کیا جاوے یا جس چیز سے
بھی جسم کے کسی انگ کا تعلق ہو اُسی سے اُس انگ کا چھونا کہا جاسکتا
ہے - اردو فارسی میں کہتے ہیں - مجھے اس مضمون سے مس نہیں یعنی میری

عقل نے اِس مضمون کو نہیں چھوا۔ انگریزی میں کہتے ہیں۔
I am not in touch with it or him.
اِن ٹچ کا لفظ اسی چھونے کیلئے انگریزی میں بھی مروّج ہے پس عقل دل جسم کسی سے بھی جگت کی کسی لطیف یا کثیف چیز کا تعلق ہو تو سپرش کا لفظ وہیں موزونیت سے آسکتا ہے اور اسی لئے وایوہ شبد کے ارتھ سب اندرونی بیرونی اندریوں کے لئے گئے ہیں۔ انتش کرن بھی کیول اندریوں کا نام ہے جن کا تعلق کل چیزوں کے لطیف یا سوکھشم رُوپ سے ہوتا ہے۔ یہ اوزار من بدھی چِت اور اہنکار ہیں۔ یہ ایک ذریعہ اودیش پورتی کا ہیں (دوم) ایشور۔ جسکے لئے دیوہ شبد آیا ہے۔ راحت کے دینے اور علم کے ظاہر کرنے والا۔ ایشور سے تعلق رکھتے ہوئے اور اسی کے احکام پالتے ہوئے ہی جگت کے پدارتھوں سے سُکھ ملتا ہے اور خوشی اور اسی کے تعلق سے آتما کو گیان کا پرکاش ہوتا ہے اسی لئے سوِتہ شبد بھی اسی ایشور کے لئے آیا ہے وہ جہان کی سب اشیاء کا پیدا کرنے والا سب کا مالک ہے۔ اور 'بھاگم' شبد بھی آیا کہ وہی بھگتی کیا جانے کے لائق اصلی معبود ہے۔
(سوم) سب اندریوں کا یعنی جسمانی قواء کا اُس ایشور کے احکام کے مطابق نہایت اعلیٰ افعال کرونی میں لگنا۔ فعل تو شودر بھی کرتے اور آریہ کہلاتے ہیں لیکن ان کی قابلیت کے لحاظ سے ان کے افعال انسانی زندگی کا اصلی معراج نہیں کہلا سکتے۔ اِس لئے ہدایت دی گئی کہ سریشٹ تم یعنی غایت درجہ کے نیک اور پاک کاموں میں لگو۔ اسی کارن انسانوں میں برہمن اور سنیاسی و یوگی لوگ اُتم اور قابل تعظیم ہیں
چہارم۔ اگھنیا۔ نہ مارنے کے لائق گئو وغیرہ کی ترقی کرنا۔ مروجہ سنسکرت میں اگھنیاہ کے معنی گئو کے ہی لئے جاتے ہیں۔ کیونکہ بڑے اعلیٰ درجہ

کے اُپکاروں کے باعث وہ سب سے زیادہ مفید اور اس سے ہر لحاظ
سے اس قابل ہے کہ اُسے تکلیف نہ دیجاوے۔ لیکن ویدک سنسکرت
میں اسکے معنے بہت وسیع ہیں۔ نہ صرف گائے بلکہ بکری گھوڑا۔ آدمی۔
جانور اور پکھشی گن۔ ساتھ ہی انسان اور مادی اشیاء سب ایسی ہیں کہ
اُن کی حفاظت کی جاوے اور اُن کو بگڑنے و ناش ہونے سے بچایا جاوے
وہ پاکیزہ حالت میں ہوں اور سُکھ کے سادھن بنیں کیونکہ یہی اُن کی
پیدائش سے اصلی مقصود ہے۔ اسپر سوال ہوتا ہے۔ کہ جب سب ایشور
سے پیدا شدہ اور ہمارے لئے مفید ہیں تو پھر اس خصوصیت کی ضرورت
کیا تھی کہ نہ مارنے کے لائق اشیاء کی ترقی کی جاوے۔ چاہیئے تو یہ تھا
کہ سب اشیاء کی ترقی اور حفاظت ہو۔ لیکن یہ پوزیشن ٹھیک نہیں۔
سب اشیاء ہمیشہ انسانوں کیلئے ’اگھنیاہ‘ نہیں ہوسکتیں۔ ہنسک پشو
(درندے) تو تاڑنا جانے کے لایق ہیں ہی۔ چور اور ڈاکو انسان بھی
اس لفظ کے معنے کے تعلق سے باہر ہیں۔ یہ قابل سزا ہیں اور قاتل
قابل پھانسی ہیں دیگر اشیاء بھی جب گلنے سڑنے لگیں و بگڑ جاویں تو
اگھنیاہ شبد کے اطلاق سے پرے چلی جاتی ہیں۔
پنجم۔ ایسے انسان جو بہت سنتان و پرجا والے ہوں اور جن میں
خرابیاں۔ معمولی بیماریاں و تپ دق بواسیر وغیرہ بڑے روگ نہ ہوں
جن لوگوں میں اودیا کے کارن بڑے بڑے گھور پاپوں کے سنسکار نہ
ہوں۔ برہمچریہ۔ آچار۔ بھکھشیہ پدارتھوں کے سیون کرنیکی ودھی جو بھول گئے
ہوں وہ کب روگوں سے بچ سکتے ہیں اور اس جگت میں خاک ترقی کرسکتے ہیں۔
اور کس طرح ویدک اصطلاح میں پرجاوتیہ کہلا سکتے ہیں۔ منوسمرتی اور رشی دیانند کی
رائے میں جو خاص طرح کے روگوں والے خاندانوں میں وواہ تک کی ممانعت کی گئی ہے
اسکا مدعا محض یہی ہے۔ کہ ہر طرح سے قابل اور طاقتور انسان دنیا میں ترقی پاویں
تبھی سچے آریہ بن اشیاء اور اُدیوگ کی ترقی سمجھنی چاہیئے

حصول مقصد میں رکاوٹیں

اِن سادھنوں کے بیان کے ساتھ جو باتیں حصول مقصد میں روک ہو سکتی ہیں اُن کی تفصیل اس طرح جانیئے۔

(۱) اہنسا و اگھنیا شبد دے کر ہدایت کی گئی ہے کہ جگت کے ویوہاروں میں کارآمد اور مفید چیزوں کو ہمیشہ محفوظ رکھو۔ اُنھیں پیڑا نہ دو۔ ہنسا کرو گے تو یہ بگھن دت ہونگی۔

(۲) ان میوا۔ لفظ دیکر جتایا ہے کہ ویادھیاں (بیماریاں) بھی اِشٹ اور اُدیش کے حصول میں روک ہیں۔

(۳) راج یکشما آدی بڑی بیماریاں تو صریحاً اِس سنسار کو سورگ کی جگہ نرک دھام بنا رہی ہیں۔

(۴) ستینہ شبد دیکر چور اور ڈاکو کے بگھن کاری ہونے کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انسانو! تم میں چور اور ڈاکو پیدا نہ ہوں۔ یہ مطلب نہیں کہ پیدائشی طور پر کوئی چور ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہ انسان ٹھیک حالت میں رہیں چوری وغیرہ کا ان میں حوصلہ اور طاقت نہ ہو۔ من بچن اور کرم سے کوئی بھی خرابی نہ ہو۔

(۵) اگھشنہ شبد دیکر پاپی لوگوں کو بگھن کاری بتایا ہے۔ بدچلن۔ شہوت پرست شرابی۔ کبابی لوگ مسلمہ طور پر سارے جہان میں قابل نفرین ہیں۔ اِنہی لفظوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں تو جہالت اور گندے خیالات وغیرہ رکاوٹیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔

نیکی کی طرف رہنمائی اور ترغیب

بُرائی و گناہ کرتے ہوئے انسان کے دل میں شرم و خوف پیدا ہوتا ہے اور نیکی و دھرم کے وقت اُتساہ۔ سمجھدار دھرماتما لوگ اسکا نام ایشوری پریرنا رکھتے ہیں۔ اس سے ناستکوں کے سارے اعتراضوں کی تردید ہوتی ہے جو

وہ نیکی مجسم خدا کے حاضر ناظر ہونے پر بھی دنیا میں گناہ کی موجودگی کا نام لیا کیا کرتے ہیں۔ رُوح کی آزادی کو نہ چھیننا اور اُس کے اندر موجود رہ کر پریرنا کرنا کہ نیکی کی طرف چلو اور بدی سے بچو۔ یہ نیکی مجسم خدا کا بھاری فیض ہے۔ اسی طرح اس منتر میں انسانوں کو جہاں چور اور ڈاکو و گناہگاروں کی طاقتوں سے نفرت دلائی گئی وہاں اخیر میں نیم بتا دیا ہے کہ بیماریوں سے بچے ہوئے نیک پاک انسان جو بڑی پرجا والے ہوتے ہیں۔ وہ گؤ بھؤ ارتھات زمین اور گائے وغیرہ کے سوامی ہوتے اور اُنہیں کے یہاں سنسار کا سارا ایشوریہ کثرت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اُنہی کو یجمان کا پد ملتا ہے۔ یعنی تمام نیک کام کرنے والے اور اُنہی کے مویشی دولت زمین پرجا اور ادھکار محفوظ ہوتے ہیں۔ اِس مطلب کو سمجھنے والے انسان ہردم اعتقاد رکھتے یہی دعا کرتے اور اسی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ کہ دنیا کی تمام نعمتیں ہوں تو انہیں کے پاس جو اُن سے اپنا اور اپنے ہمجنسوں کا بھلا کرسکیں۔ گویا ایشوری قانون کے مطابق علم دھرم دولت مال زمین روپیہ صحت طاقت سب کچھ قابلیت پر ہی ملتا اور قائم رہتا ہے۔

خلاصہ مطلب مہرشی دیانند کے بھاشیہ میں

عام لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایشور اور اپنی نیک کوشش کے سہارے سے رگ وید کے ذریعے گُن اور گُنی کو ٹھیک ٹھیک جانیں پھر سب پدارتھوں کے ٹھیک استعمال سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے نہایت اعلےٰ افعال کریں کہ ایشور کی عنایت سے سب انسانوں کو سکھ اور دولت میں ترقی ملے۔ سب انسان نیک افعال سے پرجا کی رکھشا اور نیک اوصاف سے اولاد کی تربیت ہمیشہ کریں۔ جس سے زبردست بیماریوں۔ خرابیوں اور چوری کی نیستی ہو اور پرجا و اولاد سب کو سکھ ملے یعنی نیک کام سب سُکھوں کی کان ہیں۔ اے انسانوں سب مل کر اس پرماتما کا شکریہ ادا کرو۔ جس نے اس سنسار میں عجیب و غریب پدارتھ

رہچے ہیں۔ وہی بدرجہ غایت دیالو ایشور اپنی کرپا سے مذکورہ نیک کاموں کو کرنے والے انسان کی ہمیشہ حفاظت کرے۔

اِس منتر میں تمام افعال کیلئے ابتدائی امور یعنی حمد و ثنا وغیرہ کا ذکر کرکے اگلے منتر میں یجنہ کا مکھشن بتایا گیا ہے۔

वसोः पवित्रमसि द्यौरसि पृथिव्यसि मातरिश्वनो घर्मोसि विश्वधा असि। परमेण धाम्ना दृंहस्व माह्वार्मा ते यज्ञपतिर्ह्वार्षीत ॥२॥

وسوہ پوترمسی دیوُرسی پرتھویسی ماترِشونو گھرموسی وشودھا اسی پرمین دھامنا دریم ہسو ماہوار ماتے یجیہ پتر ہوا رشیت۔ (۲)

وسوہ یجنہ

پوترم ۔ شُدھی یا پاکیزگی کا موجب

اسی ۔ ہے

دیوُہ ۔ علم عرفان یا انتہائی علم کا ظاہر کنندہ سُورج کی کرنوں میں قائم

اسی ۔ ہے

پرتھوی ۔ پھیلنے والا

اسی ۔ ہے

ماترِشونہ ۔ ہوا کو

گھرمہ ۔ پاک صاف کرنے والا

اسی ۔ ہے

وشودھاہ ۔ تمام جہان کو دھارن کرنیوالا

اسی ۔ ہے

پرمین ۔ اُتم ۔ پاک

دھامنا ۔ جگہ سے

درم ہسو ۔ راحت کا بڑھانیوالا

ما ۔ مت

ہواہ ۔ ترک کر

ما ۔ مت

تے ۔ تیرا

پتی ۔ یگیہ کی رکشا کرنیوالا یجمان

ہوارشیت ۔ ترک کرے۔

یگیہ موجب پاکیزگی ہے۔ علم عرفان کا ظاہر کنندہ یا سورج کی شعاعوں میں قایم وِلیش ویشانتروں میں پھیلنے والا ہوا کو پاک صاف کرنے والا اور تمام جہان کو دھارن کرنے والا ہے۔

یہ پاک جگہ سے راحت کا بڑھانے والا ہوتا ہے۔ اے انسان اسکو ترک نہ کر اے یگیہ کی رکھشا کرنیوالے یجمان اس کو کبھی مت بھول

تشریح

تمہید و دیباچہ کے بعد نفس مضمون کے متعلق ضروری تعریفات کا بیان ہوتا ہے۔ یجروید میں یگیہ کا بیان ہے اسلیئے سب سے پہلے اسکا لکشن بتایا ہے۔ پہلے کہا... یگیہ پاکیزگی کا دینے والا ہے۔ انسانی اعمال کے لیئے لازمی شرط یہ ہے کہ وہ احکام الٰہی کے مطابق ہوں اور ایسے طریق سے ہوں کہ وہ انسانوں کو حصول راحت میں مدد دیویں۔ یہی خالص اور پاکیزہ حالت انسان کے اعمال کی ہے۔ اور اسی کا سادھن وید یگیہ کو کہتا ہے۔ جسکا بیان یجروید میں ہے آگے کہا۔ وہ دیو لوک میں ہے۔ پرتھوی میں ہے۔ انترکش میں ہے وہیں اپنی پاکیزگی پھیلانے والی صفت کا اظہار کر رہا ہے۔ وہ سارے جہان کو دھارن کر رہا ہے۔

سنسکرت لٹریچر میں تین لوک بیان کیئے گئے ہیں۔ دیو لوک۔ جس میں سورج وغیرہ اجسام فلکی ہیں۔ پرتھوی لوک جسپر انسان رہتے ہیں اور انترکش جو سورج لوک اور پرتھوی لوک کے درمیان ہے۔

اِن تینوں لوکوں اور تمام جہان میں یگیہ کو پاکیزگی پھیلانے والا بیان کیا ہے۔ تب سوال ہوتا ہے۔ کہ ایسی اوصاف سے موصوف کون ہے۔ جسپر یگیہ لفظ کا اطلاق موزونیت سے ہو سکے۔

برہمن گرنتھ यज्ञो वै विष्णु لیعنی یگیہ وشنو ہے ایسا کہہ کر جتاتے ہیں کہ پرماتما خود حاضر و ناظر و محیط کل ہے۔ یہ جہان اسی کے سہارے پر قایم ہے۔ زیادہ کیا

۱۰.۸.۹۲

وہ ہے ہی یگیہ روپ۔

اسپر سوال ہوتا ہے کہ وہ پاکیزگی مجسم خدا جب ہر جگہ موجود ہے تو ہمیں اپنی ناپاکیوں گناہوں اور دکھوں سے کیوں نجات نہیں ملتی۔ جواب ملتا ہے۔ وہ موجود تو ہر جگہ ہے۔ لیکن وہ راحت اور سرور تبھی دیتا ہے کہ روح جس میں وہ موجود ہے۔ آتم استھان میں ہو۔ جیسے سوریہ کی کرنیں بیمار آنکھ کو نہیں بھاتی ہیں۔ جیسے ثقیل اشیاء کمزور معدہ کے ناموافق بیٹھتی ہیں۔ اسی طرح ہمہ جا موجود خدا کی ہستی سے دنیاوی آلایشوں سے آلودہ روحیں سکھ نہیں پاسکتیں۔ اِس منتر میں صاف کہا کہ آتم استھان سے ہی یگیہ سکھ کارک ہوتا ہے۔

(۲) اسی منتر کو انسانی روح پر گھٹائیں۔ تو سچے عالم بمنزلہ یگیہ ہیں۔ اِن کے علوم ان کے گن کرم سوبھاؤ انہیں بھی نیکی و فیض مجسم بناتے ہیں۔ وہ اپنے علوم سے دیولوک میں موجود سوریہ اور ستاروں سیاروں تک کے حالات کو جانتے ہیں وہ انترکش میں جو بے شمار تغیر و تبدل ذرات عالم میں ہوکر لطیف جسم بنتے یا جو بارش وغیرہ کے ذریعہ مختلف اشیاء کے ذرّات زمین پر واپس آتے۔ ان کی حقیقت سے آگاہ ہوتے۔ بارشوں کے لیئے موزوں ساگری سے ہون کرتے بیماریوں کے جرمز کا ناش کرکے ہوا کو صاف اور زندگی بخش بناتے۔ اور زمین پر سچائی اور علم کی روشنی۔ نیکی پاکیزگی وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ انہی کے دھرم بھاؤ ان کی علمیت اور صداقت پر ہی جہان کے ویوہار چل رہے ہیں۔ نہیں تو گناہ ہی گناہ پھیل کر نوع انسان گھور نرک میں دکھ اٹھایا کرے۔ یہ صحیح ہے کہ بداعمالوں پر اُن کا اثر نہیں پڑتا۔ تو بھی وہ یقیناً علم اور دھرم کا یگیہ رچائے رہتے ہیں۔

(۳) مادی جہان میں بھی ہر چیز یگیہ کے عالمگیر پہلو کو ظاہر کرتی ہے۔ انسان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی حرکت اور بڑے سے بڑا کام یگیہ ہوتا ہے۔ سورج کی شعاعیں دیولوک سے چلکر کروڑوں میلوں کا فاصلہ طے کرکے ہمیں گرمی اور روشنی پہونچانے کا بڑھیا یگیہ کر رہی ہیں۔ وہی تو ہیں جو انسان کی پھیلائی ہوئی

غلاظت کو اس پرتھوی سے اڑا کر دُور لیجاتی اور انہیں صاف کرتی ہیں نہیں تو بدبُو اور نجاستوں کے مارے ناک میں دم آجائے اور جینا محال ہوجائے یہی کرنیں ہیں جو بارش کراتی ہیں۔ سُوریہ ہے جو ان اناج کو پکاتا ہے۔ اسی طرح ان جل وایو سب کے باریک ذرات جو اکاش میں اُڑ رہے ہیں وہ انترکھش میں ہی ان گنت قدرتی وسایل سے پاکیزہ ہوتے ہوئے ظاہر کرتے ہیں کہ انترکھش سچ مچ ایک وسیع یگیہ شالا ہے۔ جو کچھ زمین پر پیدا ہوا نظر آتا ہے۔ انسان حیوان چرند پرند۔ معدنیات یا سبزہ اس سب کی سامگری انترکھش میں رہتی اور وہیں سے تبدیلی پذیر ہوکر زمین پر آرہی ہے۔ جو کارخانہ انترکھش میں ہے۔ پرتھوی پر تو اُسکا عشر عشیر بھی نہیں۔

پرتھوی لوک میں جو کچھ ہورہا ہے یگیہ ہے۔ باپ بیٹے کے لئے جیتا ہے۔ اُستاد شاگرد کے لئے۔ دوکاندار خریداروں کے لیئے اور خدمتگار مالکوں کے لیئے۔ ہر شے و جانور دُوسروں کے لیئے ہے۔ لیکن اس اُپکار سے اُن کو راحت نصیب نہیں ہو رہی۔ کیوں۔ اسلیئے کہ وید کہتا ہے جب یگیہ کی جگہ اتم نہ ہو۔ پھل اچھا ہو نہیں سکتا۔ کوڑا کرکٹ کی ڈھیری پر ہون سامگری اور گھی کو جلانا ملی ہون نہیں۔ بھچار میں غرق ہوکر وواہ کرانے سے سچے گرہست کا آدرش تھوڑا قایم ہو سکتا ہے۔ پس جو برہمن ٹکوں کے لوبھ لالچ سے پڑھا رہے ہیں جو راجہ رعیت کا خون چوسنے کے لیئے راج کرتے ہیں۔ جن ویشوں کی نیت گراہک کی جیب خالی کرانے و اُسے جھوٹھ سے لُوٹنے کی ہے۔ اُن کا من یگیہ کی مناسب ویدی نہیں۔ اور اسلیئے انہیں سکھ نہیں مل سکتا۔

جب دنیا کے تمام کاروبار پر یگیہ کا لفظ عاید ہو سکتا ہے۔ تو پاپ کرم بھی اُس میں شامل ہو سکتے تھے اس نقص کو دُور رکھنے کے لیئے بھی یہ جتانا ضروری تھا کہ بُرے دل سے۔ بدنیتی سے یا نیک نیتی کی عدم موجودگی میں کوئی کام راحت بخش ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ وہی پاپ کرم یا گناہ ہے۔

یگیہ کی یہ فضیلت و اس کی تعریف جتا کر وید کہتا ہے "اے انسان تو یگیہ کو ترک نہ کر یعنی ہمیشہ خلوص عقیدت سے احکام الٰہی کے مطابق پرتھوی سے پرمیشور تک کا گیان حاصل کرکے اور پورشارتھ سے کمائی کرکے پرانی ماتر سے ٹھیک برتاؤ کر اور اشیائے عالم کو جائز استعمال میں لا۔ اسی طرح راجیہ کیلئے اعلےٰ راج نیتی۔ اقبال کی حفاظت اور دنیا و مابعد کی خوشی اور آرام باہمی محبت۔ مکاری وغیرہ کا ترک وغیرہ عمدہ اوصاف عادات افعال حاصل ہوتے ہیں"

جو لوگ یگیہ کرنے سے یجمان کہلاتے ہیں ان کو بھی ہدایت ہے۔ کہ وہ یگیہ کو بلا ناغہ جاری رکھیں۔ جیسے شواس پرشواس جیسے روزانہ خوراک ہے۔ ویسے ہی یگیہ کا پالن کریں۔ نہیں تو ان کی اندرونی حالت یگیہ کے موزوں نہ رہے گی۔

یگیہ کے مصدری معنے

کیوں یگیہ کا لفظ اس قدر وسیع معنے اور تعلقات رکھتا ہے اس کی توضیح اسکے مصدری معنے سے ہوتی ہے۔ یہ لفظ یج دھاتو سے بنتا ہے (جس کے معنے ہیں (यज देव पूजासंगति करणदानेषु) دیو پوجا۔ سنگتی کرن اور دان۔ دیو نام ہے ایشور کا۔ اس کی ستتی پرارتھنا اپاسنا۔ اس کی آگیاؤں کا پالن کرنا۔ یا دیو نام ہے۔ عالم باعمل لوگوں کا۔ ان کی تعظیم کرنا اور ان سے احکام الٰہی کو ذہن نشین کرنا۔ یہ سب دیو پوجا میں آتے ہیں۔ آگ ہوا وغیرہ مادی اشیاء اور آنکھ ناک وغیرہ حواس سب خاص اعلےٰ اوصاف رکھنے کے سبب دیو کہلاتے ہیں ان کا جائز استعمال بنا کلا کوشل بنانا۔ یہ بھی دیو پوجا ہے۔

سنگتی کرن نام ہے ملانے و جوڑنے کا اور دان نام ہے جدا کرنے و گھٹانے کا۔ دنیا کے سارے کام کاج میں یہ ملانا و جدا کرنا دو امور ہی ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ دھن کمانا بھی دھرم ہے اور اسکا خرچ کرنا و خیرات کرنا

بھی فرض ہے۔ پیدائش اولاد و حفاظت رعیت سے جہاں آبادی بڑھانا دھرم ہے وہاں قاتلوں اور خطرناک لوگوں کو پھانسی چڑھانا بھی یگیہ ہے۔ جہاں دوائیوں کی کیمیاوی ترکیب سے فائدہ پہونچتا ہے۔ وہاں آگ وغیرہ پر تپانے سے اُن کے مُضر اور ثقیل اثرات کا دُور کرنا بھی حکمت کا خاص راز ہے۔ دستکاری میں جہاں پُرزوں کے ملان سے کامیابی ہوتی ہے۔ وہاں مخالف پُرزوں کو پرے بھی رکھنا ہوتا ہے۔ ہر انسان میں موافق اور مفید کے لیئے جہاں خواہش چاہیئے وہاں غیر مفید کے لئے نفرت بھی درکار ہے اس سے ظاہر ہے کہ "یگیہ" لفظ کے مصدری معنے تمام جہان کے کاروبار اور تعلقات پر عائد ہوتے ہیں۔ اسلئے یہ لفظ کرم کانڈ کا وِدھان کرنے والے یجروید کا نفس مضمون ہونا بالکل موزون ہے۔

वसोः पवित्रमसि शतधारं वसोः पवित्रमसि सहस्रधारम्। देवस्त्वा सविता पुनातु वसोः पवित्रेण शतधारेण सुप्वा कामधुक्षः ॥३॥

وسوہ پوترمسی شت دھارم۔ وسوہ پوترمسی سہسر دھارم۔
دیوستوا سوِتا پناتُ وسوہ پوترین شت دھارین سُپوا کام دُھکھشہ۔

وسوہ - یگیہ
پوترم - پاکیزگی کا دینے والا فعل
اسی - ہے
شت دھارم - بے شمار مخلوقات کا دھارن کرنیوالا

وسوہ - یگیہ
پوترم - پاکیزگی کا ذریعہ - سُکھ کا دینے والا
اسی - ہے
سہسر دھارم - انیک برھمانڈوں کا آدھار

دیوۃ - روشن بالذات - پرمیشور عالم
نوا - اُس یگیہ کو
سوتا - وسو وغیرہ تینتیس دیوتاؤں کا پیدا کرنیوالا
اُتپناتُ - پوتر کرے
وسوہ - یگیہ

پوتر ین - پاکیزگی کے دینے والے (علم (وید) سے
شت دھارین - بہت علوم کے دھارن کرنیوالی (کلام وید) سے
سپوا - اچھی طرح پاک کرنیوالے سے
کام - کس کس کو -
اُدھکشہ - پورن کو تاہ جاننا چاہتے ہو -

یگیہ بے شمار قسموں کی مخلوقات کی ہستی اور راحت کا موجب ہے -
وہ لاتعداد برہمانڈوں کو دھارن کرنے اور پاکیزہ بنانے والا ہے -
اے روشن بالذات - سب کے خالق (وسو وغیرہ ۳۳ دیوتاؤں کے پیدا کرنیوالے پرمیشور) آپ اُس یگیہ کو پاک صاف حالت میں ہمارے اندر رکھیے - اس نظام عالم میں ہر حرکت ہر عمل کو پوتر کرنیوالا یا راہِ راست پر چلانیوالا وید گیان ہے - جسمیں بے شمار علوم کو ظاہر کرنیوالی بانیاں (کلام) ہیں انہی سے جہان میں اچھی طرح دھرم کرم کی اشاعت ہوتی ہے - آپ ہم کو سمجھائیے - کہ اُن میں سے کس بانی کو ہم جاننے کا یتن کریں (اسی کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ کائنات عالم میں جو بے شمار اشیا آپ نے رچی ہیں ان میں سے ہم کس کس کو حاصل کریں -

تشریح پہلے منتر میں کرم کانڈ کے متعلق مکمل دیباچہ اور دوسرے میں یگیہ کا لکھشن بیان کرنے کے بعد اس منتر میں تفصیل کا آغاز کیا گیا ہے - دوسرے منتر میں بتایا کہ یگیہ موجب پاکیزگی ہے لیکن اب بتایا - کہ کسی خاص فصل میں یا انسان یا زمانہ یا ملک کی پاکیزگی نہیں - بلکہ ماضی حال مستقبل کے بے شمار لمبے زمانوں - لاتعداد جہانوں - تمام انسانوں - نہیں حیوانوں اور ان گنت مادی سامانوں سب کی شدھی کا یگیہ ہی ذریعہ ہے - پیدائش عالم میں تمام اجسام ارضی و سماوی یگیہ کے ذریعے ہی مادی ذرات کے میل سے بن رہے ہیں -

اسی کو دوسرے طریق سے یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ تمام مخلوقات سے سینکڑوں ہزاروں نہیں بے شمار طریقوں سے یگیہ دھارن کیا جا رہا ہے۔ عبادت الٰہی۔ غور و فکر تحصیل علم۔ اشاعت علم و عظ حق۔ شیریں کلامی سب اعمال ہیں گویا یگیہ کا ہی آواہن ہو رہا ہے ان اناج یا غذا کی خیرات۔ پانی کی سبیل۔ مریضوں کا علاج۔ دوائی خانہ۔ مصیبت میں کام آنا۔ محتاجوں اور یتیموں کو پالنا و پڑھانا۔ دھرم شالہ۔ مسافر خانہ تالاب یا کنواں بنواتا۔ گورو کل یا پاٹھ شالہ کھلواتا گئو آدی پروپکاری حیوانوں کو بڑھانا۔ موذی درندوں کو نشانہ تیر بناتا غرضکہ کہاں تک لکھا جاوے تپھا نا دھونا وغیرہ ہر چھوٹا بڑا کام یگیہ کا آدھا ہے۔

انسان کا فرض ہے کہ وہ اس ایشور کی ہدایت کے موافق اس یگیہ کو پاک رکھے اسی لیے وید اسکے متعلق ایشور سے پرارتھنا کرنیکی ہدایت دیتا ہے۔ ایشور مکمل پاکیزگی ہے۔ وہ منزہ من الخطا ہے۔ اسکی قرابت سے انسان گناہ و خراب افعال سے بچ سکتا ہے۔ اور پوتر کرموں کو کر سکتا ہے۔ ایشور کے وید گیان سے انسان کو راہ راست اور ہر چیز کے متعلق حقیقی علم ملتا ہے۔ اور جس طرح یگیہ تمام حرکات و افعال میں پھیلا ہوا ہے اسی طرح وید میں بے شمار علوم ہیں۔ جو ان افعال کی حقیقی مفید شکل کا ظہور انسان پر کرتے ہیں۔

ایشور یگیہ روپ ہے تو اسکے حقیقی اوصاف کا علم وید دیتا ہے انسان کیلیے یگیہ سنسکار ورن آشرم دھرم روپ یگیوں کا وید ہی ٹھیک بیان کرتا ہے مادی اشیا کس طرح کاریگری سے انیک یان نیتر کی شکل میں کارآمد ہو سکتے ہیں آگ ہوا پانی مٹی و بجلی وغیرہ سے کس کس طرح انسان فواید حاصل کر سکتا اور تمام اشیاے عالم کو موجب

راحت بنا سکتا ہے۔ یہ سب سدہانت اور علوم ویدیں پرماتمانے عطا
کئے ہیں تاکہ یگیہ کا پاکیزہ روپ قایم رہے۔ لیکن ایک انسان کی
طاقت سے باہر ہے کہ وہ ان تمام علوم پر حادی ہوسکے اسلئے
انسان کو جاننا چاہیئے کہ وہ کون کون سے علوم کو جانے چونکہ علم کی
قایمقام وید بانی ہے۔ اسلئے سوامی دیانند جی نے علوم کی بجائے
بانیوں (کلام) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے۔ کہ
"پوتر ین" کا مطلب ہے پاک کرنیوالے سے "پشت ودہارین" کا اشارہ ہے
بُہتوں کو دہارن کرنیوالے سے یہ الفاظ سوامی دیانند نے وید اور وید
میں بیان شدہ ہر طرح کی کلام کے معنوں میں لیے ہیں اور یہ ہے
بھی ٹہیک کیونکہ ان سے پہلے لفظ ہیں کہ وہ "سوتا دیو" یعنی خالق کل
روشن بالذات آپ اس یگیہ کو پاک کرتا ہے۔ اسکے آگے بتانا ہے کہ کار
تہا کہ کاہے سے پاک کرتا ہے تو جواب یہی ہوسکتا تہا۔ کہ پاک
کرنیوالے سے یعنی وید گیان سے۔

सा विश्वायुः सा विश्वकर्मा सा
विश्वधायाः। इन्द्रस्य त्वा भाग ँ सोमेना
तनच्मि विष्णो हव्य ँ रक्ष ॥४॥

ساوشوائیوہ۔ ساوشوکرما۔ ساوشودہایاہ۔ اندرسیہ توا بہاگم
سومینا تنچمی۔ وشنو ہویم رکہش۔

سا۔ وہ
وشوآیوہ۔ پوری عمر کے دینے والی۔
سا۔ وہ

سومین۔ علم سے حاصل کئے ہوئے آنند سے
آتنچمی۔ اپنے ہردیہ میں درڑھ کرتا ہوں
وشنو۔ ہے ہر جگہ حاضر ایشور

وشوکرما ۔ سب کرم کانڈ کے سدھ کرنیوالی	توا ۔ اُس یگیہ کا لایق درویہ یا دگیان کی
سا ۔ وہ	بھاگم ۔ حصہ ۔
وشو دہایاہ ۔ سب جگت کو دھارن کرنیوالی	ہوم سیئے دینے کے لایق درویہ یادگیان کی
اور سیہ ۔ پرمیشور کا یا آتما کا	رکھش ۔ حفاظت کیجئے ۔

وہ پوری عمر کے دینے والی ۔ تمام افعال کرونی کو سدہ کرنیوالی ۔ اور تمام جگت کو علم اور اوصاف سے دہارن کرنیوالی ہے ۔ اے ہر جا موجود پرماتما ۔ آپ کے رچے یگیہ یا آپکی اُس وید بانی سے اپنے آتما سے گرہن کرنے کے لائق حصے کو یں عمدہ اوصاف یا علم سے حاصل ہوئی قابلیت سے اپنے ہردے میں درڑھ کرتا ہوں آپ اپنی عنایت سے یگیہ یں کام آنیوالے میرے درویہ یا علم وغیرہ کی حفاظت کیجئے ۔

تشریح پہلے منتر یں سوال تہا کہ انسان وید کی کس بانی کو جانے اسکا جواب اس منتر یں دیا جاتا ہے ۔ کلام وید اول تو پوری عمر کے دینے والی ہے ۔ برہمچریہ آشرم یں اُستاد اپنے شاگرد کو وید کی تعلیم دیتا ہے ۔ اس سے اسکی عقل روشن ہوتی ہے اور حفاظت منی سے جسم کی تمام قوتیں ترقی پذیر ہوتی ہیں ۔ صحت توانائی اور عقل انسان کی درازیٔ عمر کے اسباب ہیں برہمچریہ کی طفیل انسان سو برس کی عمر یا جتنی زیادہ سے زیادہ ہوسکتی ہے پا سکتا ہے ۔ اسلئے پہلی صفت وید بانی کی "وشوآیو" ہے ۔

برہمچریہ کے زمانے یں علم حاصل کرکے اور جوانی ہو طاقت کو پاکر گرہست یں داخلہ ہوتا ہے ۔ اسکے لیے عملی پہلو کا وید اپدیش دیتا ہے ۔ یہ کرم کانڈ کا زمانہ ہے ۔ تمام افعال کو کرنیکی شکتی اس آشرم یں آتی ہے ۔ وید کے مطابق درویہ کی حفاظت رتوگامی ہوکر اولاد پیدا کرنے نیکی اور محنت سے کمائی کرنے ۔ یگیہ سنسکار ورن آشرم دہرم کی

ترقی کرنے وغیرہ فرائض اور کاموں سے حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے اس کلام کو وضع کرنا کہا گرہستھ کے پیچھے انسان ذاتی و دنیاوی تعلقات سے الگ ہو کر بان پرستھہ اور سنیاس آشرم میں عرفان الٰہی میں محو ہوتا ہے اور تمام نوع انسان کے آرام۔ راحت قلبی و عقلی اور سچی انسانیت کی ترقی میں کوشاں ہوتا ہے۔ ایسے اعلےٰ معراج پر پہونچے ہوئے انسانوں سے اپدیش دیگئی وید بانی وشودھایا کہلاتی ہے یہ سارے جگت کو دھارن کرنیوالی ہے۔ اسی سے سنیاسی جگت گورو ہے۔ جو علم اور نیک اوصاف کی ترقی سے سبکو حصول راحت کی قابلیت دیتے ہیں۔

اس طرح برہمچریہ۔ گرہست۔ بان پرستھہ سنیاس یعنی جنم سے مرن تک کی تمام انسانی ضروریات کو پورا کرنیوالی وید بانی ہے۔ اُسمیں سے "اندر یہ توا بھاگم" کے شبدوں کے ذریعے انسان کو ہدایت دیگئی ہے کہ جو اسکا بھاگ ہے یا جبوقت اُسے جو کلام و علم دیا جارہا ہے اُسے سوم سے یعنی اعلیٰ اوصاف سے اپنے میں حاصل وظاہر کرے۔ یا اندر کے بھاگ (جیو آتما کے حصے) یعنی اپنے کرنے کے لائق فعلوں کو سوم نام اندریوں کے ذریعے عمل میں لاوے۔

دنیا میں انسان کیلئے اوّل ضرورت زندگی کی ہے دوم ضرورت کام کی شکتی کی اور تیسری تمام اشیا و اوصاف کو اپنے یا دوسروں میں دھارن کرنیکی۔ تینوں کا ذریعہ وید بانی ہے یا تینوں کی تکمیل یگیہ کے ذریعے ہوتی ہے۔ انسان اپنے اپنے بھاگ کے متعلق اس بیش بہا رتنوں سے بھرپور خزانے سے علم و عرفان کی دولت پاویں نیک اعمال بنیں یا مادی اشیاء وغیرہ حاصل کریں اور پرماتما سے دعا مانگیں۔ کہ ہے پرماتمن! ہمیں رکشش، جو کچھ ہمارے بھاگ کے مطابق ہمیں ملا ہے وہ ہو بہو ہے یعنی مادی یا روحانی دولت یا علم وید کا حصہ

اُسکی آپ حفاظت کیجئے یعنی اپنی عنایت سے ہمیں اس قابل کیجئے کہ ہم اسکا نیک استعمال کر سکیں۔

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं तन्मे राध्यताम् इदमहमनृतात्सत्यमुपैमि

॥५॥

اگنے برت پتے برتم چرِشیامی۔ تچّھکیم تنمے رادھیتام۔ ادھم انرتات ستیم اُپیمی۔

اگنے۔ ہے نُور صداقت کے ظاہر کرنیوالے پرمیشور۔

برت پتے۔ ہے برتوں کو پالنے والے سچ بولنا وغیرہ دھرموں کے محافظ

برتم۔ دل زبان و فعل سے سچائی پالن کرنے کا دھرم۔ پرن حلف۔ برت عہد۔

چرِشیاسی۔ میں کرونگا۔ پالونگا۔

تت۔ اُس سچے برت کو۔

شکیم۔ میں کر سکوں۔ سمرتھ ہووں

تت۔ اُس برت کو

مے۔ میرے

رادھیتام اچھی طرح سدھ کیجئے۔

ادم۔ اسی سچے برت کے پالنے کا نیم

اہم۔ میں۔

انرتات۔ جھوٹھ سے الگ۔

ستیم۔ سچ (وید ودیا، پرتیکھش وغیرہ پرمان قانون قدرت پاکیزہ وچار اور آتما کی صفائی وغیرہ طریقوں سے غلطی سے مبرا ...... ہو

(صداقت یا انتہائی صداقت) کو ظاہر کرانیوالے سدھ ہوا اچھی طرح آزمودہ) کو

اُپ اُپیمی | اُوشٹھان (باقاعدہ گرہن کرنا جاننا اور حاصل کرنا) کی | سیکی بھلائی اچھا کرتا ہوں۔

ہے راستگوئی وغیرہ دھرموں کے پالنے اور نُور صداقت کے ظاہر کرنیوالے پرمیشور میں دل زبان اور عمل سے سچائی کے پالن کرنے کے عہد کو پورا کرونگا۔ آپ میرے اس اعلےٰ فرض کو اچھی طرح سدھ کیجئے۔ مجھے آتمک وشاریرک ہر طرح

کی شکتی دیجئے۔ کہ میں اس عہد میں پورا اتر سکوں مجھے اشیر باد دیجیے۔ کہ میں جھوٹھ سے الگ ہو کر خالص سچ کا انوشٹھان کر سکوں یعنی وید و دیا۔ پرتیکھش وغیرہ پرمانوں۔ قانون قدرت۔ عالموں کی صحبت۔ پاکیزہ یا اعلےٰ وچار و روحانی صفائی وغیرہ سے غلطی سے مبرا سبکی بھلائی۔ انتہائی صداقتوں کے اظہار کنندوں سے سدہ ہوا اور اچھی طرح آزمودہ و سمجھ سوچ کر جانا ہوا جو سچ ہے اسکو قبول کرتا ہوا میں اُسے جاننے اور حاصل کرنیکی خواہش کروں۔

ایک قابل غور نکتہ

"انسان کوئی ہی کام کرے۔ پہلے اسے گیان ہوتا ہے کہ فلاں کام فلاں شخص کے یا میرے لئے مفید ہے۔ اور وہ اس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اسکے بعد وہ دل میں اُس کے کرنے کا سنکلپ یا ارادہ یا پرن یا وعدہ کرتا ہے یہی حالت مجموعی کام کی ہے۔ رکسی خاص ضرورت یا غرض کو لیکر کمپنی یا کمیٹی کی قایمی کا خیال آتا ہے۔ اس غرض اور اسکی تکمیل کیلئے ممبران و روپیہ کی ضرورت کو مشتہر کیا جاتا ہے۔ قواعد کی پابندی یا عملاً اُس کام کو کامیابی تک پہونچانیکا اقرار نامہ یا حلف لیکر ممبر کو شامل کیا جاتا ہے۔ آریہ سماج میں بھی پہلے دس نیم جو اس سماج کی قایمی کی اصلی غرض ہیں مشتہر کئے جاتے ہیں اور پیچھے اقرار نامہ یا پرتگیا پتر پر دستخط کرائے جاتے ہیں۔ یہہ سب طریق عمل یجر وید نے ہی انسانوں کو ہدایت دیا گیا تھا۔ پہلے منتروں میں انسان کا منزل مقصود اسکے حصول کے وسایل اور اس تک نہ پہونچنے کی رکاوٹوں کا بیان کر کے جتایا گیا۔ کہ کیسے ہی انسان کو منزل مقصود پر پہونچا تا ہے۔ بعد میں اُسکا لکھشن اور اسکے علم پانے کے لئے کلام وید کا اشارہ کر کے جگت میں داخل ہونیوالے انسانی روح کو بھی حلف لینے کی ہدایت ہے جو اس منتر میں درج ہے۔

طرح خدا کی انہی اوصاف کو مدنظر رکھکر حلف لیتا ہے - جو عہد کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہیں - وہ اگنی یعنی گیان سروپ یا علم مجسم ہے اور سب برتوں یعنی راستگوئی وغیرہ دھرموں کا پالنے والا ہے اُسی سے انسان کو علم اور عمل کی طاقت ملتی ہے - تب وہ کوشش کرتا ہے اور ایشور اپنے قوانین انصاف کے مطابق اُسے سہاتیا دیتے ہیں جیسے ہمت مردان مدد خدا کہا جاتا ہے یہی سہاتیا کامیابی کا نام پاتی ہے - سو ہی یہاں بیان ہوا - کہ میں عہد کو پورا کرونگا مجھے شکتی دیجئے کہ میں جو برت کر رہا ہوں - اُس میں پورا اتر سکوں -

لوگ عموماً سہل انگاری سے اپنے اُوپر ذمہ واریاں لے لیتے ہیں عہد ٹل جائے تو پھولے نہیں سماتے اور غرور کرتے ہیں - لیکن سچے لائق لوگ ذمہ واری لیکر جھک جاتے ہیں - اور ذمہ واری کو نباہنے کا وچار کرتے اور خدا سے دعا مانگتے ہیں - کہ ہمیں توفیق دو کہ ہم اسکو پورا کر سکیں -

یہ عمل اور یہ حلف ساری انسانی زندگی کا مول منتر ہے - انسان اسکو کبھی نہ بھولے - اسلئے تاکیدی طور پر پرتگیا کا صاف مطلب ان الفاظ سے ذہن نشین کیا جاتا ہے - کہ اِدھم انرتات ستیم اُپیمی' انسان جھوٹھ سے الگ جو ستیہ ہے اُسکو حاصل کرے یہی برت یہی حلف یہی اقرار نامہ ہو -

اس میں ستیہ اور انرت دو لفظ ہیں - ویدمیں جتنا وسیع تعلق ان کے معنوں کا ہے - اُسے جانے بغیر اس منتر کی خوبی ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہو سکتی - انسان کا جب تمام زندگی بھر کا فرض یہ ٹھیرا - کہ انرت کو چھوڑے اور ستیہ کو پکڑے - تو لازمی ہے کہ ان دونوں کو اچھی طرح اور پوری صفائی سے سمجھے - اس سے آریہ سماج کا یہ نیم بنتا ہے - کہ سچ کو قبول اور جھوٹھ کو ترک کرنا چاہیئے -

ستیہ کیا ہے - اسکی حقیقت کو سب سے مقدم جان کر سوامی جی نے عام مروجہ لفظ سچ یہاں ترجمے میں استعمال نہیں کیا - بلکہ لکھا ہے وید ودیا -

پرتیکھش آدی پرمان سرشٹی کرم۔ وددانوں کا سنگ۔ سریشٹ وچار۔ تتھا آتما کی شدھی آدی پرکاروں سے جو نربھرم۔ سروہت۔ تتوارتھات سدہانت کے پرکاش کرانے ہاروں سے سدہ ہوا اچھی پرکار پریکھشا کیا گیا۔

سچائی کے علم ہونے میں غلطی کا امکان ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر مذکورہ بالا امور کو مدنظر رکھا جائے۔ وید ودیا مکمل سچائی ہے۔ پرتیکھش وغیرہ پرمانوں سے سچائی کا گیان ہو سکتا ہے قوانین قدرت۔ عالموں کی صحبت روحانی پاکیزگی وغیرہ سے اس سچائی کا بودہ ہو سکتا ہے۔ جو غلطی سے پاک۔ سب کیلئے واقعی مفید اور اُن لوگوں سے نہایت عمدگی سے جانچ کیگئی ہو۔ جو سدہانتوں یعنی انتہائی صداقتوں کو سمجھنے کے قابل ہوں۔

آخری الفاظ اس لئے ایزاد کئے گئے۔ کہ انسان اپنی محدودیت سے بھرم اور بھرانتی یکت باتوں وسدہانتوں کی بجائے نسبتی اچھی باتوں یا کسی خاص زمانہ یا ملک سے تعلق رکھنے والی مبنی بر مصلحت باتوں کو ہی سچ کا درجہ دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ دھرم ارتھ کام اور موکھش کے چار پھل یا لوک اور پرلوک کا سکھ بھی ستیہ کہلاتا ہے۔ چھوٹی قسم کے طریق کے علاوہ ہر تحریری تقریری عہدنامہ با ہوش حواس کی قابمی میں کیا ہوا زبانی قول یا تحریری ورجسٹری شدہ اقرارنامہ سب مختلف انسانی عقلوں سے مختلف طور پر ویدا گیا کی تعمیل ہے۔ لیکن حقیقی برت یہ ہے کہ انسان اپنے معبود حقیقی کو حاضر ناظر جانتا ہوا پختہ عہد صداقت اپنے اندر قایم کرے۔ انسان جتنا اس راستگوئی وغیرہ دھرموں کے ظاہر کرنیوالے پربھو کے نزدیک آتے ہیں۔ اتنے ہی وہ سادہ اور سچے ہوتے ہیں اور جتنا اس سے دور ہوتے ہیں ستیہ برت کو پالن کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ چاہے سٹامپ اور رجسٹریاں ہی کیوں نہ ہوں ستیہ کا جو لکھش اوپر بتایا گیا۔ اُسکے خلاف کا نام انرت یا جھوٹھ ہے۔ یا دھرم ارتھ وغیرہ چار پھلوں کے خلاف ادھرم اور دکھ کو انرت کہتے ہیں۔ انسان ایشور کے حضور میں سچائی کا برت دھارن کرکے اُسی پر عمل

کرے - تو اِنرت یعنی جھوٹھہ اور دکھہ اسے کبھی نہ ستائے - دنیا میں داخل ہونیوالا انسان جب تک اس برت کو بھولا رہتا ہے - آواگون میں بھٹکتا ہے - اور جب اُسے پوری سامرتھہ سے پالتا ہے - اُس کا بیڑا بھو ساگر سے پار ہو جاتا ہے -

कस्त्वा युनक्ति सत्वा युनक्ति कस्मै त्वा युनक्ति तस्मै त्वा युनक्ति। कर्मणे वां वेषाय वाम ॥६॥

کستوا یُنکتِ - سہ توا یُنکتِ - کسمیٰ توا یُنکتِ - تسمیٰ توا یُنکتِ - کرمنے وام ویشا وام -

کہ - کون

توا - تجھکو

یُنکتِ - لگاتا ہے - نیکت کرتا ہے نیک افعال میں

سہ - وہ

توا - تجھکو

یُنکتِ - لگاتا ہے - نیکت کرتا ہے

کسمیٰ - کس غرض کیلئے

توا - مجھ اور تجھ کو (متکلم اور مخاطب دونوں ایکدوسرے سے یا اپنے آپ سے سوال کرسکتے ہیں)

یُنکت - نیکت کرتا ہے -

تسمیٰ - مذکورہ بالا (اس عہد) کو پالن کرنیکیلئے

توا - تجھکو

یُنکتِ - نیکت کرتا ہے -

کرمنے - اعلےٰ کام کرنے کیلئے -

وام (کرم کرنے اور کرانیوالے) دونوں کو

ویشائے - عمدہ اوصاف (علم وغیرہ) میں لگنے کیلئے

وام - تم دونوں (دو یا پڑھنے اور پڑھانیوالے) کو

کون تمہیں نیک افعال میں لگنے کا حکم دیتا ہے - اسکے متعلق یاد رکھو - کہ وہ ایشر حکم دیتا ہے کہ (علم وغیرہ نیک اوصاف کے ظاہر ہونے کیلئے عالم اور طالب علم کی شکل میں) ملکر کام کرو - وہ ایشور کس غرض کے لئے تمکو ملاتا ہے - اسکا جواب یہ سمجھو - کہ اسلئے کہ اُس مذکورہ بالا سچے عہد کو عمل میں لانیکا یکیہ ہوسکے - وہ نیک فعل کرنے کیلئے دونوں کو ملاتا ہے - وہ نیک اوصاف حاصل کرنے یا علم وغیرہ پر عبور پانے کیلئے پڑھنے اور پڑھانے والے تم لوگوں کو ہدایت دیتا ہے -

تشریح پرتگیا یا عہد کے پیچھے کام میں شمولیت کا ادھکار ملتا ہے اسی طرح منتروں کی حلف کے پیچھے اب یگیہ کا عملی آغاز کرنیکی اجازت ہوتی ہے اور انسان کو تاکید اور تاکید مزید کے طور پر سمجھایا جاتا ہے۔ کہ وہ یاد رکھے کس نے اُسے کرم کانڈ میں لگایا ہے۔ اور کس غرض سے مطلب یہ کہ وہ پربھو جو تمام جہان کا خالق مالک اور علیم کل ہے۔ انسان کو لگاتا ہے۔ اس غرض سے کہ وہ اپنے عہد کے مطابق تمام نیک افعال روپ یگیہ کو کرتا ہوا اپنی ہستی کو اپنے اور جہان کیلئے ایک برکت ثابت کرے۔ اسکے علاوہ ایک خاص ہدایت اور ہے۔ انسان جو کمزور ہوتے ہیں۔ طاقتوروں کا سہارا لیتے ہیں کم علم ہوتے ہیں۔ تو عالموں کی مدد کے محتاج ہوتے ہیں۔ مریض ہیں۔ تو ڈاکٹر کی ان کے لئے ضرورت ہے۔ مرد ہے تو وہ عورت کا محتاج ہے اور عورت ہے تو اُسے مرد کا سہارا چاہیے۔ مثبت اور منفی طاقتیں ملکر ہی دنیا میں کام کر رہی ہیں۔ یہ ایک عام اصول ہے۔ اور ایشور کی ہدایت ہے کہ تم دونوں فریق ملکر کام کرو۔ گورو شِشیہ کو اپنی شرن میں لیتا ہے۔ تو بالک پرتگیا کرتا ہی کہ میں لگاتار حصول تعلیم میں کوشاں رہونگا اور آپکے نیک احکام کی دل وجان سے تعمیل کرونگا۔ یہ عہد لیکر گورو اُسے اپدیش دیتا ہے۔ بیٹا! اس عہد کو اچھی طرح یاد رکھنا اور کبھی نہ بھولنا کہ میں تمہیں کس غرض سے قبول کرتا ہوں۔ ملازمت کے لئے جو درخواست کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میری درخواست منظور فرمائی جاویگی تو میں خدمات مفوضہ کو اس طرح سرانجام دونگا۔ کہ میرے اعلےٰ افسروں کو ہمیشہ پورا اطمینان رہے۔

I shall perform my dunes to the entire satisfaction of my superiors

اس عرضی کی منظوری دیتا ہوا افسر اُسے کام پر بھیجتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ دیکھو ہم تمہیں اس کام پر لگاتے ہیں۔ اس کو نہایت عمدگی سے کرکے دکھانا۔

غرضیکہ ہر تجربہ کار آدمی معمولی غور سے جان سکتا ہے کہ دنیا میں سارے کاموں میں

.... دو فریق کا میل ملاپ

...... حکومت کیلئے راجا اور رعیت تعلیم کے لئے اُستاد اور شاگرد گھربار کے لئے مرد اور عورت اسی طرح افسر اور ماتحت۔ وکیل اور موکل ہر جگہ جوڑا ہی کام کرتا ہے۔ سب سے مقدم جوڑا پرماتما اور آتما کا ہے۔ اس منتر میں ہدایت ہے کہ سوال و جواب یا ترک کر کے سمجھنا چاہئے کہ کون ہمیں کس غرض کیلئے کس کام پر لگاتا ہے۔ سب سے اعلےٰ مثال سوال و جواب کی مانو یہ ہے کہ پرماتما پرشش کرتے ہیں ہے احرت پُتر! کون تمکو اچھے اچھے کام کرنے کا حکم دیتا ہے آتما کا جواب یہ بتایا کہ وہ ایشور تجھکو علم وغیرہ نیک اوصاف کیلئے عالم و شاگرد بننے کی اجازت دیتا ہے۔ پھر سوال ہوا۔ کہ کس غرض سے تمہیں اسپر کار حکم دیا جاتا ہے اسکا اُتر بتایا گیا مذکورہ بالا سچے برت کو عملاً پالنے کے لئے تجھکو لگایا جاتا ہے اسی طرح عام معنوں میں دوسرے جوڑوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہو سکتا ہے اور کرم کانڈ میں انسان کو لگاتے ہوئے پرماتما یہ مختصر سا اصول بتاتے ہیں کہ "کرمنے وام ویشاے وام" کہ تم دونوں فریقوں کو کرم کرنے اور نیک اوصاف دولت علم یا سکھ کے حصول کے لئے ملایا جاتا ہے یہی اصول فعل کرتا جاننے اور سکھ پانے کا تمام انسانی کار و بار اور تعلقات پر عاید ہوتا ہے اور انسان ان ہدایتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھیں تو سارے کام اور تعلقات انسان کو ہر طرح کی راحت و کامیابی دلا سکتے ہیں۔

प्रत्युष्टꣳ रक्षः प्रत्युष्टा अरातयो निष्टप्तꣳ रक्षो निष्टप्ता अरातयः ॥ उर्वन्तरिक्ष मन्वेमि ॥७॥

پرتیشٹم رکشہ پرتیشٹا ارا یتو نِشٹپتم رکشو نشٹپتا الاتیوہ - اُر ونتیر کش منویمی۔

پرنیُٹتم ۔ یقیناً بیخکنی کروں
رکھشہ ۔ بداوصاف و بدخصال آدمی کو
پرتیُشٹاہ ۔ علی الاعلان نیز مول
اراتیہ ۔ دان وغیرہ دھرم کرم سے خالی بیرحم یا پاپی دشمنوں کو
نشپتم ہمیشہ سنتاپ یکت (پشیمان) کروں
رکھشہ بدخصال بداوصاف و دشمن علم خودغرض انسان

نشٹپتاہ نشچہ سنتاپ یکت ۔ یقیناً پشیمان
اَراتیہ ۔ فریبی ۔ حصول علم وخیرات سے محروم برے لوگوں کو
اُرو ۔ بے اندازسکھہ کو
انترکھشم ۔ سکھہ کے صدہ کرنیوالے اُتم ستھان کو
اُن ایمی ۔ پراپت ہوؤں ۔ حاصل کروں ۔

میں ہمت اور کوشش سے بداوصاف اور بدخصال انسان کی بیخکنی کروں یعنی بری صفتوں بری باتوں اور بری خصلتوں کو انسانوں کے اندر سے جڑ سمیت اکھاڑوں ۔ جو لوگ دہرم کے کاموں سے دور ۔ بیرحم نوع انسان کے دشمن ہیں ۔ ان کا بیخوف اور کھلے طور پر قلع قمع کروں یعنی اُن کے دلوں سے تمام نیکیوں کے متعلقہ بے پرواہی کو ہٹاوں ۔ راکھش یا برے خودغرض علم کے دشمن لوگوں کو ہمیشہ پشیمان اور نادم کروں فریبی اور علم و خیرات وغیرہ سے محروم برے لوگ یقیناً پشچاتاپ کرتے ہوئے پائے جاویں ۔ جس سے کہ میں بے اندازہ سکھہ سے بھرپور کرہ پیدا کرنیکو سکھہ دینے والی اچھی جگہ وید کو حاصل کرسکوں ۔

تشریح انسان کیلئے نیک اور دہرماتما لوگوں کی صحبت حصول راحت کیلئے ضروری ہے ہر انسان کا تعلق ۔ دُور دُور جگہوں تک ہوتا ہے اگر ہمارے اردگرد کا کرہ بدچلن اور بیرحم بری صفت اور بری خصلت والے انسانوں سے پُر ہو ۔ یا ایسے لوگوں سے جو سندھیا ۔ ہون ۔ سوادھیائے نہیں کرتے علم نہیں پڑھتے خیرات نہیں کرتے ۔ تمو گن اور خودغرضی کا شکار ہیں تو یقیناً ہم نیک اوصاف اور علم وغیرہ میں ترقی نہیں کرسکتے ۔ اور ان کے بنا سکھہ کا ملنا بھی ناممکن سا ہو جاتا ہے ۔ برائیوں اور گناہوں کے پرچار میں سے نیکی اور دہرم کسطرح نکل سکتا ہے اسلئے راحت کی خواہش کرم کانڈ میں لگنے والے ستیہ بولنا وغیرہ کا حلف لئے ہوئے انسان کیلئے لازمی ہے کہ اپنے اردگرد کے کرہ کو بدیوں سے پاک کرے ۔

ہون کرنیوالا سب سے پہلے ویدی کے ارد گرد کی جگہ کو صاف اور پاک کرتا ہے کوڑا
کرکٹ اور میلا پڑا ہو تو وہاں ہون کیا - اسی طرح رہنے سہنے اور بھوجن وغیرہ
بنانے کیلئے انسان کو بہ طریق احسن صفائی کرنی پڑتی ہے - ڈاکٹر کو مریض کے
علاج سے پہلے بد پرہیزی وغیرہ سے اُسے منع کرنا پڑتا ہے کسان بیج ڈالنے سے
پہلے ہل وغیرہ چلا کر زمین کو توڑتا ہے - کھیتی لہلہاتی ہو تو بھی اُسے خود رو نیند گیہوں
کو اکھیڑنا یعنی نلائی کرنا پڑتا ہے - کھیتی پکنے کو ہو - پھر بھی اُسے غلیلے سے پرندوں
کو اڑانا پڑتا ہے - باڑ سے کئی حیوانوں کو روکنا پڑتا ہے - انسانوں کی چوریوں
سے کھیتی کو محفوظ رکھنے کیلئے پہرہ دینا پڑتا ہے - آفتاب عالمتاب شفق مشرق سے
نمودار ہونے سے پہلے خوفناک تاریکئ شب کو ایک دم دور کرتا ہے روشنی مجسم
سورج کی بے شمار شعاعوں کا لشکر عظیم بادلوں کو ہٹاتا ہوا گھنگھور کالی گھٹاؤں
کو کافور کرتا ہے - اسی طرح نیچر کا ایک ایک دیوتا اپنا یگیہ کرنے سے پہلے اسروں کے غرور
کو چکنا چور کرتا ہے - رحم اور محبت مجسم انسان سانپ اور بچھو کو دیکھتے ہی سب
کچھ بھول کر پہلے اسپر لاٹھی رسید کرتا ہے - شیر چیتا وغیرہ موذی درندوں کو نشانہ
اجل بنانیوالا بہادر گنا جاتا اور انعام پاتا ہے دنیاوی حیثیت سے بڑے سے بڑے
انسان کو بھی کسی دیوی کی عصمت و پاکدامنی بگاڑنے پر معمولی انسان لعن طعن
کرتے دیکھے جاتے ہیں یہ سب بھاناس وید منتر کی ہی مختلف صورتوں میں تاویل
ہے بُرے خیالوں و گندے اعمالوں کو دور کرنیکی ہر ممکن کوشش کو مقدم سمجھنا وید
کی ہدایت ہے جھوٹھ اور جہالت کی تکذیب اور تمام بُرائیوں کا کھنڈن کیے بغیر
کبھی راحت کے موزوں حالات مہیا نہیں ہوسکتے - اس لئے دھرم کا بیج
بویا جانے سے پہلے پاپ اور جھوٹھ کی جھاڑیوں کو کھود کر زمین کو صاف
اور ہموار بنانا فرض اولین ہے - لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ بُرے انسانوں
کو مار کر ان کی بیخکنی کیجاوے - بلکہ یہ کہ بُرائی کو ان کے اندر سے ہٹا دور کیا جاوے
سرکار چوروں کی بیخکنی کرتی ہے - اسطرح کہ چوری کے جرم کے انسداد پر

زیادہ توجہ دیتی اور چوروں کو گرفتار کر کے مناسب قید سے اُن کی اصلاح کرتی ہے۔ قید وغیرہ کی سزائیں انسان کو پشیمان اور نادم کرنے اور ارتکاب جُرم کی عادت کو دُور کرنے کیلئے ہیں۔ اسی طرح برہمن اور سنیاسی لوگ سچائی کا وعظ کرتے ہیں دہرم اور ادہرم کے پہلے اور بُرے نتیجے لوگوں کے سامنے رکھتے ہیں تو پاپی لوگ پچھتاتے ہیں۔ سچائی کا اپدیش بڑے بڑے پاپیوں کی زندگی کو پلٹا دے سکتا ہے یہی بُرے اور پاپی لوگوں کی بیخکنی کرنا یا انہیں سنتاپ یُکت کرنا ہے وغیرہ۔

موذی درندے یعنی شیر چیتا وغیرہ جو فطرتاً ہنسک ہیں۔ اُن کو انسانی آبادی کے نزدیک پھٹکنے نہیں دے سکتے۔ اُن کی اصلاح کی بجائے انہیں مارنا ہی ان آبادیوں سے انکی بیخکنی کرنیکا ذریعہ ہے اسی طرح قاتل یا گھاتک انسان بھی راجاؤں سے پھانسی پاتے ہیں ایسے موذی انسان دنیاوی اور مادی حکومت والوں سے ناقابل اصلاح گنے جاتے ہیں اور اسلئے ان کو سولی پر چڑھائے بنا ان کے پاس چارہ نہیں لیکن روحانی واعظین ایسے ظالموں کے دلوں کو بھی پلٹا دیتے ہیں۔ جس سے وہ پاپی پشچاتاپ کرتے ہوئے آنسو بہاتے ہوئے پرماتما سے گیان اور آتم بل کی یاچنا کرتے ہیں غرضیکہ اس منتر کا مدعا صاف طور پر یہ ہے کہ واعظ عالم اور راجا لوگ سب اپنی اپنی ڈیوٹی واپنے اپنے اختیار کے مطابق گنہگاروں اور گناہوں کا صفایا کرنے میں کوشاں ہوں جس سے یہ جگت سکھ کا استھان یا سورگ آدہام بنا رہے۔ +۔

धूरसि धूर्व धूर्वन्तं धूर्वतं योऽस्मान्धू-
र्वति तं धूर्व यं वयं धूर्वामः ॥
देवानामसि वह्नितमं सस्नितमं पप्रि-
तमं जुष्टतमं देवहूतमम् ॥८॥

دُھورسی - دُھورو - دُھورونتم - دُھوروتم - یواسمان دُھوروتی - تم دُھورو
یم دیم دُھوروامہ - دیوانا سی - وہنتمم سسنتمم - پپرتمم جُشٹتمم
دیوہوتمم +

دُھورہ - سب برائیوں کے ناش کرنیوالے
اسی - ہے
دُھورو - شکھشا کیجئے
دُھورونتم - دکھ دینے والیکو -
دھورو - تاڑنا کیجئے -
تم - اسکو
یہ - جو
اسمان - ہم کو
دُھوروتی - دُکھ دیتا ہے
تم - اس کو
دُھورو - تاڑنا کیجئے -

یم - جس کو -
دیم - ہم
دُھوروامہ - دکھ دیتے ہیں -
دیوانام - ودوانوں کو
اسی - ہے -
وہنتمم - پونچانیوالے -
سسنتمم - بدرجہ نہایت پاکیزہ کرنیوالے
پپرتمم (سب علم اور راحت سے) پُورن کرنیوالے
جُشٹتمم - نیک عابد لوگوں کو سیوا کرنیکے لائق
دیوہوتمم - عالموں سے قابل ستائش -

ہے پرمیشور! آپ سب بُرائیوں کا ناش اور دھرم کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ آپ عالموں کو علم نجات یا راحت تک پونچانیوالے۔ بدرجہ نہایت پاکیزہ کرنیوالے جگت کو تمام مفید اشیا اور راحت کے سامانوں یا علم اور آنند سے بھرنے والے دھرماتما و عابد لوگوں کے معبود۔ عالموں اور عارفوں سے حمد ثنا کئے جانیکے قابل ہیں۔

آپ کرپا کرکے اس پاپی۔ فریبی۔ نیکوں کا دشمن یا حاسد شہوت پرست یا کینہ پرور یا کرودھی (وغیرہ) انسان کو راہ راست پر لائیے (اُسے سیدھا کیجئے یا ہدایت دیجئے) جو ہم (نیک۔ اور سبکو سکھی اور دھرماتما بنانیوالے لوگوں) کو دکھ دیتا ہے یا جس (پاپی) کو ہم (دھرماتما) دکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح جو سب سے دروہ کرنے اور دکھ دینے والا ہے۔ آپ اُسے تاڑنا کیجئے (برائی کا بدلہ دکھ دیکر دیجئے) تاڑنا کا تاو اور پاپوں کا ناش کرنا ہے)۔

تشریح اس ترجمہ میں پرمیشور کا نیک و عالم لوگوں سے جو تعلق ہے پہلے دکھایا گیا ہے۔ لیکن منتر کے پہلے بھاگ میں بُرے انسانوں اور بُرائیوں کا ذکر ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ پرماتما خرابیوں کو ناش کرنے والے ہیں اس لئے برائیوں سے بچے ہوئے نیک و عالم لوگ اُس سے کامنا کرتے ہیں۔ کہ گناہ گاروں یعنی دھرم کے مخالفوں کو نیک ہدایت دیجئے۔ گناہ گار لوگ دھرماتماؤں کو ستاتے و دُکھہ دیتے ہیں اور دھرماتما لوگ ہمیشہ پاپیوں پر ناراض ہوتے ہیں۔ واعظین گناہگاروں کو بُرائیوں کے خوفناک نتایج کا نقشہ دکھا کر شرمندہ اور خوف زدہ کرتے ہیں۔ دھرماتما راجہ پاپی چور ڈاکو وغیرہ کو جسمانی سزا دیکر دُکھہ دیتا ہے۔ ویشی لوگ مالی امداد سے نیک لوگوں کے کام آسکتے ہیں لیکن بددیانت پر نہ لین دین میں اعتبار ہوتا ہے۔ نہ اُنہیں دُکھہ میں سہاتیا ملتی ہے پس یہ ظاہر ہے کہ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنیوالے آریہ یعنی نیک کیلئے موجب تکلیف ہوتے ہیں اور تمام آریہ لوگ اپنی اپنی یوگیتا کے مطابق ان اناریوں سے اظہار نفرت کرتے ہیں یہی اس پرارتھنا کا مطلب ہے یا یہی وید کا اپدیش ہے۔ کہ پرماتما نیکوں کے دشمنوں کو دکھہ دیتے ہیں۔ اور دھرماتما بھی چاہتے ہیں کہ اُن پاپیوں کا کسی طرح سدھار ہو۔ وعظ سے جسمانی سزا سے یا نفرت سے۔ اس سدھار کیلئے جو طریق برتے جاتے ہیں انہی کے لحاظ سے ایک ہی لفظ کا ترجمہ کہیں شکھشا کرنا ہوتا ہے۔ کہیں ہدایت دینا کہیں دکھہ دینا اور کہیں تاڑنا کرنا۔ یہ سب ذریعے موقعہ و محل انسانی قابلیت کے لحاظ سے انسانوں کو نیک راستے پر لانے کیلئے کام آتے ہیں اسلیئے ایک ہی لفظ کے یہ سب معنے لکھنا نہایت موزوں تھا گورو اپنے ششش کو ہدایت دیکر جو عیب دور کرتا ہے۔ راجہ وہ عیب سزا سے اور تاڑنا سے ہی دور کر سکتا ہے۔ مدعا دونوں کا ایک ہے۔ فرق ہے تو یہ کہ راجہ کی سزا کا تعلق جسم سے ہے اور گورو و اپدیشک کی سزا ضمیر یا آتما سے محسوس ہوتی ہے پس آریہ لوگ دعا کرتے ہیں کہ ہے پرماتمن! بُرائیوں کے ناش کرنیوالے کرپا کر کے بدوں

کی عقلوں بُرائی سے ہٹاؤ۔ اور اُن کے شُدھا دین ہمارے سہایک ہوو۔ بدوں کو وناڑ ملناو غیرہ کا ذکر کر کے وید بتاتا ہی کہ نیکوں سے پرماتما کا کیا سلوک ہوتا ہے۔

پہلے کہا۔ آپ دیوتاؤں (پاد دوانوں) کو اُٹھانیوالے یا پہونچانیوالے ہیں۔ جہاں دنیاوی سواریاں ہمیں منزل مقصود پر پونچاتی ہیں۔ وہاں پرماتما انسان کو سُکھ اور ترقی کی حالت میں لیجاتے ہیں۔ دنیاوی ترقی سے سکھ ہوتا ہے۔ لیکن اسکے علاوہ وہ انسان کو گیان کی ہی روشنی میں پونچاتے یا نجات کی انتہائی منزل مقصود تک پہونچاتے ہیں۔ ایشور کے بھگت دکھ روپی نرک سے نکلکر سچے سکھ یا آنند روپی سورگ دہام کو پونچ جاتے ہیں۔ ایشور کے پیارے کیوں نجات کو حاصل کرتے اور دوسرے لوگ کیوں نہیں کرتے اسکی وجہ اگلے لفظ میں بتائی گئی ہے۔ کہ وہ پرماتما بدرجہ غایت پاکیزگی دینے والا (سنتم) ہے یہ مسلمہ ہے کہ ایشور کی ذات پاک گناہوں کی آلائش سے مُنزا و مُبرا ہے۔ اُسکی صُحبت میں جو لوگ ہوں۔ وہ بھی شدہ ہونے اور پاپ سے بچے ہوتے ہیں چونکہ پاپ آچرن کا نتیجہ ہی دُکھ اور تاپ ہوتا ہے۔ اسلئے جب پاپ نہ ہوگا دُکھ مل نہیں سکے گا۔ اسپر سوال ہوتا ہے کہ پرمیشور کی سنگت میں رہنے والے انسان سے کیوں پاپ نہیں ہوتا اور دوسروں سے کیوں ہوتا ہی اسکا جواب اگلے لفظ میں دیا کہ ایشور سپرتمم یعنی سب ودیا اور آنند سے جہان کو بھرپور کرنیوالا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ گناہ ہوتا ہے اگیان یا جہالت سے جب کسی چیز کے متعلق انسان کو صحیح علم نہیں ہوتا۔ وہ اسکا ٹھیک استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی کا نام پاپ یا گناہ ہے۔ جس جگہ جس چیز کا جس طرح استعمال انسان کیلئے حقیقی طور پر مفید ہے۔ اُس جگہ وہی انسان کا دھرم یا فرض ہے جب علم حقیقی ہوتا ہے۔ انسان سب پدارتھوں سے سکھ اور راحت پاتا ہے۔ اُس پرماتما سے حقیقی تعلق ہونے سے گیان اور اسکا لازمی نتیجہ آنند کا حاصل ہوتا ہے۔ اسلئے

کہا گیا کہ پرماتما گیان اور آنند سے سنسار کو بھرپور کرتے ہیں اور کوئی ہستی گیان سروپ یا علم مجسم ہے ہی نہیں۔ اسلئے اُسی سے رُوح کو حقیقی پاکیزگی ملتی ہے۔

ایشور میں چونکہ علم مجسم اور سرور مجسم ہونے کی وہ صفت ہے۔ جو سوائے اُسکے کسی میں نہیں پائی جاتی۔ اسلئے وُہی حقیقی ترقی اور سکھ کے لئے انسانوں کا اعلے ترین معبود ہے اور اس لئے جیشٹھتم کا لفظ اسکے لیے استعمال ہوا ہے۔ اور اسی لئے نیک عالم لوگ اُسی کی حمد وثنا کرتے ہیں۔ جتنی کسی عمدہ چیز یا نیک آدمی کی تعریف کیجاتی ہے یعنی اسکے حقیقی اوصاف کا بیان ہوتا ہے اُتنا ہی پریم اُسکے لئے بڑھتا جاتا ہے۔ اور جتنا پریم بڑھتا ہے اُتنا ہی اسکے حصول کیلئے انسان جدوجہد کرتا ہے۔ عالم لوگ اُس پرماتما کی ہی تعریف کرتے اور ہوتے ہوتے دنیا و مافیہا کو بھول کر اُسی کے وصل کی اعلیٰ ترین خواہش کے بعد اسکو حاصل ہونے کیلئے یتن کرتے ہیں۔ اسی لئے پرماتما کو دیو ہوتم یعنی عالموں سے قابل ستائش کہا جاتا ہے برہم پریہ معنی منوراُن آتے ہیں۔ وہاں انسانی روح پر بھی اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ عالم باعمل لوگ ہمیشہ ہی اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں کہ نیکوں کو دکھ دینے والوں کو راہِ راست پر لایا جاوے یا بصورت عدم امید اصلاح ہٹ کرنگو کشتریوں سے سزا دلائی جاوے۔ عالم لوگ ہی جگت کی رہنمائی کرکے انہیں ترقی کی چوٹی پر پہنچانے سے وہشتم انہیں پاکیزہ خیالات ڈلنے سے سنشتم انہیں بہلائی کی طرف لیجا کر سچائی اور خوشی سے بھرپور کرنے سے پیرتم اپنے شاگرد لوگوں یا شکشا پانیوالوں سے سیوا کیے جانے سے جیشٹھتم اور سنسار میں دہرماتماؤں سے نیکنامی اور تعریف پاکر دیو ہوتم کہلاتے ہیں

اسی منتر کے آدی بھوتک معنے

اگنی سب اشیا کو پرمانو رُوپ میں بدلنے والا اور اندھکار کا ناش کرنیوالا ہے یہ کلا کوشل میں چتر عالموں کو سکھ پہنچانیوالا۔ ذریعۂ پاکیزگی۔ شلپ ودیا

کا مقدم ذریعہ کاریگر لوگوں کے قابل استعمال۔ تہا عالموں سے قدر کیا جانے کے قابل ہے۔ ہم لوگ اس اگنی کو اپنے وش میں رکھتے ہیں۔ اگر معقولیت سے اسکا استعمال نہیں کیا جاتا تو وہ ہم لوگوں کو دکھہ دیتا ہے۔ اسلئے ہمیں اس دکھہ کرنے والے اگنی کو بان آدکوں میں استعمال کرنا چاہئے۔ جو بداعمال شخص ہم نیک لوگوں کو دُکھہ دیتا ہے۔ اُسکا ناش ہو ایسے ہی چور وغیرہ کا بھی ناش ہو۔ (جو نوع انسان کیلیے موجب تکلیف ہیں)۔

تشریح اگنی کے کثیف معنے مادی آگ۔ بجلی۔ سُوریہ گروہ رُوپی اگنی وغیرہ کے ہیں سُوریہ کے متعلق تو پہلے ترجمہ میں ذکر آیا۔ آگ اور بجلی کو روز ریل تار نیز مختلف طرح کے سامان جنگ و مشینوں میں کام آتا دیکھتے ہیں ہوائی جہاز بھی عالم لوگوں کی بدولت بجلی اگنی کی مدد سے ہی اوپر جاتے و چلتے ہیں اسلئے یہ دہنتم یعنی عالم لوگوں کی سواری یا داہن ہے۔ سونا چاندی وغیرہ دہاتوں کی میل آگ سے ہی دُور ہوتی ہے۔ غلاظت اور نجاست کچھ تو سوریہ کی کرنوں سے دُور ہوتی ہے۔ کچھ آگ میں جلانے سے اور کچھ خوشبو دار چیزوں کے پرانو سُوریہ یا آگ سے (ہون کے موقعہ پر) کرہ ہوا میں منتشر ہونے سے اِسطرح ہر جگہ شدھی کیلیے سنسار میں اگنی کام کر رہی ہے اور اس پر سنتم کا لفظ موزونیت سے اطلاق پاتا ہے۔ اور اگرچہ شلپ سنبدی کلا کوشل میں اور چیزیں بھی کار آمد ہیں۔ لیکن آگ سب سے مقدم ہے۔ گیس۔ آگ بجلی۔ حرارت کسی نہ کسی کا ہر کہیں استعمال ہوتا ہے۔ اسلئے پیرتم کا شبد اگنی کیلئے ہے۔ تمام کاریگر لوگ انجنیر۔ لُہار۔ سُنار کیمیا گر سب اس کا سیون کرتے ہیں۔ اس سے یہ جُشٹتم ہے عالم لوگ ہی اسکی حقیقت کو جانتے اور کام میں لاتے ہیں اسلئے اُسے دیو ہوتم کہا ہے یعنی دیوتاؤں سے ستُتی کیا گیا۔ ستتی کے معنے یہ نہیں کہ بڑائی یا چاپلوسی کرنا بلکہ جو چیز جیسی ہو اُسکو ویسا ہی جاننا و ناو کام میں لانا ستتی کا ارتھ ہے ودوان لوگ ہی ایسی ستتی آگ کی کر سکتے ہیں۔

پرماتما ہدایت دیتے ہیں کہ اگنی کو اگر وش میں نہ رکھو گے تو یہ تمہیں دکھہ دیگی بجلی کو

قابو کرنے کیلئے عالم لوگوں نے انیک طریقے نکالے ہوئے ہیں از انجملہ ایک مندروں کے اوپر لوہے کی سلاخ لگاتا ہے۔ کلاکوشل میں بجلی کو قابو رکھنے کیلئے آپاسئے ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو بجلی سے موت ہونے کے حادثے عام ہوتے۔ اور ایسا ہی کارخانوں کے کارخانے اسے قابو میں نہ رکھنے کی بے احتیاطی سے جل جاتے ہیں۔ بجلی کیا مادی آگ پر قابو نہ رہنے سے ایک چنگاری کا پتنگا لاکھوں اور کروڑوں کی جائداد جلانے کا ذریعہ ہوتا ہے اسلئے اگنی کو ہمیشہ کلاکوشل میں مناسب طریق پر استعمال کرنا چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ شین گن بے احتیاطی سے چلے اور اپنی ہی سینا یا رعایا کو تباہ کرے ہاں جو دشمن رعیت کے امن میں خلل انداز ہوتا لوگوں کو لوٹنا چاہتا ہے۔ یا جو چور آدمی ہیں ان کو ہی ڈنڈ دیتے وان کی بیخ کنی میں یہ سب طاقتیں صرف ہونی چاہیں۔

خلاصہ مطلب پرماتما گناہ گار اور بد انسانوں کو ان کے فعلوں کے مطابق سزا دیکر ان کو دُکھی کرتا اور نیک لوگوں کو ان کے اعمال حسنہ کی جزا دیکر ان کی حفاظت کرتا ہے۔ وہی ہر طرح کی راحت روحانی پاکیزگی اور سچے علوم کا دینے والا اور سچے عالموں سے ستایش و عبادت کیا جانے کے قابل ہے۔

دوسرا مطلب یہ کہ یہ مادی آگ ہی تمام شلپ و دیاؤں کی کریاؤں کو سدہ کرنیوالی ہے۔ اور ان کا سبب اسکے لئے ذریعہ ہے۔ زمین وغیرہ میں اپنے پرکاش اور پدارتھوں کے حصول کا ذریعہ ہونے سے یہ سریشٹ ہے اسی سے سدھ ہوئے۔ آگنے آدمی اعلےٰ ہتھیار و اوزاروں کے علم سے دشمنوں کو مغلوب کیا جا سکتا ہے۔ اسلئے یہ اس قابل ہے کہ پوری علمیت سے اسکا غبارہ وغیرہ میں استعمال ہو۔ اور چونکہ ہون کے ذریعے روگ دُور ہو کر صحت اور تندرستی و سکھ کی ترقی ہوتی ہے۔ اسلئے اس اگنی دیوتا کا ہون یگیہ دوارا آواہن ہوتے رہنا چاہیئے۔

ऋन्हुतमसि हविर्धानन्दृंᳪहस्व माह्वार्मा ते यज्ञपतिर्ह्वार्षीत्॥

विष्णुस्त्वा क्रमतामुरु वाताया-
पहतꣳ रक्षो यच्छन्तां पंच॥९॥

اہتم اس ہوید دہاتم درم ہسو ماہوا ارانتے - بجیہ پتہ ہوا ارشیت - وشنس توا کرم تا مُرُو واتایاپ ہتم رکھشو - یچھنتام پنچ -

اہتم - کھوٹا رہت مکاری سے خالی
اس - ہے
ہوید ہاتم - ہون کرنیکے لایق اشیا کو
دہارن کرنا -
درم ہسو - بڑہاؤ
ما } مت تیاگ کرو
ہواہ }
اُرُو } ہوا کی بدرجہ غایت صفائی یا
واتا } یا سکھیہ کی ترقی کیلئے
اپ ہتم - ناش کرتا ہوا

تے - تمہارا
بجیہ پتہ - یجمان
ہوا ارشیت تیاگ کرے
وشنُہ
جگت یا روشنی اور گرمی پھیلانیوالا آفتاب
توا - اُس (دردیہ) کو
کرمتام - چڑہا دیتا ہے -
رکھشہ بد بو وغیرہ خرابیوں کو
یچھنتام - ہون کرو
پنچ - پانچ طرح کے فعل سے

دشمنی اور مکاری سے خالی ہو کر یا صاف اور سادہ دلی سے ہی یگیہ ہوتا ہے ہون یا دوسرے کاموں میں کار آمد اشیا کو دہارن کرنے میں ترقی کرو - اُسکا ترک مت کرو - تمہارا یجمان ہی اس یگیہ سے انوشٹھان کو نہ تیاگے - پانچ قسم کے فعلوں سے ہون یا یگیہ کرو - دُور دُور تک جسکی روشنی و گرمی موجود ہو رہی ہے - وہ سُوریہ اُس ہون کیے ہوئے دردیہ کو بدبو وغیرہ نقصوں کو دُور کرتا ہوا ہوا کی بدرجہ غایت صفائی یا سکھیہ کی ترقی کیلیے چڑہا دیتا ہے -

تشریح پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کوئی ہی کرم ہو - وہ نیک پھل تب لاتا ہے جب وہ جگہ یا وہ دل صاف اور نیک ہو جس سے وہ کام کیا جاتا ہے - وان کی

رقم اگر ذاتی غرض و تعلق سے دیجاتی ہے۔ یا بدنیتی سے میٹھی میٹھی باتیں کر کے کسی سے ہتھیا پیدا کیجاتی ہے۔ تو اس دان یا دوستی سے نیک نتیجہ مل نہیں سکتا۔ اسلئے ہدایت دی۔ کہ پہلے اپنے آپ کو گرِلتا سے بچو۔ من میں روپیہ کمانے کی دُھن ہو یا نام اور شہرت کی خواہش ہو اور باہر سے رفاہ عام اور پبلک خدمت کی ڈینگ ماری جاوے یا اپنے آپ کو بے غرض (نشکام) خادم ظاہر کیا جاوے۔ اس سے آتما کو نشکام سیوا کا پھل نہیں مل سکتا۔

ایسے نیکدل دھرماتما لوگوں کو ہی ہر طرح کی ترقی ملنے سے دُنیا میں انسانوں کی بہتری و بہبودی ہوتی ہے انہی لوگوں کو ہدایت ہے۔ کہ تم ہون کے لایق یا یگیہ کے لایق سامگری دہارن کرنے میں ترقی کرو۔ ہون جو اگنی میں کیا جاتا ہے اُسکے علاوہ ہر نیک کام کو یگیہ یا ہون کہتے ہیں اور اسمیں علم دولت وغیرہ کا خرچ ہوتا ہے۔ نیک عالم لوگ روحانی اور مادی دولت کے حاصل کرنے میں ضرور ترقی کریں۔ پرماتما کی ہدایت ہے کہ اُس یگیہ کو ترک نہ کرو مطلب یہ ہے کہ ہر وقت احکام الٰہی میں اپنی ساری طاقتوں کو لگاؤ صبح شام ہون و سندھیا کرنا۔ بنزی یگیہ کرنا وغیرہ کے علاوہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یگیہ کرتے رہنا چاہیے۔ بُری نظر۔ بُرا خیال۔ بُری نیت وغیرہ سے بچاؤ یگیہ ہے۔ جو نیک انسان کبھی ترک نہیں کر سکتا۔ ویسے ہی عالم لوگوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اُن کے بچہ بھی کبھی راہِ نیک سے منحرف نہ ہونے پاویں۔

پانچ پرکار کے کرم یہ ہیں (۱) اُوپر کو حرکت کرنا (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا (۵) برابر چلنا۔ جیسا کہ ویشیشک درشن میں لکھا ہے۔

اُت کھشیپنم۔ اوکھشیپنم۔ آکنچنم۔ پرسارنم۔ گمنم۔ اتی (۱-۱-۷)

ان کی حقیقت یوں سمجھیے کہ مادے میں تین گن ہیں (۱) ستوگن (۲) رجوگن (۳) تموگن۔ ان میں سے ستوگن چیزوں کے اصلی روپ کو ظاہر کرتا ہے رجوگن پرکاش کرتا نہ ڈھانپتا ہے۔ لیکن تموگن ڈھانپتا یا حقیقت کو تاریکی میں ڈالتا ہے ان تین گنوں والے مادے سے پانچ بھوت بنتے ہیں آکاش۔ آگ ہوا۔ جل۔

زمین - ان میں پانچ قسم کے کرم ہیں آکاش میں پھیلنا۔ آگ میں اوپر کو جاتا ہوا میں چلنا جل میں نیچے کو جانا اور زمین میں سکڑنا - آگ روشنی دیتی اور چیزوں کی اصلی شکل دکھلاتی ہے - بجلی - سورج - لیمپ یا جلتی آگ وغیرہ اسکے ظاہری نشان ہیں یہ سبکو صاف کرتی اور پگھلاتی یا ترقی پر پہونچاتی ہے - چیزوں کو باریک ذرات میں تقسیم کرتی ہے - جس سے گندے پرمانو حقیقی پرمانوؤں سے الگ ہو جاتے ہیں پھر یہی آگ ان کو اوپر لیجاتی ہے - ..... ایسے ہی جو انسان ستوگنی ہوتے ہیں وہ انسانوں کو سچائی اور حقیقت سے آگاہ کرتے اور انہیں ترقی کی طرف لیجاتے و اُن کی اندرونی آلائشوں کو اُن سے جدا کرتے ہیں - آکاش پھیلتا ہے - ہوا برابر چلتی ہے - جل نیچے کو جاتا ہے - یہ نہ چیزوں کی اصلیت کو چھپاتا ہے نہ ظاہر کرتا ہے - صاف شفاف پانی کے نیچے سطح زمین پر پڑی چیزیں جیون کی تیوں دکھائی دیتی ہیں - لیکن اندھیرے میں پانی کتنا ہی صاف کیوں نہ ہو - یہ کسی چیز کو نہیں دکھاتا - یہ آکاش ہوا اور جل رجوگن یعنی درمیانی حالت میں ہیں تموگن پرتھوی میں ہے جسکا کام سکڑنا ہے یہ چیزوں کی اصلی شکل کو چھپاتی ہے جہاں زمین کے نیچے سب کچھ پوشیدہ ہے وہاں زمین کے اوپر بھی گردے کی معمولی سی تہہ بھی چیز کی حقیقت کو چھپا دیتی ہے - اسی طرح تموگنی انسان ہر امر میں حقیقت سے خود پرے ہوتے اور خود غرضی وغیرہ سے سب کو حقیقت اور راہ ترقی سے ہٹاتے ہیں -

ان پانچ بھوتوں کے پانچ کرم ہر انسان سے ظاہر ہوتے ہیں یہ سب خاص قواعد اور حدود کے تابع ہو کر اسکی ترقی بہتری بہبودی میں مدد گار ہوتے ہیں - ہون کرنا اردو ترجمہ میں فقط معنی بات سمجھنی چاہیئے جیسے یگیہ کا لفظ وسیع معنے رکھتا ہے ویسے ہی ہون کرنا کے معنے مختلف طرح کی طاقتوں سالگری کو مختلف نیک کاموں میں لگانا ہی دھرم اپدیش روپی ہون یگیہ میں وید کے عالم اپنے جسم جان دل اور عقل کی آہوتی دیتے ہیں - کوئی کہتا ہی گورو کل یا ودیا پرچار میں تن من دھن کی آہوتی دیدو ایسے ہی اس منتر میں تمام نیک کاموں میں پانچوں پرکار کے فعلوں سے ہون کرنیکا اپدیش ہے -

منتر کے اگلے حصّے میں کرموں کا نتیجہ بتایا گیا ہے۔ ہون کرنے سے ہوا میں موجود بدبُو وکرہ ہوا میں موجود گندی اشیا کے ذرات سب اوپر دھکیلے جاتے ہیں۔ اگرچہ سُوریہ کی کرنیں بھی ہر وقت سارے جہان میں یہی خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ لیکن خاص انداز سے بڑھی ہوئی بدبُو یا غلاظت کو سُوریہ کی کرنوں پر چھوڑا جاوے تو شاید برسوں میں اُن کی صفائی ہو اور اس عرصہ میں ہوا میں ان کے ذریعہ ناپاکی بڑھتے ہوئے بیماریاں انسانوں کو دُکھ دے سکتی ہیں۔ اسلئے سوریہ کی کرنوں سے بہت زیادہ تیز حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ صفائی ہونے میں دیری نہ لگے ہون کی آگ کی تیزی جلد سے جلد ہوا میں بڑھتے ہوئے نقص کو دُور کرتی اور گندے پرمانوؤں کے سموہ یا مجموعہ کو پراگندہ و منتشر کرکے ایسی کمزور حالت میں انہیں لے آتی ہے۔ کہ سُوریہ کی شعاعیں انہیں آسانی سے اُٹھا لیجا سکتی ہیں جسکا نتیجہ اُس ہوا کو بالکل صاف کر دینا اور صحت و طاقت کے زیادہ مفید بنانا ہوتا ہے جسمیں انسان سانس لیتا ہے۔

اس طرح وہ علم مجسم پرماتما گویا سُوریہ ہے۔ ہر آتما میں اُسکے ظہور و موجود ہونے کا نتیجہ ہے۔ کہ انسان کو فطرتاً نیک کام سے خوشی اور بُرے سے شرم وغیرہ محسوس ہوتی ہے۔ لیکن محدود انسان کی یہ حس یا ضمیر گندے خیالات کے اجتماع سے دب جاتی یا مُردہ سی ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں ضرورت ہوتی ہے۔ کہ سچائی اور پاکیزگی کا اُپدیش بڑے زور کے ساتھ اور بڑے علمی حوالہ جات امثال و استعارات کے ساتھ انسان کے اندر پہنچایا جاوے۔ اس سے وہ غلط اعتقادات اور بھرم جال اسطرح منتشر ہوتے اور ایسے کمزور ہوتے ہیں کہ وہ کمزور ضمیر بھی اُن پر غالب آسکتی ہے اور انسان جہالت یا گناہ کے پنجے سے رہا ہو کر اندر ہی اندر آتم بل میں ترقی کیے جاتا ہے۔ جس سے وہ سُکھ کی چوٹی پر پہنچ سکتا ہے۔

اسی طرح مادی اگنی میں ہون ہونیکا ایک اور مطلب ہے کہ اگ کو

شلپ وِدیا کے کام میں لایا جاوے۔ انسان اپنے علم اور عقل کو جب کلا کوشل وغیرہ میں لگاتا ہے۔ تو اس سے جہاں دولت کماتا اور دنیاوی سکھ پاتا ہے۔ وہاں اپنے بڑے سے بڑے دشمنوں پر غالب آتا ہے۔

ناظرین! وید کا مطلب سمجھنے کیلئے صفت اور کام کا خیال رکھو۔ وید کے لفظ یوگک ہیں۔ جو صفت یا کام لفظ کے دھاتو اور تھ سے تعلق رکھتا ہی وہ صفت وغیرہ پر ماتما۔ جیو آتما اور مادی اشیا رسب ہیں محدود یا غیر محدود اور کثیف یا لطیف صورت میں پائی جاتی ہیں۔ پس عقل کو نہایت توجہ سے کام میں لاکر موقعہ و محل کے مطابق لفظوں کے معنوں پر غور کرنا اور ان کو لگانا چاہیئے۔ چند ایک منتروں کے ترجمے اور خلاصہ مطلب کو جو شخص سمجھ جائیگا۔ اُسے وید کی بے نظیر حقیقت اور اُسکے اندر تمام علوم کے موجود ہونے سے اسکی حقیقی فضیلت بوجہ احسن معلوم ہو جاویگی۔

दे॒वस्य॑ त्वा सवि॒तुः प्र॑स॒वे॒ऽश्विनो॑-
र्बा॒हुभ्यां॑ पू॒ष्णो॒ हस्ता॑भ्याम् ॥
अ॒ग्नये॑ जुष्टं॑ गृह्णाम्य॒ग्नीषोमा॑भ्यां॒
जुष्टं॑ गृह्णामि ॥१०॥

دیوسیہ۔ توا۔ سوِتُہ۔ پرسوے اشونور باہُ بھیام۔ پُوشنو ہستا بھیام اگنیے جُشٹنگر ہنا میگنی شوما بھیام جُشٹنگر ہنامی۔ ۱۰

دیوسیہ - جگت کے ظاہر کرنے اور سب سکھ دینے والے پرمیشور کے

توا - اُسے -

سوتُہ - جہان کے خالق تمام نعمتوں کے داتا کے

پرسوے - پیدا کئے ہوئے اس جہان میں

اشونوہ - سورج اور چندرما کے -

باہُ بھیام۔ طاقت اور ویریہ سے
پُوشنہ۔ پُشٹی کرنیوالے پران کے
ہستابھیام۔ قبول اور ترک سے۔
اگنیئے۔ اگنی وِدیا کے سدہ کرنے کیلئے۔
جُشٹم۔ جسکی سیوا عالم کرتے ہیں

گرہنام ِ۔ قبول کرتا ہوں۔
اگنی شوما بھیام۔ اگنی اور جل کی وِدیا سے
جُشٹم۔ عالموں کے مطلوبہ پھل کو
گرہنام۔ قبول کرتا ہوں۔

میں جہان کے خالق اور سب نعمتوں کے دینے والے دیو یعنی پرمیشور کے پیدا کیے ہوئے اس جہان میں آفتاب اور مہتاب کے بل اور ویریہ سے اور پُشٹی کرنیوالے پران کے قبول اور ترک سے اگنی وِدیا کے سدہ کرنے کے لئے علم دوست جس کی سیوا کرتے ہیں اُسے قبول کرتا ہوں۔ اسی طرح آگ اور پانی کے علم سے عالموں کے مطلوبہ پھل کو سویکار کرتا ہوں۔

تشریح دنیا میں ہر کام کیلئے دو طرح وسائل ہوتے ہیں۔ ایک بیرونی اور ایک اندرونی۔ تعلیم حاصل کرنے کیلئے اُستاد اور پُستک وغیرہ سامان چاہئیے اور اپنے اندر شوق تعلیم و ذہنی خوبی وغیرہ بھی چاہئیے۔ اسی طرح ایشور کو کوئی جاننا چاہے یا آگ وغیرہ کا علم حاصل کرکے سائنس میں کمال پانا چاہے تو دونوں وسایل اُسکے لازمی ہیں۔ گیان کے نُور سے مُنور اور شانت سوبھاو گورو یا گوشۂ تنہائی اور اسکے ساتھ اپنے اندر علم اور پرانایام وغیرہ کا عمل ہونا اُس برہم کے حصول کیلئے ضروری ہے۔ مادی آگ بھی عالموں کو پیاری ہے۔ وہ تمام کلاؤں میں کام دیتی ہے۔ اسکے علم کو حاصل کرنیکے لئے ضروری ہے کہ سُوریہ اور چاند کی طاقتوں کو جانا جاوے یا سُوریہ کی جگہ آگ اور چاند کی جگہ جل سمجھے۔ آگ کی طاقت کو قابو میں رکھنے کیلئے جل کی ضرورت ہے۔ آگ جہاں جلا سکتی ہے۔ یا اپنی طاقت سے نقصان پہونچا سکتی ہے وہاں اسکے ساتھ پانی کا استعمال ان خطرات کو دور رکھتا ہے۔ اکثر آگ اور پانی کو ملا کر یعنی بھاپ سے کام لیا جاتا ہے

اس منتر سے ایک اور عجیب استعارہ سمجھ میں آسکتا ہے۔ رکھشا کرنا یا بچانا
کام کہشتری یا راجا کا ہے۔ اسکے لئے باہو یعنی بھجا کو انسانی جسم مین سمجھا
جاتا ہے۔ لیکن بھجا طاقت پہونچانے کا ذریعہ ہے خود دشمن پر نہیں پڑتی
ہاتھ اس بھجا کی طفیل طاقت پاکر پکڑتا چھوڑتا ہے۔ بس شلپ ودیا کی
حفاظت و ترقی کیلئے یہاں آفتاب اور مہتاب یا آگ اور پانی کی طاقتوں
کو باہو یا بھجا کا درجہ دیا گیا ہے۔ اور ان طاقتوں سے جو فایدہ یا مضبوطی
شلپ ودیا کو ملتی ہے۔ وہ مناسب طور پر قبول اور ترک کرنے سے ملتی ہے
کہاں بھاپ کی کتنی طاقت کو کام میں لایا جاوے۔ اُس طاقت کے اندازے
کے مطابق کس درجہ کی حرارت آگ کی کتنے پانی کے ساتھ ملکر کام دے سکتی ہ
مناسب درجہ کو کام میں لانا اور زیادہ کو خارج کیے جانا ان دو امور کا
پورا خیال ہوتا ہے۔ اس قبول اور ترک یعنی پکڑنا اور چھوڑنا کو ہاتھ کا کام کہا
جاتا ہے اسلئے جہاں منتر میں لفظ اشونوہ کے ساتھ باہو کا لفظ آیا۔ وہاں
پوشنو کے ساتھ ہست کا لفظ استعمال ہوا۔ گویا آگ اور پانی کی طاقتوں
اور ان کے ٹھیک استعمال سے شلپ ودیا کا کمال حاصل ہوسکتا ہے۔
ان الفاظ کو اور طرح بھی سمجھ سکتے ہیں سوریہ اور چاند کی طاقتوں یا مثبت اور
منفی طاقتوں کو پرانوں کو گرہن اور ترک کرنیوالا یعنی زندہ انسان کام میں لاسکتا
ہے۔ ایسا ہی یہ بھی صحیح ہے۔ کہ سوریہ اور چاند کی طاقتوں کو دیکھ کر انسان اُس
ایشور کا دھیان کرے۔ اسکے لئے پرانایام کا یعنی پران کو اندر کھینچنے و باہر
نکالنے کا عمل ضروری ہے۔ پرانوں کو وش میں کرکے ہی انسان کے اندر یکسوئی
اور اصلیت کو سمجھنے کی طاقت آتی ہے۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایشور اور عالم
لوگوں کے علم اور عمل روپ طاقتوں سے اور انسان کو مضبوطی یا آتم بل دینے
والے دیوہار روپ ہاتھ یعنی نیکی یا سچائی کا پکڑنا اور بدی یا جھوٹھ کا چھوڑنا
سے ہی انسان کو گیان کا حصول ہوتا ہے۔

غرضیکہ اس منتر میں وہ الفاظ ہیں جو ہر نیک خواہش والے انسان کو برہم
پراپتی کیلئے یتھارتھ گیان کے حصول کیلئے یا دنیاوی کاموں اور کلا کوشل وغیرہ
میں کامیابی پانے کیلئے کارآمد گرداتے ہیں۔ علم دوست لوگ ہی اگنی ودیا
(جس کا مختلف طرح کا اطلاق اشارۃً اوپر بتایا) کی سدھی کیلئے جس وسیلے کو کام
میں لاتے ہیں۔ اسی کو قبول کرکے انسان مشیت اور منفی طاقتوں یا سوریہ اور
چاند یا آگ اور پانی یا ایشور اور پرکرتی کا علم حاصل کریں۔ تبھی وہ سکھ یا آنند
روپ پھل ملتا ہے جسکی عالم و فاضل لوگ خواہش کرتے ہیں۔ مہرشی دیانند
اسکا خلاصہ ان الفاظ میں لکھ کر باریک بین اصحاب کیلئے سمندر کو کوزہ میں بند
کرتے ہیں "عالم لوگوں کو واجب ہے۔ کہ وہ گیانی لوگوں کی سنگت اور خود
ٹھیک طرح پورشارتھ کرکے پرماتما کے پیدا کئے اس ظاہر جہان میں تمام علم
کی سدھی کیلئے سوریہ چاند آگ اور پانی وغیرہ کے پرکاش سے سب کے بل
ویریہ کی ترقی کیلئے مختلف علوم کو حاصل کرکے ان کا پرچار کریں۔ یعنی جس
طرح پرمیشور نے سب سامانوں کو پیدا کرکے اور ان کو دھارن کرکے سبکا
اپکار کیا ہے۔ ویسے ہی ہم لوگوں کو بھی ہمیشہ کوشش کرنی
چاہیئے۔

भूताय त्वा नारातये स्वरभिविख्ये-
षन्दृ२हन्तां दुर्य्याः। पृथिव्यामुर्वन्त
रिक्षमन्वेमि॥
पृथिव्यास्त्वा नाभौ सादयाम्यदि-
त्या उपस्थेऽग्ने हव्य२ँ रक्ष॥११॥

بھوتانا تو انار لیتیے۔ سور بھو وکھیے ششے رمھنتام درِیاہ۔ پرتھویا
منترستھ رکھش منبویم۔ پرتھو یا ستو انابھوء سادیامیدیتاا اُپستھے آگنے
ہویم رکھش - ۱۱

بھوتانا۔ بھوتوں یعنی پرانیوں کے سکھ کیلیے
توا۔ اُسکو
نہ۔ نہیں
ارا تیے۔ دردر وغیرہ نقصوں کیلیے
سوہ۔ سکھ کیلیے
ابھی وِکھیشم۔ سب پرکار سے دیکھوں
دوم ہنتام۔ بڑھانے چاہیں۔
درِیاہ۔ گھر
پرتھویام۔ پھیلی ہوئی زمین میں
اُردو۔ سکھ کاری
انترکیشم یستھان کو

ان / ایمی - کی پراپت ہوتا ہوں
پرتھویاہ۔ پرتھوی کے
توا۔ اسکو
نابھو۔ نابھی میں
سادیام۔ قایم یا ستھاپن کرتا ہوں
ادیتاہ۔ کلام وید یا ظہور علم کے
اُپستھے۔ دگنوں میں اپستھت
اگنے۔ ہے پرمیشور
ہویم۔ ہمارے یگیہ میں کام آنیوالے یا لینے دینے
کے سامان کو
رکھش۔ حفاظت کیجیے۔

اے انسانو! یہ یگیہ پرانیوں کے سکھ کیلیے ہے۔ نہ کہ گتا ہوں یا دردرتا
وغیرہ نقصوں کیلیے نہیں اس وسیع زمین میں اپنے لیے ایسے گھر بڑھانے
چاہئیں جو جل ہوا وغیرہ آسایش کے سامانوں سے یکت ہوں۔ ایسے سکھ
کاری قطعہ زمین کو حاصل کرو اور اُسکو پرتھوی کے بیچ میں نابھی کے طور پر
قایم کرو۔ تمہارا گھر وید بانی یا علم اور سچائی کے اوصاف میں واقعہ ہو۔ اور
ہمیشہ کوشش یا پرارتھنا کرو۔ کہ پرماتما تمہارے یگیہ کے سامان یعنی
کرم کانڈ روپ ہون کی سامگری کی رکھشا کریں۔

تشریح انسانوں کو کرم کانڈ میں مدنظر یہ رہنا چاہیے کہ اسکا مطلب

تمام طرح کے سکھہ کا حصول ہے یعنی بھوتوں سے جو کچھ بنتا ہے اسکے فائدے
شدھا سو ٹھیک استعمال کیلئے ہے ۔ وہ کرم یگیہ نہیں کہلا سکتے جن سے
دوسروں کو دکھہ پہونچے ۔ یا جو نیک نہیں بلکہ دھرم سے رہت حرکات
و افعال کا دفعیہ کرنا یگیہ کا ماحصل ہے ۔

پھر کوئی بھی کام ہو پہلے اسکے لئے جگہ تشخیص کیجاتی ہے ۔ پاٹھ شالا جاری کرو یا
گؤ دوکل مندر بناؤ یا دھرم شالہ پہلے جگہ حاصل کرنی ہوگی ۔ ہون کا آغاز
پہلے ویدی کا قایم کرتا ہے ۔ اسی طرح اس جہان میں انسان کے کرم کانڈ
کیلئے بھی وید سب سے پہلی ضرورت مکان کی بتاتا ہے ۔ ایشور نے جو یہ
وسیع زمین بنائی ہے اسمیں انسانوں کو مکان بنانے کیلئے اتنا بڑا قطعہ
لینا چاہئے ۔ کہ وہ بہ آرام بودوباش کر سکیں اسکے ساتھہ ہی خیال رکھنا
چاہیئے ۔ کہ تمام سکھہ کے سامان وہاں موجود ہوں کھلی اور صاف ہوا
مل سکے ۔ پانی کی کمی نہ ہو ۔ یعنی ندی کا کنارہ ہو اور اتنا اونچا ہو کہ طوفان
مکان کو نقصان نہ پہونچا سکے ۔ یا کنواں وغیرہ سے پانی صاف اور
بافراط مل سکے ۔ وغیرہ

زمانہ قدیم میں آریہ ورت میں سب مکان علیحدہ اور ایک دوسرے سے دور بنتے
تھے اور ان شرائط کو پورا کرتے تھے ۔ جو گرہ پردیش کے مضمون میں سوامی دیانند
جی نے اپنی مشہور کتاب سنسکار ودھی میں لکھے ہیں ۔ یہ یجروید کے اس کرم کانڈ سنبندھی
پہلے حکم کی تعمیل تھی ۔ یہی منتر یگیہ کیلئے عمدہ اور مناسب موقعہ پر ویدی کو قایم کرنے
کی ہدایت دیتا ہے ۔ اور ایک ہی لفظ میں ویدی یا مکان وغیرہ کی حقیقت کمال خوبی
سے واضح کرتا ہے کہا گیا کہ تمہارے مکان نابھی کی طرح اس زمین میں ہوں ۔ انسانی جسم
میں نابھی کا کیا تعلق ہے ہر سمجھدار کو معلوم ہے ۔ تمام اعضا کے ساتھہ تعلق رکھنے والی ناڑیاں
نابھی پر آکر ملتی ہیں ۔ یا یوں کہو کہ اس نابھی سے تمام نظام شریر کا تعلق ہے جسم میں
ہر طرف کو نابھی چکر سے طاقتیں جاری ہیں یہ کیندر ستھان ہے ایسے ہی اس یگیہ کو وید

پرتھوی کی نابھی کہتا ہے - یگیہ کی بدولت ہی تمام طرف جاندار بیجان سب میں طاقتیں جا رہی ہیں - ہون کنڈ میں کیا ہوا ہون نابھی کے سمان ہے جو ہر طرف سگندھی اور پوترتا پھیلا رہا ہے اسی طرح ہر ایک انسانی گھر ہے - جس سے چاروں طرف فیض کی لہریں پھیل رہی ہوں ہر مکان میں ہون کنڈ ہو جس سے سگندھی پھیلے ان جل وغیرہ کا ایسا انتظام ہو کہ اتتھی ابھیاگت وغیرہ کی پالن باقاعدہ ہو سکے - وید کی دھونی آکاش میں ہر طرف گھر گھر سنائی دے -

غرضیکہ انسانی گھر کا نمونہ وید یہ بتاتا ہے - کہ علم دھرم نیک چلنی اور ہر طرح کی راحت قلب وجسمانی آسائش کے سامان ہوں اور تمام دوسرے انسانوں وغیرہ پر نیک اثرات پڑ سکیں - یہ علم اور گیان کی روشنی پر منحصر ہے اور اس لئے کہا گیا ادیتا اُپستھے ویدبانی یا سچے علوم اور سچائی کے اوصاف میں اُپستھت ہوں یہ خوبیاں بتا کر وید ہدایت دیتا ہے کہ انسانو! تمہاری ظاہری وباطنی دولتیں وکرم کانڈ وغیرہ اسی طرح محفوظ ومفید ہو سکتے ہیں - اسلئے اسپر پورا عمل کرو -

دوسرے معنے

ہے پربھو! میں سب پرانیوں کے سکھ کیلئے اور ادھرم ودکھ کے ناش کیلئے اس جہان میں جو آپکی ستا ہے اسکی اپاسنا سے آپ سکھ سروپ بھگوان کو پرکاش کرتا ہوں آپکی عنایت سے میرے گھر وغیرہ پدارتھ اور ان میں رہنے والے منش وغیرہ پرانی پرجا میں اور بیلیں اور میں اس وسیع زمین میں بڑی کشادہ بھومی کو دہ آلیش کے لئے حاصل کرکے آپ ہر جا حاضر ناظر بھگوان کے نزدیک رہوں کبھی آپ کا تیاگ نہ کروں ہے پرماتمن! آپ میرے سب اتم پدارتھوں کی ہمیشہ رکشا کیجئے -

تشریح پہلے معنے جہاں روح پر موزونیت سے لگتے ہیں وہاں یہ دوسرے معنے پرماتما پر لگائے گئے ہیں - اسمیں پرتھوی کی نابھی پرماتما کی ستا اور اسکی اپاسنا کو بتایا ہے جو جاندار بیجان سب میں

پرماتما کی ستا کام کر رہی ہے۔ جڑ پدارتھوں کی مختلف شکلیں اور ان کے مختلف فوائد انسان کیلئے سب ایشور کی طفیل ہی ظہور پذیر ہو رہے ہیں لہٰذا ہر انسان میں یہ زبردست خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے گھر کا اس پرکار سے دیوہار کرے کہ ایشور کے احکام کی پوری تعمیل ہو سکے۔ سب اشیا کا استعمال اپنے اور اوروں کے لئے دھرم کے قواعد کے مطابق ہو اسی کو مدنظر رکھکر انسان ہر وقت پرماتما کے نزدیک رہ سکتا ہے اور پاپ سے بچ سکتا ہے۔ اور ایسے ہی نیک لوگوں کے مال دولت سچے معنوں میں محفوظ رہتے ہیں ورنہ برے لوگوں کی دولت چوروں سے تو کیا محفوظ رہے خود اُن کے اپنے آپ سے برباد ہو جاتی ہے۔

تیسرے معنے

انسان کو چاہیئے۔ کہ سنسار کے پرانیوں کے سکھ اور مفلسی مصیبت بخل وغیرہ دوشوں کے دور کرنے و بہ آسانی خیرات وغیرہ کرنیکی خواہش سے اس پرتھوی کی نابھی یعنی تمام طرح کی شلپ ودیا کی سدھی کرنیوالے اگنی کی ستھاپنا کرے (یعنی روگوں کو دور کرنیکے لئے اسکے ذریعہ ہون کرے۔ یا کلا کوشل میں اسکو عمدگی سے کام میں لاوے وغیرہ) یہ اگنی انترکھش میں رہنے یا پوجنے والے پدارتھوں کی رکھشا کرنیوالا ہے۔ اسلئے انسان لازمی طور پر اسکو پرتھوی میں قایم کرے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے اردگرد کے کرۂ کو اپنے لئے آرام دہ بنا دیگا۔ سکھ پاویگا۔ اور اُسکا گھر یعنی اسکا مکان اور اسمیں رہنے والے تمام اعلیٰ اوصاف اور ہر طرح کی آسایش میں ترقی کرینگے۔ پس ملدوی آگ کا بھی تیاگ کبھی نہ ہو۔

تشریح انسان کو اس جہاں میں جو تین طرح کے دکھ ہیں یعنی ادھیاتمک آدی بھوتک۔ آدی دیوک سب کے سب دور کرنیکا اپائے اس منتر میں بیان ہوا ہے۔ ادویا یعنی جہالت سے پیدا ہوئے دکھوں کا بدرجہ

غایت ناش آتم چنتن یا علم مجسم بھگوان کو ساکھشات کرنے سے ہوتا ہے۔ اسکا اشارہ واضح طور پر پہلے معنوں میں ہُوا۔ دوسرے دکھوں کے لئے ان معنوں میں علاج بتایا گیا ہے۔ جسمانی بیماریاں دور رہتی ہیں۔ اگر انسان کے اندر ہضم کرنیکی طاقت یعنی جٹھر اگنی ٹھیک طور پر کام کرتی ہو۔ یا برہمچریہ کی جوالا اندر پرچنڈ ہو۔ مکانوں میں خاص درجہ کی حرارت میں کئی بیماریوں کے جرم پیدا نہیں ہو سکتے یا رہ نہیں سکتے سُوریہ جو اگنی کا منبع ہے وہ غلاظت و نجاست کو اپنی کرنوں کے ذریعے انسانوں کے اردگرد سے اٹھا لیجاتا ہے۔ اگنی میں ہون کرنے سے اور بھی تیزی سے ہمارے گرد کے کرہ ہوا سے بیماری کے اسباب کا ناش ہوتا ہے۔ انسانوں کی خوردنی اشیا کے ذرات سے ملے ہوئے ناقابل خوردنی ذرات اگنی کے ذریعے ہی جدا ہوتے ہیں۔ اگنی کے ذریعے ہی تمام اشیا کے خالص ذرات انترکھش میں پہونچتے محفوظ ہوتے اور پاکیزہ حالت میں ہمارے لئے بارش کے ساتھ زمین پر آتے ہیں۔ بجلی بھی اگنی کی ہی خاص شکل ہے۔ آگ اور بجلی کے مختلف طرح کے استعمالوں سے ڈاکٹر لوگ بھی بڑی سے بڑی خطرناک بیماریوں کے علاج کرتے ہیں۔ اسطرح جہاں تک غور کیا جاتا ہے۔ آگ ہماری تکلیفات جسمانی کو دور کرنے میں مقدم اور نہایت مفید ہے۔ اور ہر طرح کے دکھ بھی انسانوں کے شامل حال ہیں۔ غریبی سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے انسان دوسروں کی مدد نہیں کر سکتا۔ اپنے گذارے کیلئے ناواجب وسایل استعمال کرتا دوسروں کی مدد میں بخل سے کام لینا اور انسانی فرایض کی ادائگی سے پرے ہی پرے ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح معمولی کاموں میں قیمتی انسانی زندگی کا زیادہ وقت جانا بھی مُوجب تکلیف ہے۔ اسکے لئے آگ اور بجلی کے ذریعے انسان کلاکوشل بنا سکتا ہے۔ دولت کما سکتا ہے۔ وقت بچا سکتا ہے اور ہر طرح کے آرام پا سکتا ہے۔

غرضیکہ معمولی سے غور پر ہر سمجھدار انسان جان سکتا ہے۔ کہ جسم روپی مکان میں جیسے قوت ہاضمہ وغیرہ کی قایمی سے سارے اعضا قائم رہتے ہیں۔ جیسے دُنیا روپی

مکان میں سوریہ اور بجلی کی قایمی سے سارا نظام عالم چلتا ہے۔ ویسے ہی انسانی مکانوں یا انسانوں سے آباد مقاموں میں آگ کے مختلف طرح کے استعمال سے ہی قبیلے یا قومیں راحت اور خوشحالی کو حاصل کرتی ہیں۔

خلاصہ مطلب

مذکورہ بالا تینوں معنوں کو ظاہر کرنیوالا خلاصہ مطلب مہرشی دیانند اپنے یجروید بھاشیہ میں اسطرح دیتے ہیں۔ کہ پرماتما ہدایت کرتے ہیں اے انسانو! میں تمہاری کھشا اسلیے کرتا ہوں۔ کہ تم لوگ پرتھوی پر سکھہ پونچاؤ۔ تمہیں وید و دیا اور دھرم کے انوشٹھان سے اور اپنے پورشارتھہ سے مختلف طرح کے سکھہ ہمیشہ بڑھانے چاہئیں۔ تم سب موسموں میں سکھہ دینے کے قابل بڑا کشادہ اور سندر گھر بنا کر ہمیشہ سکھہ کا سیون کرو اور میری سرشٹی میں جتنے پدارتھہ ہیں اُن سے اچھے اچھے گنوں کو کھوجو یعنی انیک ودیاؤں کو پرگٹ کرتے ہوئے اُن گنوں کا دنیا میں عمدگی سے پرچار کرتے رہو کہ جس سے سب جانداروں کو اعلےٰ آرام ملتا رہے۔ ایسا ہی تمہیں چاہئے کہ مجھکو سب جگہ موجود سبکا ساکھشی سب کا ہتر سب سکھوں کا بڑھانے ہارا۔ قابل عبادت اور قادر مطلق جان کر سبکا اپکار قسم قسم کے علوم کی ترقی۔ دھرم میں رجحان۔ ادھرم سے نفرت کاموں میں سعی و محنت۔ یگیہ کا انوشٹھان وغیرہ میں ہمیشہ لگے رہو۔

पवित्रे स्थो वैष्णव्यौ सवितुर्वः
प्रसव उत्पुनाम्यच्छिद्रेण पवि-
त्रेण सूर्यस्य रश्मिभिः ॥
देवीरापो अग्रेगुवो अग्रेपुवोऽग्र
इममद्ययज्ञन्नयताग्रे यज्ञपतिᳬ
सुधातुं यज्ञपतिं देवयुवम् ॥१२॥

پوِترے ستھو۔ وِشنو یئو۔ سوِترُدہ پرسوہ اُت پُنامی اچھدرین پوِترین سُوریسیہ

رشمِبھِ۔ دیویر اپو اگرے گُو واگرے پُووا گرام ادیہ یجین نیتا گرے یجیہ پتم سُدہا تم یجیہ پتم۔ دیو یُوم۔

پوِترے۔ پدارتھوں کو پوِتر کرنیکا ذریعہ | اگرے گُوہ۔ آگے (سمندر یا انترکش میں) چلنے والی

ستھہ۔ ہوں۔ | اگرے پُوہ۔ پہلے (پرتھوی میں رہنے والی سوم آدی

وِشنو یئو۔ یگیہ کے متعلق پران اور اپان کی حرکت | اوشدھی) کو سیون کرنیوالی۔

سوِتُہ۔ پرمیشور کے۔ وہ۔ دونوں | اگرے۔ پہلے۔ (رادم۔ اس)

پرسوے۔ پیدا کئے ہوئے (اس جہان) میں۔ | ادیہ۔ آج کے دن

اُت پُنامی } پوِتر کرتا ہوں | یجیم۔ یجیہ کو۔

نیت۔ لیجاؤ۔ ڈالو (پاک اشیاء کو یگیہ پراپکار یا ہون میں)

اچھدرین۔ بے عیب | اگرے۔ پہلے

پوِترین۔ ذریعہ پاکیزگی۔ | یجیہ پتم۔ یگیہ کی اچھا کرنیوالا۔

سُوریسیہ۔ سُوریہ کی | سُدہا تم۔ سرشیٹ (من وغیرہ اندریاں یا سونا وغیرہ دولت والا)

رشمبھِ۔ کرنیں۔ | یجیہ پتم۔ یجیہ کا باقاعدہ کرنیوالا۔

دیویہ۔ دوِیہ گُن والے۔ | دیو یُوم۔ عالم۔ اوصاف حمیدہ کو حاصل کرنے یا کرانیوالا

آپہ۔ جل۔

پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے اس جہان میں یگیہ کے دونوں پرکار کے دیوہار پدارتھوں کو پوِتر کرنیکا ذریعہ ہوں سُوریہ کی بے عیب یعنی پاک صاف کرنوں کے ذریعہ دوِیہ گن والے جل پوِتر ہوتے ہیں۔ یہ کرنیں سمندر یا انترکش میں آگے چلنے والی ہیں۔ زمین میں رہنے والی سوم آدی اوشدھیوں کو سب سے پہلے سیون کرنیوالی ہیں ویسے ہی اے یگیہ کی اچھا کرنیوالے پاکیزہ دولت من اندری یا سونا وغیرہ دولت) والے یگیہ کو باقاعدہ کرنے والے اور عالم یا اوصاف حمیدہ کو حاصل کرنیوالے قابل انسان تو سب سے پہلے اس یگیہ کی ہدایت کرنیکو سب سے مقدم فرض جان یعنی پاک اشیاء کو پراپکار یا ہون وغیرہ میں لگا۔

تشریح انسان کو........تمام کاموں کو کرتے ہوئے سب سے زیادہ یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ جہان جسکی اشیاء سے تعلق رکھتا ہوا میں کام کرتا ہوں۔... اس پاک ذات پرمیشور کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اسلئے میرا یہ کام پوتر ہو۔ یہ کسی پدارتھ کا بُرا استعمال کرنے والا نہ ہو۔

انسان کی ہر حرکت یا فعل ویدک اصطلاح میں یگیہ کہلاتا ہے اور انمیں ہمیشہ.. دو طرح کے عمل ہوتے ہیں جیسے ہم اپنے جسم میں پران کو اندر لیجاتے اور باہر نکالتے یعنی دو طرح کے عمل پران اور اپان نامی کرتے ہیں ویسے ہی لینا اور دینا دونوں طرح کے عمل یگیہ میں شامل ہیں عالموں سے ہم لیتے اور بے علموں کو علم دیتے ہیں۔ بزرگوں یا عالموں کی ہم سیوا کرتے اور خوردوں یا شاگردوں سے خدمت کراتے ہیں۔ بادشاہ سے حفاظت وامن کی نعمتیں پاتے اور ٹیکس یا وفاداری وغیرہ کا معاوضہ دیتے ہیں۔ وید کا حکم یہاں یہ ہے۔ کہ دونوں طرح کا عمل ایسا ہو۔ کہ ایشور کے رچے جگت کی اشیاء کا استعمال ان کو پاک یا مفید بنا دے۔ اسکے لئے تمام عالموں اور عام دنیا داروں کا فرض بتاتے ہوئے نہایت عمدہ اور واضح مثال سے کام لیا گیا ہے۔ سوریہ کی کرنیں جل وغیرہ کو پوتر کرتی ہیں۔ وہی جل کے ذرات کی اگوا یا رہنما بنکر اور انہیں لطیف ترین ذرات آلائش سے جدا کر کے انترکش میں بخارات کی صورت میں لیجاتی ہیں وہی کرنیں بادلوں کو چھن چھن کرکے جل کو پاکیزہ حالت میں زمین پر لاتی.. اور بارش کراتی ہیں۔ اسی طرح پرانی مادہ کے استعمال کی سامگری یعنی ان اناج پھل یا جڑی بوٹی وغیرہ اوشدھیاں بھی سب سے پہلے سوریہ کی کرنوں سے ہی سیون کیجاتی ہیں۔ کیونکہ تمام پیداوار کی چیزوں کو زمین سے باہر لانے والی سوریہ کی کرنیں ہیں۔ وہی ان کو بڑھاتی و پکاتی ہیں۔ اور وہی اُن کے انیک پرمانوؤں کو ساتھ لیجاتی ہیں۔ پس جل ہو یا بستی سب کو پہلے سیون کرنیوالا۔ اور سمندر یا انترکش میں اُن کا اگوا وہ کرنیں ہیں یہ مثال سامنے رکھکر علم اور دھرم والے لوگوں کو کام کرنا چاہیئے۔ یہ لوگ اپنے اندر خواہش پیدا کریں

۵۲۵

کہ وہ یگیہ کرسکیں آلسی یا پرمادی رہنے سے انہیں نفرت ہو اسی کا منشا ہے وہ
ایشور کی دی ہوئی پاکیزہ نعمتوں کو دھارن کریں۔ یعنی اندرونی و بیرونی قوا رجسمانی
وسونا وغیرہ مادی دولت یہ چیزیں سب ناپائدار تعلق انسان سے رکھتی ہیں۔ ان
کو پائدار جان کر اُن کے لوبھ یا موہ کا شکار ہونا اسکے لئے ٹھیک نہیں بلکہ اسی
بھاؤ سے کہ ان سے یگیہ اور پر اپکار کیا جاویگا۔ انہیں دھارن کرو اور عملی طور پر ایسا ہی
کرکے سچے معنوں میں یجیہ پتی ہو۔

یعنی من سے شبھہ سنکلپ کرو گیان و کرم اندریوں سے پوتر بھاو ولے پدارتھوں
کو گرہن کرو۔ اور اُن کو پرانی ماتر کے اپکار کیلئے کام میں لاؤ۔ جیسے پشو پالن۔ اتتھی
سیوا ہون یگیہ کرنا۔ کلا کو شل بنانا۔ ودیا دان دینا ستیہ اپدیش سنانا وغیرہ
عالم لوگ اپنا سب کچھ یعنی من اندری دھن۔ ودیا اور مادی سامگری مختلف
طرح کے مفید عام کاموں میں لگا دیں اور لوگوں کو بھی ایسی ہی ہدایت کریں۔ یہ
کام بے عیب اور پاکیزہ عالموں کا ہے۔ اسلئے سُوریہ کی بے عیب کرنوں کی
مثال دیکر یجیہ پتی کو خود چھدر سے یعنی پاپ یا کمزوریوں سے بری ہونیکی ہدایت دیگئی
ہے۔ جیسے سُوریہ کی کرنیں سمندر یا انترکھش میں یعنی ہر جگہ مادی چیزوں کے ذرات
کی اگو اہیں ویسے ہی عالم لوگوں کو تمام جانداروں میں مکھیہ اور سب کا رہنما ہونا
ضروری ہے۔

خلاصہ مطلب مہرشی دیانند جس طرح اس منتر کا وسیع مطلب ان چند
الفاظ میں ادا کرتے ہیں۔ وہ ہی پڑھنے اور بڑے غور
سے سمجھنے کے لائق ہے۔

مادی اشیا میل سے آلایش یا اپوترتا حاصل کرتی ہیں وہ آگ کے ذریعے
سے نہایت لطیف ذرات کی حالت میں پہونچکر ہوا کے بیچ میں رہا کرتی ہیں۔
کچھ صاف بھی ہوتی ہیں۔ لیکن جیسی یگیہ کے انوشٹھان سے ہوا۔ اور بارش
کے جل کی اعلےٰ صفائی اور مضبوطی ہوتی ہے۔ ویسی دوسرے طریق سے

کبھی نہیں ہو سکتی۔ اس سے عالموں کو چاہیئے کہ ہون کے عمل اور ہوا آگ پانی وغیرہ اشیا یا شلپ و دیا سے اچھی اچھی سواری ریل ہوائی جہاز وغیرہ بنا کے انیک طرح کے فواید حاصل کریں۔ یعنی اپنی وہی نیک خواہشوں میں کامیابی پاکر اوروں کی بھی کامنا سدھی کریں۔ جو پانی زمین سے انترکھش کو چڑھ کر وہاں سے لوٹ کر پھر زمین وغیرہ اشیا کو حاصل کرتا ہے وہ پہلے اور جو بادل میں بسنے والے ہیں وہ دوسرے کہلاتے ہیں (شت پتھ برہمن میں میگھ کا برتر اور شور یہ کا اندر نام سے بیان کرکے یدھ روپ کتھا کے پرکاش سے میگھ و دیا دکھلائی ہے)۔ ۱۲

युष्मा इन्द्रो वृणीत वृत्रतूर्य्ये यूयमिन्द्रमवृणीध्वं वृत्रतूर्य्ये प्रोक्षिताःस्थ ॥ अग्नये त्वा जुष्टम्प्रोक्षाम्यग्नीषोमाभ्यां त्वा जुष्टम्प्रोक्षामि॥ दैव्याय कर्मणे शुन्धध्वं देवयज्यायै यद्वो शुद्धाः पराजघ्नुरिदं वस्तच्छुन्धामि ॥१३॥

یشما اندرو ورنیت برترتورے یُویم اندرم ورنیدھوم برترتُورے پروکشت ستھہ۔ اگنیے توا جُشٹم پروکشامیگنی شوما بھیام توا جُشٹم پروکشام

ڈیویائے کرمنے شُندھدھوم دیویجیایہ ۔ یدوو شُدھتاہ پرجگھن پردم وستیچھندہارم ۔ ۱۳ ۔

پُشماہ ۔ تم (مذکورہ بالا جلوں کو)

اندرہ ۔ سُوریہ لوک ۔

ورنیت ۔ سویکار کرتا ہے ۔

ورتر تُوربے ۔ میگھ کے بدھ کیلئے

پروکھشاہ (اشیای عالم کے پہنچنے والے) جلوں کو ۔

ستھہ ۔ ہوتے ہیں

اگنیئے ۔ مادی آگ (سے سکھ) کیلئے

توا ۔ اُس (یگیہ) کو

جُشٹم ۔ اچھے فعلوں سے سیون کرنیکے قابل

پراکھشام ۔ کرتا ہوں

اگنی شومابھیام ۔ اگنی اور سوم سے

توا ۔ اُسکو

جُشٹم پریتی دینے والا اور پریتی سے سیون کرنیکے لائق

پراکھشام (یگیہ منڈل میں) پونچیا تاہوں

دیویائے ۔ سب کو پاک کرنیوالے

یُویم ۔ تم لوگ

اندرم ۔ ہوا کو

اورنید ہوم ۔ سویکار کرو

ورتر توریئے ۔ بادل کے تیزی سے چلنے میں

کرمنے ۔ کرموں کے لئے

شُندھدھوم ۔ اچھی طرح شدھ ہوتے ہیں

دیویجیایے ۔ عالموں یا اوصاف حمیدہ کے پاک افعال کیلئے

یت ۔ جس سے

وہ ۔ اُن دونوں (جلوں کی شدھی غیرہ) میں

اشدھاہ ۔ ناپاکی کے عیب

پراگھشہ ۔ دُور ہوں

اِدم ۔ اس

وہ ۔ ان دونوں کو

تت اُس (اُن جلوں کی شدھی) کو

شُندھام ۔ اچھی طرح صاف کرتا ہوں ۔

یہ سوریہ لوک بادل کے ناش کرنیکے لئے مذکورہ بالا پانیوں کو قبول کرتا ہے جیسے پانی ہوا کو قبول کرتے ہیں ۔ اے انسانو! تم لوگ بادل کی تیز رفتاری میں اشیاء عالم کو سینچنے والے پانیوں کو سویکار کرو ۔ اور جیسے وہ پانی صاف ہوتے ہیں ۔ ویسے تم صاف ہوؤ ۔ اس لئے میں یگیہ کا انوشٹھان کرنیوالا سب کو پاک کرنیوالے افعال ۔ عالم یا نیک اوصاف کے شدھی سے استعمال میں آنے نیز مادی آگ سے

سُکھ کیلئے اُس یگیہ کو کرتا ہوں۔ جو اچھی کریاؤں سے سیون کرنے کے یوگ ہے۔ اگنی اور سوم سے اُس پیارے یگیہ کو (یگیہ منڈل میں) پونچاتا ہوں جس سے مذکورہ بالا جل اچھے پرکار شدہ ہوتے ہیں۔ اُن میں جو اشدہی وغیرہ کے نقص آئے ہوتے ہیں۔ دور ہو جاتے ہیں۔ اور میں اس جل کی بارش سے پرتھوی کے جل کو شُدھ کرتا ہوں۔

تشریح پہلے منتر میں بتایا گیا کہ جل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو جو بادلوں کے روپ میں رہتے ہیں دوسرے جو بارش سے پاک حالت میں زمین پر آتے ہیں۔ ان کے متعلق انسان کے فرائض اس منتر میں بیان کئے ہیں سُوریہ اور اگنی کا دونوں طرح کے جلوں سے تعلق ہے بادلوں میں جو لطیف حالت میں جل ہے اُسے ہی سُوریہ کی کرنیں منجمد بادلوں کو چھِن بھِن کر کے انسانوں کے لئے قابل استعمال حالت میں لاتی اور زمین پر برساتی ہیں۔ جو زمین پر جل ہے۔ اُسکی آلائشوں اور ناپاکیوں کو بھی سُوریہ ہی دور کرتا ہے۔ یا اگنی پر پانی کو تپا کر بیماری پیدا کرنے کا امکان جن جرمز سے ہو سکتا ہے۔ ان سے پانی کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ جب سُوریہ یا آگ کا یہ عمل جل پر ہوتا ہے تو وہ کُرہ ہوا میں رہتا ہے جیسے کہا گیا کہ جل وایو کو سویکار کرتا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ قُدرت نے جو سُوریہ اور آگ کو پیدا کیا۔ اسلئے کہ وہ سب اشیا میں داخل ہو کر اُن کے رس اور جل کو چھِن بھِن کر دیں۔ جیسے غلہ گندم میں کنکر وغیرہ ملے ہوں تو دانوں کو ایک دوسرے سے پرے کر کے کنکر وغیرہ کو اٹھا کر علیحدہ کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی سُوریہ کی کرنیں اور اگنی کا عمل جل وغیرہ پر ہوتا ہے۔ تب کیا انسان کا اسکے متعلق کچھ فرض نہیں۔ کیا نیچر کے اس انتظام پر ہی انسان قناعت کریں۔ وید منتر بتاتا ہے نہیں انسانوں کا بھی کچھ کرتویہ ہے وہ یہ کہ... ایک تو وہ جل اور اوشدھیوں کے شدہ ہونے کیلئے سنساری پدارتھوں کے سینچنے والے جلوں کو بادل کی تیز روی میں قبول کریں۔ یعنی ہون کر کے بادلوں کو

جلد منجمد ہوکر برسنے اور کھیتی آدمی کے سینچنے کی ترکیب کریں اور دوسرے جلوں
کی شدھی سے سبق لیکر آپ ہی شدھ اور پاک ہوں کیا علم اور سچائی سے
کیا غسل وغیرہ سے اور کیا ہون یگیہ و برہمچریہ سیون سے بیماریوں سے بچکر
جہاں جل کی شدھی کے اصول سے انسان کو سبق ملتا ہے۔ وہاں پرماتما کے
گیان اور بل سے جو عمل سنسار میں ہو رہا ہے۔ اُس سے ہی انسان کو
سبق لینے کی ہدایت منتر دیتا ہے۔ پرماتما نے اس نیچر میں ۵ طرح کے
فعل رکھے ہیں۔ آگ کا اوپر کو جانا۔ پانی کا نیچے کو جانا۔ ہوا کا برابر چلنا۔
آکاش کا پھیلنا اور زمین کا سکڑنا۔ اسی طرح سے انسان جسکا شریر پانچ
بھوتوں ... سے بنا ہے۔ پانچ پرکار کے کرم کرتا ہے۔ اور پرماتما کے
وید گیان نیز کرم پھل کے قانون سے عالم لوگ نیک اعمال کرتے اور نیک وصاف
برتتے ہیں اور ساتھ ہی ایشور کا ہی اپکار ہے جس نے اس مادی سُوریہ اور
آگ کو بنایا۔ جس سے مذکورہ بالا شدھی ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ گویا پرماتما کا
یگیہ ہے۔ وہی اگنی کے علاوہ بنسپتی یعنی اوشدھی آدی کو پیدا کرکے اگنی کے
دوارا وایو منڈل میں پدارتھوں کو بادلوں کے روپ میں پونچاتا ہے۔
اور مذکورہ طریق سے جلوں وغیرہ کی پاکیزگی کرتا ہے۔ تب انسانوں کا فرض
ہے کہ جس یگیہ کا انوشٹھان پرماتما کی طرف سے سارے برہمانڈ میں ہو
رہا ہے۔ وہ بھی اپنی ساری طاقت سے یگیہ کا ہی سنسار میں انوشٹھان
کریں۔ ازنہات۔ اپنے سرو سو کو سنسار کے اپکار کیلئے سمجھیں۔

دوسرے معنے

اے یگیہ کرنے والے انسانو! سُوریہ لوک میگھ کے ناش کے نمت مذکورہ
بالا جل اور پون کو قبول کرتا ہے اور سُوریہ نے بادل کی سُرعت سے مذکورہ
بالا جلوں کو پدارتھ سینچنے والا بنایا ہے۔ اس سے تم مذکورہ یگیہ کو سدا قبول

کر کے کامیابی حاصل کرو۔ پاکیزہ افعال نیز عالم لوگوں اور روشن اوصاف کے نیک استعمال نیز پرمیشور کی پراپتی کیلئے افضل اور پیارے یگیہ کو سیون کرو۔ اگنی وسوم سے پرکاشت ہونیوالے یگیہ کو میگھہ منڈل میں پہونچاؤ۔ اس سے سب پدارتھہ ونش پاک ہوں گے۔ اور تم لوگوں کے اشدہی وغیرہ دوش سدا دور ہوتے رہیں گے ساس شکھشا سے میں تمہاری پاکیزگی کو اچھے پرکار ترقی دیتا ہوں۔

تشریح بادل کا ناش دو طرح ہوتا ہے۔ ایک تو اُسے جل کی صورت میں برسا دینے سے اور دوسرا ہوا کے ذریعے بادل کو اُڑا دینے سے دونوں عمل سُوریہ لوک میں ہو رہے ہیں اور بادل کا تیزی سے برسنا یا موسلا دھار بارش کا ہونا زمین کو سیراب کرتا ہے۔ اسلئے انسانوں کو ہمیشہ یگیہ کر کے بادل کے وقت پر اور مناسب طریق پر برسنے سے ہر طرح کی پیداوار اور اناج وغیرہ سکھہ کے سادہنوں کے حصول میں کامیابی پانی چاہیئے۔ لیکن یگیہ کا مطلب صرف ہون تک محدود نہیں۔ اسلئے کہا گیا نیک افعال کو پراپت ہونا جو یگیہ ہے۔ اسکا سیون کرو نیک افعال کیلئے ضروری ہے کہ عالم آدمی یا رہنمائیں اور ان کے اپدیش وست سنگ سے نیک اوصاف اور ان اوصاف کے عملی ظہور کے طریق کا حصول ہو اور ان سب اغراض میں کامیابی پانے کیلئے ایشور کی پراپتی یا اسکے نیہارتھہ گنوں اور اسکی آگیاؤں کا گیان ضروری ہے یہ سب طرح کے یگیہ ہیں۔ اُن کو کرنے سے دنیا میں اصلی نیکی اور پاکیزگی پھیلتی ہے جیسے ہون سامگری اور گھرت اور اگنی سے یگیہ کا پرکاش ہوتا اور میگھہ منڈل میں پونچنا اور پھر وہاں سے بارش کے ذریعے وہ سب سامگری شدہ حالت میں دنیا پر آتی ہے یا جیسے ہون سے پون کی شدہی ہو کر بیماری کا ناش اور صحت و طاقت کا حصول ہوتا ہے۔ ویسے ہی علم۔ دھرم اور ایشور پراپتی وغیرہ سے انسانوں کے دوش دور ہوتے اور علم عقل نیز سکھہ آنند یا آتم بل کی ترقی ہوتی ہے۔ آگ ہوا اور پانی کے ذریعہ جو

شلپ کی سدھی اور کلا کوشل کی ترقی ہوتی ہے۔ وہ ہی نیشوں کو انیک پرکار کے سکھ پونچانے سے اُتم یگیہ ہے اور اس منتر میں ہر طرح کے یگیہ کی ترقی میں کوشاں رہنے کی ہدایت پرماتما نے انسانوں کو دی گئی ہے۔

शर्मास्यवधूतꣳ रक्षोऽवधूता अरातयोऽदित्यास्त्वगसि प्रति त्वादितिर्वेत्तु। अद्रिरसि वान-स्पत्यो ग्रावासि पृथुबुध्नः प्रति त्वादित्यास्त्वग्वेत्तु॥१४॥

شرماسیودُھوتم رکھشو اودھوتا۔ اراتیو ادِتیاستوگسِ پرتِ توادِتیرویتُ ادرِرسِ وانسپتیو گراوا اسِ پرتھبُدھنہ پرتِ توادتیاستوگویتُ۔

شرم۔ سُکھ دینے والا + اسِ۔ ہو

اودُھوتم۔ الگ کرو۔

رکھشہ۔ بدطینت لوگ بُرے سوبھاو والے

اودھوتاہ۔ دُور ہوں۔

اراتیہ۔ دان وغیرہ فرایض سے غافل۔

ادِتیاہ۔ پرتھوی کی توک (توچا)

اِس۔ ہوں۔

پرتِ (ویتُ) جانیں

توا۔ اُس گھر کو۔

ادِتِ۔ گیان سروپ ایشور سے۔

ویتُ۔ جانیں۔ حاصل کریں۔

ادرِہ۔ میگھ

اس۔ ہے

وانسپتیہ۔ نباتات کے نمت سے پیدا ہونیوالا

گراوا۔ جل کا گرہن کرنیوالا

اِس۔ ہے

پرتھبُدھنہ۔ بہت وسیع انترکش میں بہنے والا

پرتِ (ویتُ کے ساتھ لگا ہے)

توا۔ اُس (گھر) کو

ادِتیاہ۔ عالم لوگ۔

توک۔ توچا کے سمان

ویتُ۔ جانیں +

اے انسانو! تمہارا گھر سکھ دینے والا ہو۔ اُس گھر سے بُرے سوبھاؤ والے پرانیوں کو دور کرو۔ اور دان وغیرہ دھرم کرم سے رہت لوگ دُور ہوں۔ وہ گھر پرتھوی کی توچا کی طرح ہوں۔ گیان سروپ ایشور سے ہی سب لوگ اُس گھر کو جانیں و حاصل کریں۔ بنسپتی کے تعلق سے پیدا ہونیوالا۔ اِس نہایت وسیع انترکھش میں رہنے والا۔ جل کا گرہن کرنیوالا جو بادل ہے اُس کو اور اس دیا کو جگدیشور تمہارے لئے جتاتا ہے۔ عالم لوگ ہی زمین کی توچا کی طرح اس گھر کو جانیں۔ ۱۴

تشریح کرم کانڈ کا ودھان کرنیوالے یجروید کے ان منتروں میں پہلے مکان یا گیہ شالا کی ستھاپنا کا پرکرن چل رہا ہے۔ منتر ۱ میں گھر کو پرتھوی کی نابھی کہا تھا۔ اس لئے کہ جسم میں تمام طرف کو یہاں سے ناڑیاں جاتی ہیں۔ اس سے اپدیش یہ تھا کہ سارے جگت روپی شریر میں گرہستیوں کے...... گھر روپی نابھی سے تعلق رکھنے کے سامان ہوں اس منتر میں گھر کو توچا سے تشبیہ دی گئی ہے انسانی جسم میں سر سے پاؤں تک سارے اعضا کا توچا سے تعلق ہے۔ اور توچا جسم کے سارے انگوں کو ڈھانپتی ہے۔ اُسی کے گنوں کو مد نظر رکھتے ہوئے گرہستیوں کے گھروں کے اوصاف جتائے گئے ہیں۔ برہمچریہ بان پرست سنیاس سب آشرموں سے تعلق رکھنے والا اور سب کی مادی ضرورتوں کو پورا کرنیوالا گرہست آشرم ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ گھر سکھ کے تمام سامانوں سے بھرپور ہوں اور اُن میں رہنے والے دھرماتما ہوں جو ان سب سامانوں کا خود غرضانہ بھاووں سے استعمال نہ کریں بلکہ ایشور کی آگیا کے مطابق اپنے گھر کو جگت روپی شریر کی توچا سمجھیں اس غرض کے لئے وہ لوگ گھر میں رہنے کے ادھکاری نہیں جو سنسار سے تعلق چھوڑے ہوئے مہاکرپن اور دولت کے لوبھ میں غرق ہیں۔ جہاں دکھ دینے والے سانپ بچھو بھیڑیا وغیرہ گھر سے دُور رہنے کی کامنا سب لوگ کرتے اور ان کے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہاں دان وغیرہ سے رہت لوگ بھی دُنیا کے ایک طرح سے چور ہیں اور گھر نرک دھام بن جاتے ہیں جب اُسمیں نوع انسان کے دُشمن اور پیٹ کے

بندے نرواس کرتے ہیں۔ وید جتاتا ہے کہ کوئی انسان مکان یا اور سامان کو اپنا نہ جانے بلکہ یقین رکھو۔ کہ پرماتما ہی تم سبکو یہہ سب کچھ دیتے ہیں۔ اُس کی طرف سے یہہ امانت ہے۔ ساتھہ ہی یہ بھی واضح رہے۔ کہ انسانوں کو سکھ کے تمام سامان اسطرح ملتے ہیں کہ ہر طرح کی نباتات اور جل اور ہوا جو انسانی زندگی کا موجب ہیں۔ وہ سُوریہ کی کرنوں اور ہون کے ذریعے انترکھش یا خلا میں یعنی پرتھوی سے اوپر کے نہایت وسیع کرے میں لطیف حالت میں رہتے ہیں اور اُس بھنڈار سے انسان کا تعلق نہیں کوئی دعوے نہیں کر سکتا کہ یہ میگھ جو بنسپتی کے تعلق سے پیدا ہونیوالا ہے جو تمام اوپر کے کرے میں پھیل رہا ہے اور جو جل کو گرہن کرتا ہے یہ میری ملکیت ہے۔ نہیں حقیقت یہ ہے اور بالکل سچی حقیقت ہے کہ پرماتما ہی اسکا سوامی ہے اور وہی ہمیں سارے سامان دلاتا نیز سارے علوم جن سے اشیا کا نیک استعمال ہوتا ہے۔ وہ پرماتما ہی سبکو دیتا ہے۔ پس نیک اور عالم لوگوں کا یہی کام ہے۔ کہ وہ گھر آدمی جو کچھ اُن کے پاس ہے۔ اُسے پرتھوی کی نوچا کی طرح سمجھیں۔ سب جگت کی سیوا کیلئے سب کچھ ایشور کی اور سے ملا ہوا جانا جاوے۔

अग्नेस्तनूरसि वाचो विसर्ज-
नन्देववीतये त्वा गृह्णामि बृ-
हद्ग्रावासि वानस्पत्यः स इदं
देवेभ्यो हविः शमीष्व सुशमि
शमीष्व ॥ हविष्कृदेहि हविष्कृ
देहि ॥१५

اگنیس تنورسی واچو وسرجنند یو ویتئے توا گرہنامی برہد گراواسی وانسپتیہ س اد۔ ندیوے بھیو ہوہ شمیشو ششمی شمیشو ہوشکر دیہہ۔ ہوشکر دیہہ۔

اگنیہ ۔ آگ ۔
تنُوہ ۔ جسم ۔
اس ۔ ہے ۔
واچیہ ۔ وید بانی ۔
وِسرجنم ۔ تیاگ کرنا ۔ پھیلانا
دیوو بیتیے ۔ نیک اوصاف عالموں یا نعمتوں کے حصول کیلئے
توا ۔ اس کو
گرہنامِ ۔ گرہن کرتا ہوں ۔
برہت گراوا ۔ بڑے بڑے پتھر ۔
اسِ ۔ ہیں ۔
بانسپتیہ ۔ کاٹھ کے (موسل وغیرہ) پدارتھ
سہ ۔ وہ

اِدم ۔ اس
دیوبھیہ ۔ وِدوانوں کیلئے یا نیک اوصاف کیلئے
ہوِہ ۔ یگیہ کرنے کے قابل پدارتھ کو
شمیشوَ ۔ بدرجہ غایت شدہ کرو ۔
سُشمِ ۔ اچھی طرح دُکھوں کو شانت کرنیوالے
شمشو ۔ شدہ کرو
ہوِشکرِت آ اِہ ۔ یہ یگیہ کا وستار کرنیوالا ہے ۔ یہہ
ہوِشکرِت آ اِہ ۔ یہ یگیہ کا وستار کرنیوالا ہے ۔

وید بانی کے پرچار کیلئے یہ مادی جسم روپ اگنی یا یگیہ ہے میں نیک اوصاف یا اعلیٰ نعمتوں کے حصول کیلئے تمہیں یہ گرہن کراتا ہوں ۔ ہو یعنی ہون کے لایق اشیا کے سنسکار یا شدھی کیلئے بڑے بڑے پتھر نیز کاٹھ موسل آدی پدارتھ ہیں ۔ ان کو کام میں لاؤ ۔ نیک انسانوں کے آرام کیلئے یگیہ کے قابل سامانوں کو بدرجہ غایت شدہ کرو ۔ دکھوں کو بہلے پرکار شانت کرنیوالوں کو پاک رکھو اور ایسے فرض کو پورا کرنیوالے کی تعریف کرو ۔ کہ یہ یگیہ کا پھیلانیوالا نیک انسان ہے ۔ یہ یگیہ کا رکھشک دھرماتما ہے ۔

تشریح مادی آگ جیسا کہ پہلے بیان ہوا ۔ ہون کا خاص ذریعہ ہے ۔ یہ تمام جہان ہیں مانو یگیہ رُوپ ہے ۔ ہون یگیہ کے ساتھ وید کا پاٹھ ہوتا ہے انسانوں ہیں اگنی رُوپ عالم لوگ ہیں جو وید بانی کو پھیلا کر انسانوں کو نیک بناتے ہیں ۔ یہ قدرتی سچائیوں اور تمام دھرموں کی اشاعت کرتے ہیں ۔ اس منتر میں ۔

پرماتما اپدیشں دیتے ہیں کہ اے انسانوں! تم ایسے یگیہ کے سامانوں کو پاکیزہ حالت میں رکھو۔ ہون یگیہ کرتے ہو۔ تو اُسکی سامگری کو سل بٹا یا موسل آدمی سے کوٹ کر اور شدہ حالت میں کام میں لاؤ۔ اگر جسم و مال دولت کی حفاظت کا یگیہ کرتے ہو تو وہ جن کے جسم پتھر آدمی کی طرح مضبوط ہیں۔ یعنی طاقتور کھشتریوں کو ترقی دو۔ ودیا اور دھرم روپی یگیہ کو ترقی دینی ہو۔ تو بڑے تیجسوی برہمچاری اور آتم بل دھاری مہان آتماؤں کا سہارا لو۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے انسانی قالب جو سب سے اُتم جنم ہے۔ اسکے آرام اور اسکی رکھشا و کامیابی کے لئے سارے سامانوں کو خالص اور شدہ حالت میں رکھو۔ یعنی مکان جگہ کپڑا۔ کھانے پینے کی اشیا۔ ہون کا سامان سب کچھ شدہ ہو۔ سنگت ہو تو بھلوں کی۔ پستکیں ہوں تو خالص سچائی والی ان میں جہالت کا بھرم جال نہ ملا ہوا ہو۔ گورو ہوں تو سدا چاری اور دھرماتما نیز پورے عالم ہون یگیہ یا خوراک اور دوائی وغیرہ جہاں جسمانی دکھوں کو دور کر کے سکھ اور شانتی پھیلاتے ہیں وہاں ودیا دھرم وغیرہ ادھیاتمک دکھوں کا علاج ہیں اور سب دکھوں کے ناشں ..... نیز سب طرح کی شانتی کیلئے انیک طرح کے یگیہ کی ہدایت دیتا ہے۔ اُن میں مختلف طرح کی سامگری درکار ہے اور سب کی شدھی کیلئے یہاں اپدیشں ہے۔

دنیا میں آج تعریف کے ذریعے اور ہی رہ گئے ہیں۔ لیکن ویدآگیا کے مطابق پبلک کی تحسین اور عزت کے مستحق وہی ہیں جو مذکورہ بالا فرائیض کو ادا کر کے دنیا میں نیکی پاکیزگی اور راحت کی اشاعت سے وید روپی ایشوری گیان کے ہتو کو پھیلاتے ہیں۔ انہی کیلئے یہ لفظ موزون ہیں۔ کہ 'یہ ہے ہوشں کرت' 'یہ ہے ہوشں کرت' دنیوی دولت اور جاہ وحشمت کو دیکھ کر واہ واہ اور جھوٹھی خوشامد کرنا قابل تعریف نہیں۔ بلکہ جو بھی شکتی ہو جسمانی عقلی یا روحانی سبکا سنسار کے اپکار میں لگانا ہی انسان کو سب طرف سے عزت کا مستحق کرتا ہے

مہرشی دیانند اس منتر کا مختصر مطلب اس طرح لکھتے ہیں۔

جب انسان وید وغیرہ شاستروں کے ذریعے یگیہ کے عمل اور اسکے پھل کو جانکر صفائی و عمدگی سے یگیہ کو کرتے ہیں تب وہ خوشبو وغیرہ پدارتھوں سے ہوم کے ذریعے پرمانو یعنی نہایت لطیف ہو کر ہوا اور بارش کے پانی میں پھیل کر سب اشیا کو ٹھیک کرا کے راحتوں کو پیدا کرتا ہے۔ جو انسان سب ذی روحوں کے آرام کیلئے مذکورہ بالا تین قسم کے یگیہ کو روز کرتا ہے۔ اسکو سب انسان بار بار ہوشیار کرنے کہکر تعظیم دیویں۔

कुकुटोसि मधुजिह्व इषमूर्ज-
मावद त्वया वयः संघातः सं-
घातं जेष्म वर्षवृद्धमसि प्रति त्वा
वर्षवृद्धं वेत्तु परापूतः रक्षः परा
पूता अरातयोऽपहतः रक्षो वायु
र्वो विविनक्तु देवो वः सविता हिर
ण्यपाणिः प्रतिगृभ्णात्वच्छिद्रे
णपाणिना ॥१६॥

ککٹوسی مدھوجہو اِشم اورج ماودتویا ویم سنگھاتم سنگھاتم جیشم ورش ورِدھم۔ اسی پرتی توا ورش ورِدھم ویتُو پراپوتم رکھشہ پراپوتا اراتیو اپہتم رکھشو وایُورو۔ وِوِنکتُ دیوو وہ سوِتا ہرنیہ پانیہ پرتی گربھنا تو چھدریں پانِنا۔

ککٹ — چور [illegible] مدھوجہو — مدھر گفتگو بلکت والا (شیرین کلام)

اِسی — ہے۔ اِشم — انّ وغیرہ اشیاء [illegible]

اُورجم۔ علم وغیرہ طاقتیں اعلےٰ سے اعلےٰ رس۔
آودہ۔ ایڈوانس کرو۔
تویا۔ تمہارے ساتھ۔
ویم۔ ہم لوگ۔
سنگھاتم۔ بہت بڑے بڑے سنگراموں کو
جیشم۔ جیتیں
ورش ودیدہم۔ بارش کے بڑھانیوالے کو۔
اس۔ ہیں۔
پرنت۔ (پریت ویت) جانیں
توا۔ آپ
ورش ورودہم۔ بارش کے بڑھانیوالے کو
وبت۔ (پریت ویت) جانیں
پراپوتم۔ پاکیزگی وغیرہ اوصاف کو چھوڑنیوالے
رکشہ۔ بُرا آدمی۔
سلاپوتاہ۔ فنڈ ہی کو ترک کرنیوالے۔

الاتیہ۔ دان وغیرہ دہرم سے محروم نوع انسان کے دشمن کو
اپاہم۔ ناش کرو۔
رکھشہ۔ ڈاکوؤں کو۔
وائیہ۔ پون۔
وہ۔ انکو
وونکت۔ الگ الگ یا پرماتو تُوپ کرتا ہے۔
دیوہ۔ نورانی سُور یہ لوک
وہ۔ ان اشیا کو
سونا۔ اوصاف حمیدہ کا پیدا کرنیوالا
ہرنیہ پانیہ۔ وہ جس کا ہاتھ نور ہے۔
پرنت گربھنات } گرہن کرتا ہے۔
اچھدرین۔ بے عیب۔ ایک رس۔
پائینا۔ اپنے آنے جانے کے عمل سے۔

یگیہ شیریں کلام والا اور چور ودشمنوں کا ناش کرنیوالا ہے۔ اور ان وغیرہ اشیا نیز اعلےٰ سے اعلےٰ رس یا علم وغیرہ کی طاقتیں دیتا ہے۔ پس آپ عالم لوگ ایسا وعظ کریں۔ کہ ہم لوگ آپ کے ساتھ ملکر جلدی سے بڑی مہموں کو سر کر سکیں ہم لوگ آپ کو شستر استر کا یا پاپوں کے ناش کرنے کا علم برسانے والے آپ کو اور بارش کے بڑھانیوالے یگیہ کو جانیں۔ اور پوری جدوجہد کر کے اُن لوگوں کا صفایا کریں جو پاکیزگی کو چھوڑنیوالے بدانسان یا دان وغیرہ فرایض سے غافل خود غرض یا نبی نوع انسان کے دشمن مانند راکھش (ڈاکو) ہیں۔ جیسے وہ ہوا جس کا ہاتھ نورانی کرن ہے اپنے آنے جانے یعنی چلنے کے دیوہار سے لگاتار نہایت سوکھشم ہوئے پدارتھوں کو

گرہن کرتا ہے۔

آخری حصے کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے۔

نورانی سورىہ لوگ جسکا ہاتھہ کرن ہے جو اپنے کرنوں سے بارش و روشنی کے ذریعے اعلےٰ اوصاف پیدا کرنیکا ذریعہ اُن اشیا کو الگ الگ یا پرمانو روپ میں کرتا ہے اسی طرح پرمیشور اور عالم لوگ لگاتار اپنے اپدیش کے ویوہار سے تمام علوم کا پرکاش کریں اور تمکو بدرجہ غایت آنند کرنے کے لئے قبول کریں۔

تشریح ہون یگیہ کے ساتھ وید منتروں کا مدھر اُچارن ہوتا ہے۔ استاد بڑے پریم بھرے لفظوں میں شاگردوں کو اور دہارمک اپدیشک بڑی شیریں کلامی سے سامعین کو شکھشا یا ہدایت دیتا ہے۔ اسی طرح دان دیتے سمے پریم بھری شردہا اور تمرتا کے لفظ سے دانی پُرش دان کے لوہکاری کو مخاطب ہوتا ہے۔ راجا اور منصف لوگ بھی بڑے مہذب الفاظ میں انصاف کا عمل کرتے ہیں۔ غرضیکہ کسی طرح کا فلاح عامہ کا کام ہو۔ اُسکے ساتھ کلام کی خوبی وابستہ ہے اور اسی لیے یگیہ کو شیریں کلام والا کہنا بجا ہے۔ چور اور دشمن کا ناش کرنیوالا عام اصطلاح میں حکومت کا قانون اور عمل ہے اور یہ بھی ویدک دہرم میں ایک مہان یگیہ ہے۔ لیکن جہاں مال و دولت کے چرانیوالے لوگ راج نیم سے ناش کو پراپت ہوتے ہیں۔ وہاں ہر طرح کی بیماریاں اور صحت و طاقت کو بگاڑنے والے اسباب یعنی بداعتدالیاں اور بدپرہیزیاں آیوروید نیز تعلیم و تربیت سے دور کیجاتی ہیں۔ برہمچریہ برت کے پالن کرنے سے ان کا تدارک ہوتا ہے۔ ہون یگیہ سے یہ دور ہوتی ہیں۔ خوراک اور ہوا کی صفائی اور سوریہ کی کرنوں سے ان کا ناش ہوتا ہے۔ یہ سارے عمل یگیہ کی ہی مختلف شکلیں ہیں اور ہر طرح کی بیماریاں اور خرابیاں چور اور دشمن ہیں۔ اسی لئے یگیہ چور اور دشمن کا ناش کرنیوالا ہے کھیتی کرنا۔ ہل چلانا۔ بیج بونا۔ گائے اور بیل کی پرورش و حفاظت کرنا یہ سب یگیہ ہیں اور انہی کے ذریعے اناج وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح گوکل

میں جانا۔ ادھیاپکوں سے پڑھنا وغیرہ اعمال سے علم ملتا ہے۔ بیرونی تمام سامان کو حاصل ہونے پر اُن سے جو اصلی فوائد انسان کو ملتے ہیں۔ وہ رس ہیں۔ ان اناج سے جسمانی طاقت ملتی ہے۔ پڑھنے پڑھانے سے عقل کی ترقی ہوتی ہے۔ اسلئے کھیتی کرنا علم حاصل کرنا وغیرہ یگیوں سے اِش اور اُورج کا حصول ہوتا ہے۔ جنکا یجروید کے پہلے ہی منتر میں بیان ہے۔ اسطرح یگیہ کی مہاں بتاکر اسکی سہولت کیلئے ہدایت اس منتر میں دیگئی ہے۔ کہ

عالم لوگ وعظ کے ذریعے انسانوں کو اپنے ساتھ ملا کر بڑے بڑے کاموں کو کریں۔ دھرم اور سچی انسانیت کی حفاظت کے لئے اگر دھرم سبھا بنتی ہے۔ تو اسمیں سنیاسی لوگ مقدم طور پر صداقت کی اشاعت کا فرض ادا کرتے ہیں اور دوسرے لوگ ان کی تعظیم اور خدمت کا فرض بجالاتے اور ضروری امداد دیتے ہیں۔ اگر ودیا سبھا اشاعت تعلیم کیلئے بنتی ہے۔ تو برہمن جہاں اسمیں اپنے علم کا دان دیتے ہیں وہاں راجا اور ویشیہ لوگ مالی امداد پونچاتے برہمچاریوں کے لئے کھان پان کا سب انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح راج سبھا بنتی ہے تو اسمیں بھی ساری پرجا کی سمتی سے پرتی ندہیوں کے معرفت راج کاج ہوتے ہیں۔۔۔ غرضیکہ تمام طرح کے یگیہ عالم اور عام لوگوں کے ملنے سے ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ ملکر کام کرنا اس امر پر منحصر ہے کہ واعظ لوگ سبھا اور ست سنگ کی ریتی سے لوگوں کو ہدایت دیویں۔ عالم لوگ اگر لوگوں کو علم نہ دیویں تو سب جہالت میں بھٹکتے ہوئے دکھہ پاویں اور عالموں کی قدر نہ کر سکیں نہ اُن کی خدمت میں خصوصیت جانیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چالاک اور خود غرض آدمی عوام کو دہوکا دیکر ان کو ٹھگیں گے اور اس سے دونوں فریقوں کا نقصان ہوگا۔ اسی لئے وید کی ہدایت ہے کہ عالم لوگ تو لوگوں کو ہدایت دیویں اور وہ اُن کی علمی طاقت کے ساتھ اپنی کوششوں کو ملا دیں۔ بس کامیابی ہاتھ باندہے کھڑی ہوگی اور ہر بڑی سے بڑی اور مشکل سے مشکل مہم سر ہو جائیگی۔ اگر چور ڈاکو وغیرہ کا یا ملک میں اشانتی پھیلانیوالوں کا ناش راجہ

شستر استر کے ذریعے کر سکتا ہے تو جاننا چاہیے۔ کہ یہی عالم لوگ ہیں۔ جنکی سائنس دانی کے ذریعے ان شستر استر کی ایجادات ہوئیں۔ راجا کبھی دشمنوں پر فتح نہ پاتا اگر پدارتھ ودیا کے ماہرین سے اُسے جنگ کے اوزار نہ ملے ہوتے۔ لوگ کبھی چوری بھچار مدرا مانس سیون وغیرہ پاپوں سے نہ بچتے۔ اگر عالم لوگ گیان نہ دیتے کہ یہ پاپ ہے۔ یا یہ پاپ فلاں طریق سے دور ہو سکتا ہے۔ پس جان لو۔ کہ پاپوں کے ناشش کرنیوالے ہی سچے وِدوان ہی ہیں۔ وہی لوگوں میں بُرائیوں کو دور کرنیکا علم بڑھاتے ہیں۔ جہاں ایسے مہان پُرشوں کی انسانوں کو تلاش کرنی چاہیے وہاں یہ بھی جاننا چاہیے۔ کہ مادی بارشس کو بڑھانیوالا یگیہ ہے ہون یگیہ کے ذریعے وقت پر اور جتنی چاہیں بارش کرائی جاسکتی ہے اور اسکے ذریعے تمام سکھہ کے سامان مل سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اعلےٰ پایہ کے نیک اور عالم لوگوں اور ہر طرح کے نیک اعمال کا شیدا ہونا اور رہنا ہی انسانوں کا کام ہے۔

انسانی صحت کے لئے مُضر اجزاء اشیاے عالم کے ساتھہ ملجاتے ہیں لیکن وایومنڈل ان اشیا کے لطیف اجزا کو حاصل کرتا ہے۔ سُوریہ کی کرنوں یا آگ کی تیزی کے ذریعے۔ اسلئے کہا کہ شوریہ کی کرنیں وایو کا ہاتھہ ہیں گرہن کرنا جسکے ذریعہ ہو وہ ہاتھ کہلاتا ہے۔ یہ مثال دیکر وید ہدایت دیتا ہے کہ جیسے ہر وقت نیچر میں یہ جدوجہد جاری ہے اسی طرح انسانوں کو ہر وقت اسی کوشش میں رہنا چاہیے۔ کہ جو انسان یا جو اشیا یا جو خیالات یا جو افعال پاکیزگی سے خالی ہیں۔ انہیں اپنا دشمن سمجھتے ہوئے ان کا صفایا کریں۔ اور اشیاء کے لطیف اور پاک اجزا کے وایو منڈل میں رہنے کی طرح نیک اور عالم لوگوں کی سنگت کے اعلےٰ کرۃ میں رہیں۔

اس منتر کے معنے پرماتما پر لگیں۔ تو بڑے ہی عمدہ اپدیش انسانوں کے اعلےٰ روحانی فضیلت حاصل کرنے کیلئے مل سکتے ہیں تمام طرح کے

ستنکاری دوشش اور کھوٹی برتیوں سے الگ ہو کر اُس گیان سروپ بھگوان کا عالم مراقبہ میں ویدار حاصل کرنا یا آنند روپ امرت کا آتما پر برسنا وغیرہ کے ایسے معنے خیز مطالب ہیں جو اس منتر کے معنے اور تشریح پر اچھی طرح غور کرنیوالے انسانوں پر خود بخود عمدگی سے واضح ہو سکتے ہیں۔

धृष्टिरस्यपाऽग्ने अग्निमामादं जहि निष्क्रव्यादꣳसेधा देवयजं वह ॥

ध्रुवमसि पृथिवीं दृꣳह ब्रह्मवनि त्वा क्षत्रवनि सजातवन्युपद-धामि भ्रातृव्यस्य वधाय ॥१७॥

دھرشٹر سیہ پا اگنے اگنی ماما دم جہی نشکر ویا دم سید ہا دیویجم وہ۔ دہروم اسی پرتھویم درمہ۔ برہم ون تو اکشتر ون سجات ونیپ دو ہام بھراتر ویسیہ ودھایہ۔

دھرشٹہ - بدرجہ غایت بے خوف۔
اسی - ہیں۔
اپ - (اپ جہی) دور کیجئے۔
اگنے - ہے پرمیشور۔
اگنیم - آگ یا بجلی کو
آمادم - کچے پدارتھہ جلانے والے۔
جہی - (اپ جہی) دور کیجئے۔
نشکریوادم - پکے ہوئے راکھہ وغیرہ پدارتھوں کو چھوڑ کر
سیدہ - سدہ کیجئے۔
آ (وہ) حاصل کیجئے۔
دیویجم - عالم با نیک اوصاف سے ملاپ کرنیوالے
وہ (آ - وہ) حاصل کیجئے۔
دہروم - نشچل سکھہ دینے والے۔
اسی - ہیں۔
پرتھویم - اس وسیع زمین یا اسمیں رہنے والے انسانوں کو۔
درمہ - نیک اوصاف سے بڑھائیے
برہم ون - برہمن کے دینے والے

کھشتروَن - کھشتری کو دینے والے - سجات وَن - پرانی ماتر کے دینے والے آپ دوہام - ستہاپن کرتا ہوں -	بھراتر ولیہ - بد و دشمن کی تباہی کیلیے وِدہایہ - بربادی کیلیے -

ہے پرمیشور! آپ بدرجہ غایت بیخوف ہیں پکے ہوئے پدارتہوں کو چھوڑ کر کچے پدارتہہ جلانے اور عالم یا نیک اوصاف سے ملاپ کرنیوالے آگ یا بجلی کو آپ سدہ کیجئے ہم لوگوں کے بھلے یعنی اُتم سکھہ ہونے کیلیئے شاستروں کی شکھشا کے ذریعے دُکھوں کو دور کیجئے اور آنند کو پراپت کیجئے -

ہے پرمیشور آپ پایدار راحت دینے والے ہیں اس لئے اس وسیع زمین یا اسمیں رہنے والے انسانوں کو اعلےٰ اوصاف سے ترقی یافتہ کیجئے - آپ بدیا دشمن انسان کی بربادی کیلیے برہمن کھشتری کیانبوا نوع انساں کے سکھہ یا دکھہ دیوہار کے دینے والے ہیں اسلئے میں آپکو ہر دیہ میں ستہاپن کرتا ہوں -

تشریح ایشور علم مطلق ہے اسمیں تمام پدارتہوں کا مکمل اور سچا علم بنا رہتا ہے ساتہہ ہی وہ قادر مطلق ہے - اس سے کسی بھی پدارتہہ سے اسمیں کبھی کوئی دکار یا خرابی آنہیں سکتی - وہ اس طرح کے تمام خوف یا اندیشے سے بری ہے وہی جیوون کو دُکھہ دخرابیوں سے بچانے کیلیئے مختلف طرح کی اگنیاں پیدا کرتا ہے - پہلی آگ تو ہے علم کی - اسکے ذریعے اگیان یا جہالت میں بھٹکنے کی بجائے انسان گیانی یا علم کی روشنی کو حاصل کر کے عالم بنتا ہے - دوسری مادی آگ ہے - یہ بھی تمام اشیا کی خامیوں یعنی کچے پن کو دور کرتی ہے - یعنی ان کو پکاتی ہے ایسے ہی پھل اگنی یا سُوریہ کے ذریعے پکتے ہیں - اگنی کے ذریعے روز گھروں میں کھانا پکتا ہی انسان کے اندر جٹھر اگنی معدہ میں کام کرتی ہے - وہ اُس پکے ہوئے کھانے کو اور پکاتی اور جسم کے مختلف دھاتوؤں کو بڑھاتی و مضبوط بناتی ہے - یہی آگ پانی کو بھاپ بناتی اور کلا کوشل چلانے میں کام آتی ہے یہی آگ مُردہ جسم کو جلاتی ہے اگنی کی ایک اور صورت بھی ہے - جس سے زمین کی قایمی اور کشش ہے اور جس سے

سوریہ بنا ہے۔ اس آگ یا بجلی کی سدھی کیلئے یعنی اُن سے مفید کام لینے کیلئے ویدودیا کا سہارا لینا پڑتا ہے یا اُن عالموں کا جو ویدودیا کو جانتے ہیں اسی لیے منتر میں پرارتھنا ہے۔ کہ اُس آگ اور بجلی کی سدھی ہو۔ جو عالموں سے ملاقی اور سکھ پہونچاتی ہے۔ وید آدی سچے شاستروں کی شکھشا کے ذریعے ہی آگ اور بجلی سے انسانوں کو تمام اعلےٰ فیوض حاصل ہوتے ہیں۔

لیکن آگ یا بجلی سے جو دنیاوی سکھ ملتے ہیں یہ عارضی اور معمولی ہیں۔ اگنی روپ پرماتما جیووں کو پایدار سکھ یا آنند دیتے ہیں کیونکہ وہ آپ نشچل اور آنند سروپ ہیں کلپ کی عمر تک کی نجات دینا پرماتما کا ہی کام ہے لیکن یہ ملتی اُن کو ہے جو اس جگت میں قالب انسان میں حاصل ہوسکنے والے تمام اعلےٰ دھن کو یعنی سچے علم اور عمل کو حاصل کرکے ترقی پاچکتے ہیں۔ نجات کے حاصل کرنیکا حق تمام انسانوں کو ویسا ہی ہے۔ لیکن جو لوگ جامۂ انسانی کا بُرا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے آتما اس حق سے محروم ہوکر دوسرے قالبوں میں جاتے ہیں۔ اسی لیے یہ پرارتھنا کیگئی ہے کہ اس وسیع زمین کے انسانوں کو اعلےٰ اوصاف سے ترقی نصیب ہو۔ اس ترقی کی حالت کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے۔ علم کی اور طاقت کی برہمن لوگ اپنے علم کی بدولت رستہ دکھادیں اور کھشتری لوگ اپنی جسمانی یا مادی طاقت سے تمام ضروریات بہم پہنچادیں اور مشکلات کو ہٹادیں تبھی انسان ترقی کی حالت کو پہنچتے ہیں۔ لیکن برہمن یا کھشتری کے علاوہ ایک اور امر اس مدعا کے حصول میں اور بھی زیادہ معاون ہے۔ وہ کیا۔ پرماتما کا یہی نوع انسان کو سکھ یا دکھ دینا اُس سے سکھ ملتا ہے۔ تو نیک اعمال و اوصاف میں ترقی کرنیکی ترغیب دوسروں کو ہوتی ہے۔ اُس سے دکھ ملتا ہے تو بدی سے بچنے کی طرف سب کا رجحان ہوتا ہے۔ یہ شکتی سب سے اعلےٰ ہے کھشاتر بل اتم ہے۔ لیکن برہمن کی علمی طاقت اُس سے زیادہ قابل قدر ہے۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر ایشور کی طرفی سکھ اور دکھ کا دیو بار ہونا انسانوں کی ترقی کا موجب ہے۔

अग्ने ब्रह्म गृभ्णीष्व धरुणमस्यन्तरिक्ष
न्दृंह ब्रह्मवनि त्वा क्षत्रवनि सजात
वन्युपदधामि भ्रातृव्यस्य वधाय॥ धर्त्र
मसि दिवन्दृंह ब्रह्मवनि त्वा क्षत्रवनि
सजातवन्युपदधामि भ्रातृव्यस्य वधा
य॥ विश्वाभ्यस्त्वाशाभ्य उपदधामि
चितस्थोर्ध्वचितो भृगूणामङ्गिरसां तप-
सा तप्यध्वम्॥१८॥

اگنے برہم گربھنیشو دھرُن مسِ انترکھشِ درم ہ برہم ون توا کھشتر ون سجات ونیُپ ددھامِ بھراتریولسیہ ودھائے دھرترمسِ دوم درم ہ برہم ون توا کھشتر ون سجات ونیُپ ددھام بھراتر ولسیہ ودھائے وِشوابھیس توا شابھیہ اُپ ددھام چِتستھورد ھوچِتو بھرگونام انگرسام تپسا تپیہ دھوم (۱۸)

اگنے - ہے پرمیشور
برھم - ستُتی یا حمد و ثنا کو
گربھنیشو - قبول فرمائیے
دھرُنم - سب کے دھارن کرنیوالے
اسِ - ہیں
انترکھشم - گیان (آتمائیں جو کیشے گیان ہے) کو
درم - بڑھایئے
برھم ون - برہمن کیلئے پرکاش کرنیوالے -

توا - آپکو
کھشتر ون - راج دھرم کے پرکاش کرنیوالے
سجات ون - ایک ہی نوع کے سب کے واسطے باہم یکساں اور ہر نوع کے لیئے الگ پرکاش کرنیوالے
اُپ ددھام - دھارن کرتا ہوں
بھراتر ولسیہ - دشمنوں کے
ودھائے - ناش کیلئے

دھرترم - (لوگوں کے) دھارن کرنیوالے
اس - ہیں
ودم - نہایت اعلےٰ علم کو
ددم - بڑھائیے
برہم ونی - وید گیان یا برہمنوں کے پرکاش کرنیوالے کو
توا - آپ کو
کھشتر ونی - راج دھرم کا پرکاش کرنیوالے کو
سجات ونی - اپنی اپنی نوع کے باہمی یکساں
ودیا و راج وغیرہ دیوہاروں کا وبھاگ
کرنے والے کو
اپ ددھام - دھارن کرتا ہوں
بھراتر ویسیہ - دشمنوں کے

ودھائے - ناش کیلئے
وشوابھیہ - سب
توا - آپ کو
آشابھیہ - سکھ کیلئے
اپ ددھام - دھارن کرتا ہوں
چت - وگیانی
استھ - ہیں
اوردوھوچھ - آتم گیان والے پُرش
بھرگو نام - علم وغیرہ اوصاف کو حاصل کرنیوالے
انگرسام - پرانوں کے لئے
تپسا - تپ سے
تپیدھوم - تپو اور تپاؤ

ہے پرمیشور - ہم آپ کی ستتی کرتے ہیں اسے قبول فرمائیے - اور ہمارے آتما میں قائم رہنے والے گیان کو بڑھائیے - آپ سب کے دھارن کرنے والے ہیں - آپ شتروؤں کے ناش کرنے کیلئے - برہمن - کھشتری اور ہر جاتی کے باہم یکساں اور دوسری جاتیوں سے الگ الگ دھرم کا پرکاش کرنے والے ہیں - میں آپکو ہردے میں دھارن کرتا ہوں آپ سب لوگوں کے دھارن کرنیوالے ہیں - ہمارے نہایت اعلےٰ علم کو بڑھائیے - میں دشمنوں کے ناش کے لیئے مذکورہ بالا صفتوں سے موصوف یعنی برہمن کھشتری اور تمام جاتیوں کے باہمی یکساں علم و راج وغیرہ دیوہار کے وبھاگ کرنیوالے) آپکو دھارن کرتا ہوں - سب طرف سے سکھ ملنے کیلئے میں آپکی اس آگیا کو دھارن کرتا ہوں - کہ اے انسانو! تم لوگ وگیانی اور نہایت اعلےٰ عالموں کی صحبت سے علم وغیرہ اوصاف کو حاصل کرنے والے پرانوں کے تپ سے تپو اور تپاؤ -

تشریح - اس منتر میں ہدایت دیگئی ہے کہ حمد و ثنا اور مناجات کرنا انسانوں کا فرض ہے

اسکا اصول اور نتیجہ بھی یہاں بیان کیا گیا ہے۔ ایشور کی ستتی کرنے سے ایشور کی بڑائی
نہیں ہوتی۔ نہ وہ محتاج اپنی تعریفیں سُننے کا ہے۔ بلکہ انسان کے آتما میں گیان سروپ
ایشور کی تعریف سے گیان پانیکے پریم بڑھتا ہے اور جتنا حمد و ثنا رالہیٰ میں کوئی انسان
زیادہ مہارت حاصل کرتا ہے اُتناہی اُسکا گیان بڑھتا ہے۔ لطیف ترین ایشور کی صفات
بھی فی الحقیقت بڑے باریک بین لوگ ہی جان سکتے ہیں اور جن کی اس سوکھشم پرکھو
کے صفات کو سمجھنے تک رسائی ہے۔ اُن کا علم بڑھنا لازمی بات ہے۔ دنیا میں پرماتما
کی فضیلت اور طاقت کا اصلی راز اُس کے گیان میں ہے اپنے گیان کے بل سے ہی وہ
سارے برہمانڈ کو پیدا و دھارن کرتے ہیں۔ بعض جگہ پیدا کرنے وغیرہ کیلئے ایشور کے
تپ کا ظہور ہونا بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اپنشد کار کہتے ہیں اُسکا تپ گیان سے ہے
گویا گیان کا عملی ظہور ہی تپ کہلاتا ہے۔ ویسے ہی گیان میں ترقی کرتے ہوئے انسان
بھراتری ویبہ ودھائے اِن لفظوں کے معنی دشمنوں کے ناش کیلئے کرتے میں
اردو جاننے والے مغالط کھا سکتے ہیں۔ لیکن کسی زبان میں حقیقی مطلب اس خوبی سے
دو لفظوں میں بند نہیں ہو سکتا۔ جس سے وید میں ہے۔ اصل مدعا یہ ہے کہ روح جسم
دل۔ عقل۔ انسان۔ حیوان۔ مادی اشیا (معدنیات ہو یا نباتات) ہر ایک کے لئے کسی
بھی خرابی و مضرت رساں یا خلاف احکام الہیٰ حرکت یا عمل کو یہاں دشمن سے تعبیر کیا گیا
ہے۔ پرماتما اِن ہر طرح کی خرابیوں کے تدارک کیلئے مختلف طرحکے علوم کا پرکاش کرتے ہیں
تمام طرحکے افعال کردنی کا علم اور طریق عمل برہمنوں میں خصوصیت سے رہتا ہے۔ انہی
سے یہ جُدا جُدا علم وید کی شاکھا بنتے ہیں۔ اور دنیا میں تمام طرحکی خرابیاں حقیقت کے
ٹھیک نہ جاننے سے ہوتی ہیں۔ تمام گناہ یا خلاف ورزیٔ قانون الہیٰ یا اشیار عالم کا
ناجائز استعمال بنیادی طور پر نقص علم کا نتیجہ ہے۔ اور اسکے لیئے پرماتما سے برہمنتو
یا برہمن کے دھرم کا پرکاش مانا جاتا ہے۔ جو ہر طرح کی جہالت کی بیخکنی کرتے ہیں جسمانی
اور مالی خرابیوں کے تدارک کیلئے راج دھرم کا پرماتما ظہور کرتے ہیں اور ایسا ہی تمام
کائنات میں جو مختلف جاتیاں ہیں۔ یعنی انسان۔ حیوان (گائے بیل گھوڑا وغیرہ)

درندے (شیر چیتا وغیرہ) پرندے (طوطا۔ کوا وغیرہ) ایسے ہی مادی اشیا میں معدنیات جُدا۔ نباتات جُدا۔ ٹھوس اشیا جدا۔ مائع جُدا وغیرہ وغیرہ جاتیاں ہیں۔ ہر جاتی کی اشیا میں قوانین یکساں اور دوسری جاتیوں سے جُدا جُدا ہیں۔ جس کیلئے جو دھرم یا قانون یا نیم مخصوص ہے۔ اُسکے لیئے اُسکے اُلنگھن ہونے سے ہانی ہے۔ معمولی سی دوائی جیس نسخہ میں جس مقدار سے ملکر مفید نتائج پیدا کرتی ہے وہ کم و بیش مقدار یا اور چیز سے ملکر اُلٹے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ پرماتما ہی اِن سب علوم اور دیوہاروں کے پرکاش کرتا ہیں مدعا یہ ہے کہ تمام غلط خیالات۔ تمام بدیاں۔ تمام گناہ و اشیاء عالم سے بجائے فایدہ کے نقصان ملنا وغیرہ کی خرابیاں دور رہیں۔ اسکو دشمنوں کا ناش ہونا سمجھنا چاہیئے۔ دنیا میں سکھ ملنا ہی تب ہے کہ اِن خرابیوں کا ناش ہو۔ اور اِن خرابیوں کا ناش حقیقی معنوں میں تب ہوتا ہے کہ انسانوں کو پرماتما سے علوم ملیں۔ لیکن پرماتما سے علوم پانے کے قابل آدمی تب ہوتا ہے۔ کہ پہلے دوسرے علماء کی صحبت سے فیض پاوے۔ اور سنسکاری علم بڑھاوے۔ علم عرفان کے جاننے والے لوگوں کی رہنمائی سے ہی انسان پرانا یام وغیرہ کا تپ کرتے ہوئے یوگ سمادھی کی کامیاب منزل میں پہونچتے ہیں۔ اسکے علاوہ ویدشاستر کے جاننے والے یوگا بھیاس کرنے والے گیانی پرش دنیا میں پران روپ ہیں۔ کیونکہ اصلی زندگی انہی کے وجود سے دنیا میں قایم رہتی ہے ورنہ دنیاوی ناکامیابی۔ اخلاقی اور روحانی موت یقینی ہے۔ پرماتما ہدایت دیتے ہیں کہ جو تپ یہ پران روپ عالم لوگ کرکے اِس درجے تک پہونچے ہیں وہی تپ سب لوگ کریں اور کرائیں۔

دوسرے معنے

اگنی شبد کو مادی آگ کیلئے استعمال کیا جاوے تو منتر کا ترجمہ اِس طرح ہوگا۔

آگ سے سب کا دھارن کرنیوالا تیج۔ دیہ اور آکاش میں رہنے والے پدارتھ گرہن کیئے جاتے یا ترقی پاتے ہیں۔ اسکو سوم یا کلا کوشل کیلئے گرہن کر۔ اور علمی عملوں سے بڑھاؤ۔ دشمنوں کے وناش کیلئے (برہم ون) تمام قسم اشیا کے پرکاش کرنیوالے (کھشتر ون) راج گنوں کی طرح پرکاش کرنے والے (سجات ون) پدارتھوں کی اپنی اپنی جنسیت کو

ظاہر کرنیوالے بھونک اگنی کو شلپ ودیا وغیرہ ویوہاروں میں ستھاپن کرتا ہوں - دھارن کرنے والا وایو سوریہ لوک کو درڑھ کرتا ہے میں شتروؤں کے وناش کے لیئے اس سے مادی آگ کو ستھاپن کرتا ہوں جو وید - راجیہ و باہم یکساں اچھی اچھی شلپ ودیاؤں کو مناسب طریق سے کاموں میں لگاتا ہے - اے انسانو تم بھی علم کی طاقت سے اس وایو کو اعلےٰ صنعتوں میں استعمال کر کے بڑھاؤ - جیسے میں خرابیوں کو دور کرنے کے لیئے گیان - بل اور ہر نوع کے یکساں ویوہاروں کو ظاہر کرنے کی صفات والے اگنی کی طرح ہوا کو شلپ ودیا وغیرہ ویوہاروں میں لگاتا ہوں ویسے ہی تم بھی اپنے انیک دکھوں کے ناش کے لیئے اس کو مناسب طریق سے کام میں لاؤ میں اس آگ اور ہوا کو سب دشاؤں میں سکھ ہونے کے لیئے شلپ آدی ویوہاروں میں دھارن کرتا ہوں تم بھی (اوردھوچیہ) پدارتھوں کے بھرے ہوئے پاتر یا ہوا اوپر میں ستھاپن کیئے ہوئے کلا ینتروں کو (بھرگو نام انگر سام) جن سے پدارتھوں کو پکاتے ہیں اُن انگاروں کے تاپ سے اُن پدارتھوں کو بناؤ -

تشریح - تیج نام ہے سوریہ کا بجلی کا ہی تمام پدارتھوں کو دھارن کرنے والے ہیں اِن پدارتھوں کا گیان اگنی کے بغیر ہو نہیں سکتا - کیونکہ اشیا تیج کے بغیر دکھائی نہیں دیتیں اور اگنی کے بغیر اُن کی پیدائش ہی نہیں ہو سکتی - اس لیئے اگنی کو تیج اور وید کہا - اور تمام پرمانو جو آکاش میں ہیں وہ بھی آگ سے ہی گرہن ہوتے ہیں زمین سے اگنی یا سوریہ کی کرنوں کے ذریعہ سے پرمانو آکاش میں رہتے ہیں - اور شدھ استھاپن ہونے سے گویا آگ کے ذریعہ وہ ترقی پاتے ہیں - ایسی اگنی کو انسان ہون کے لیئے استعمال کریں تو تندرستی اور صحت و طاقت کی ترقی ہوتی ہے - اسی آگ کو کلا کوشل میں کام میں لانے سے انسانوں کو ہزارہا طرح کے آرام ملتے ہیں وقت محنت اور روپیہ کی بچت اور ہر طرح کی حفاظت ہوتی ہے - پرماتما اُپدیش دیتے ہیں کہ انسان اس مادی آگ کے متعلق جو علم میں دیتا ہوں - اس کو عملی طور پر ترقی دیں - اگنی تمام اشیاء کو روشن کرتی ہے - اسلیئے برہم ورن ہے - راج نیم جس پرکار برائیوں اور جرموں کو دور کرتے ہیں - اسی طرح اگنی بھی اپنے بل سے تمام مل اور گندے پرمانوؤں کو ناش کرتی ہے - پرماتما کی ودیا سے یہ عجیب وغریب صنعتوں و قدرتی کلاؤں میں

کام آرہی ہے۔ سچ پوچھو تو ہر مجسم شے تمام وسیع کرہ ہوا اور یہ اننت آکاش اپنی اپنی قسم کے خاص کارخانے یا شلپ شالا ہیں۔ گھاس کا ایک ایک تنکا بے نظیر صنعت کا مظہر ہے۔ بیج اگنی کی مدد سے اپنے موافق پرمانوؤں کو زمین سے بطور غذا کھینچتا ہے۔ نمی کو بطور پانی کے اس زبان سے پینا ہے جو کسی بھی خوردبین سے نہ آج تک نظر آئی نہ آئیگی۔ گھاس کے تنکے کا قد اگر ایک مہینے میں ایک فٹ ہوتا ہے تو خیال کرنا چاہیے کہ نیچر کے کارخانہ میں کس مستعدی سے غیر محسوس طور پر کام ہوئے جا رہا ہے۔ ایک مہینے کے تیس دن ایک دن کے چوبیس گھنٹے ایک گھنٹے میں ۶۰ منٹ ایک منٹ میں ۶۰ سکنڈ۔ یوں کہو کہ (۳۰ × ۲۴ × ۶۰ × ۶۰ = (2592000) پچیس لاکھ ۹۲ ہزار سیکنڈ میں ایک فٹ بنا۔ وہ مشینری جو میدان و کوہستان کے چپے چپے میں ذرے ذرے میں کام کر رہی ہے۔ ایک سیکنڈ یا ایک منٹ یا گھنٹے میں کتنا کام کرتی ہے۔ کیا کوئی انسان سے ایجاد شدہ آلہ اسکا ناپ کر سکتا ہے۔ انسانی جسم کے اندر انتڑیاں ناڑیاں ہڈیاں گوشت وغیرہ ایک عجیب و غریب کلا کے روپ میں چل رہی ہیں۔ غذا پانی ہوا کو مختلف یندروں یعنی منہ وغیرہ سے اندر لیجانا۔ پھیپھڑوں کی دھونکنی کا چلنا۔ معدہ میں کارآمد پرمانوؤں کا الگ الگ ہونا۔ فضلہ کا جدا کرنا۔ ہڈی گوشت ناڑی پٹھہ۔ خون۔ ویریہ وغیرہ مختلف دھاتوؤں کا بننا اُن کا ناڑیوں اور انتڑیوں کی نالیوں سے اپنے اپنے مقام مخصوصہ پر پہونچنا فضلہ وغیرہ کا عموماً تمام مسامات سے اور خصوصاً ناک منہ آنکھ کان گدا وغیرہ کے راہ خارج ہونا وغیرہ وغیرہ امور کو معمولی غور سے بھی جو دیکھیگا۔ وہ متحیر و متعجب ہوگا کہ پرماتما نے کس طرح مادی آگ کے ذریعے کیا کیا کلا کوشل چلا رکھی ہیں۔ افسوس مادی آنکھ کی رسائی کم ہے اور عقل کی آنکھ انسان کی بند ہے۔ ورنہ یہ سمجھنا ہر انسان کے لیئے آسان تھا کہ پرماتما نے تمام برہمانڈ میں کس طرح ہر جگہ اگنی کو شلپ ودیا وغیرہ دیوتاؤں میں لگا رکھا ہے۔

لیکن کیول اگنی ہی شلپ میں کام نہیں دے رہی۔ بلکہ وہ اپنی ہستی اور کام کے لیئے ہوا پر مدار رکھتی ہے۔ پیدائش عالم میں اول آکاش کا ظہور ہوتا ہے۔ پھر وایو کی پیدائش ہوتی ہے اور وایو کے آدھار پر اگنی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ اُپنشد میں کہا ہے۔

अकाशाद्वायुर्वायोरग्निः اگر مادی اشیا کی خرابیوں کو دُور کرنیکی غرض نہ ہوتی تو ہوا کے بعد اگنی کے پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن تمام اشیاء میں مخالف ذرات کے میل سے خرابیاں آتی ہیں۔ نجاست اور غلاظت سے انسان کا دم ناک میں آتا ہے۔ اور ویسے تمام اشیا تاریکی میں رہنے سے محض معطل رہ سکتی ہیں۔ اس لئے اگنی کا پیدا کرنا اشد ضروری تھا۔ سو وایو کے آدھار پر اسکی اُتپتی ہوئی اور وایو کی مدد سے ہی اگنی اس کارخانۂ عالم میں کام کرتی ہے۔ حرارت اور حرکت نشان زندگی ہے۔ پران کی گتی کے بغیر انسانی جسم میں حرارت کچھ کام نہیں دے سکتی۔ اسیطرح نظام عالم میں اگنی وایو پر آدھار رکھتی ہے اگنی اور وایو کی طاقتیں کیا کیا کام کر رہی ہیں۔ اُن کو جو شخص نظر غور و تعمق سے دیکھے گا۔ وہ یقین کریگا کہ انسان جو ہنر آج تک بناسکا ہے وہ آگ اور ہوا کی مدد سے چلتے ہیں۔ ریل کا انجن اسکا شاہد ہے۔ اگنی کا کام اُوپر کو لیجانا ہے اور ہوا کا برابر چلانا آگ زمین کی کشش کا مقابلہ کرکے اشیا کو اوپر لے جاتی یا خاص درجہ کی حرارت خاص وزنی اشیا کو کشش زمین کے اثر سے بچاتی یعنی زمین کے ساتھ اُن کے ملے رہنے کے عمل کو دُور کرتی اور ہوا اُس کو چلاتی ہے۔ ریل گاڑیوں میں اگنی کے انگاروں کے زور سے بھاپ پیدا ہوکر ہوا کی مدد سے انجن کو زور سے چلایا جاتا ہے یہ نظارہ آج عام طور پر مشاہدہ میں آرہا ہے۔ ہدایت یہ ہے کہ انسان اگنی سے ہون کرکے وایو کی شدھی کریں اور صحت و طاقت کو حاصل کریں۔ بالکل کوشش میں آگ اور ہوا کا استعمال کرکے مختلف طرح کے فوائد اور راحتیں حاصل کریں۔

مہرشی دیانند خلاصہ مطلب اسطرح درج کرتے ہیں

ایشور کا یہ اُپدیش ہے کہ اے انسانو! تم عالموں کی ترقی اور مورکھ پن کا ناش اور سب دشمنوں کے دفعیہ سے راج بڑھنے کے لئے وید کے علم کو حاصل کرو۔ تتھا ترقی کا ذریعہ اگنی اور سب کا دھارن کرنے والا وایو اگنی سے سوریہ اور ایشور اُن کو سب طرفوں میں موجود مان کر یگیہ سدھی ودوان وغیرہ بانوں کی رچنا دھرم کے ساتھ کرو۔ تتھا ان سے اِن کو سدھ کرکے دُکھوں کو دُور کرکے شترووں کو جیتو۔

शर्मास्यवधूत ँ रक्षोऽवधूता अरातयो
दित्यास्त्वगसि प्रति त्वादितिर्वेत्तु ॥
धिषणासि पर्वती प्रति त्वादित्यास्त्वग्वे
त्तु दिवस्कम्भनीरसि धिषणासि पार्वते
यी प्रति त्वा पर्वती वेत्तु ॥ १९ ॥

شرماسیو دھوتم رکھشو او دھوتا اراجیو دتیا ستوگسی پرت تواد تِروینٹ

دھشنا سی پربتی پرت توادتیا ستوگویت دِو سکمبھنیر سی پاروتے یی پرت توا پروتی ویتُو۔

شرم۔ سُکھ کا دینے والا
اَس۔ ہے
اودھوتم۔ وناش کو پراپت
رکھشہ۔ دُکھ۔ بدخصلت انسان
اودھوتاہ۔ نشٹ
اراتیہ۔ دان وغیرہ دھرموں سے محروم انسان
ادتیاہ۔ انترکش و پرتھوی کے
توگ۔ توچا کے سمان
اَس۔ ہے
پرت۔
توا۔ اُسے
ادتِہ۔ ناش رہت

وِیت۔ جانو
دھشنا۔ وید بانی
اَس۔ ہے
پروتی۔ بہت گیان والی
پرت (ویٹ کے ساتھ)
توا۔ اُسے
ادتیاہ۔ پرتھوی کے
توک۔ توچا کے مانند
ویت۔ نِسچے جانو
دِوہ۔ پرکاشمان سوریہ وغیرہ لوکوں کی
سکمبھنیہ۔ روکنے والی
اَس۔ ہے

دھشنا - پرکاش روپی بدھی	توا - اُسے
اس - نے	پرورتی - اُتم اُتم برہم گیان پراپت کرانے والی۔
پاروتے بی - یگیہ کی کنیا پرتھوی کے مانند	ویت - ٹھیک ٹھیک جانو
یرت - رویتُ کے ساتھ	

یگیہ راحت کا دینے والا ہے۔ ناش رہت ہے۔ دُکھ اور بد خصلت انسان نیز دان وغیرہ ہر سوں سے خالی انسان اس سے نشٹ ہوتے ہیں یہ انترکش پرتھوی کے توجا کی مانند ہے۔ اس یگیہ کو جانو اسی طرح ودیا روپ یگیہ سے بہت گیان والی۔ سورج وغیرہ روشن کروں کو روکنے والی یگیہ کی کنیا یعنی پرتھوی کے مانند وید بانی زمین کے شریر کی طرح پھیلتی ہے۔ اُسے ٹھیک ٹھیک جانو۔ اسی (ست سنگ روپ) یگیہ سے اعلیٰ درجہ کا علم الٰہی دینے والی روشن عقل حاصل ہوتی ہے اسے بھی جانو۔

تشریح - اس منتر میں یگیہ کی حقیقت کو اور بھی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ جہان میں اس کا ظہور ہو رہا ہے ایشور کی طرف سے جو تمام طرح کی نعمتیں انسانوں کو مل رہی ہیں۔ یہ ایشوری یگیہ ہے۔ ان نعمتوں کو اچھے استعمال میں لا کر ہی انسان سُکھ کو پاتے ہیں اس لئے یگیہ فی الحقیقت سُکھ کا دینے والا یا راحت کا موجب ہے۔ ایشور جیو پرکرتی تینوں انادی ہیں۔ اور غیر فانی ہیں۔ ان کی ہستیوں سے جو بھی دیوہار ہو رہے ہیں وہ بھی ناش نہیں ہو سکتے اس لئے یگیہ کو ناش رہت کیا گیا

یگیہ سے برائیاں دور ہوتی ہیں اور برائیوں کے دور ہونے سے ایشوری انصاف کے مطابق دُکھ دور رہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ بُرے انسان ناش کو پراپت ہوتے ہیں۔ جب بُرائی نہ رہی تو بُرے انسان کہاں رہے۔ ایشور پاپ کے بدلے دُکھ روپ ڈنڈ دیتا ہے۔ راجہ چور وغیرہ کو قید وغیرہ سزائیں دیتا ہے۔ جس سے عبرت حاصل کر کے انسان شُدھ ہوتے ہیں۔ ایشور جو تمام نعمتیں دیتا ہے اور دھرماتما لوگ جو ودیا کا دان و دھرم کا اُپدیش دیتے ہیں۔ راجہ اور دولتمند لوگ جو بہبودی عامہ کے کاموں میں دھیان دیتے ہیں یعنی آن کا لنگر۔ پیاؤ۔ کنواں تالاب وغیرہ لگانا یا پاٹھ شالا جاری کرانا وغیرہ یہ سب یگیہ کے عمل دیکھ کر ان لوگوں کو

سبق ملتا ہے۔ جو ان نہیں دیتے خود غرضی میں پڑے ہیں۔ اس شکھشا سے ان لوگوں کے
کنجوسی خود غرضی وغیرہ کے بھاؤ بھی دور ہوتے ہیں خاصکر عالم لوگوں کا اُپدیش روپی یگیہ
تمام قابل اعتراض سنکاروں کو دور کرتا ہے۔ اس طرح جیسے جسم کو چمڑا ڈھلنکے ہے۔ ویسے
کیا پرتھوی کیا انترکھش سارے سنسار پر یگیہ حاوی ہے۔ انترکھش میں بادل بن رہے ہیں
اور وہ برس کر ساری زمین کو عجیب و غریب نعمتوں کا خزانہ بنا رہے ہیں۔ ہون یگیہ جو بادلوں
کو منجمد کرتا۔ وقت پر بارش کراتا اور یہ سب نعمتیں دلاتا۔ دوسری طرف ہوا کو صاف کر کے صحت
اور طاقت دلاتا ہے۔ اس کی ماہیت اور عظمت کا جاننا فی الحقیقت تمام انسانوں کے لئے
ضروری فرض ہے۔ اس یگیہ کے علاوہ دویا گیہ ہے۔ پرماتما یگیہ رچا رہے ہیں جو وید بانی
منتروں کے کلیان کے لئے دیتے ہیں اس میں تمام سچے علوم ہیں۔ سورج جہاں مادی روشنی
سے بھرپور کرہ ہے۔ وہاں اس کا اصل سہارا ایشوری گیان ہے جس طرح پانی سے زمین
پیدا ہوتی ہے یا بادل برسنے سے زمین نیا جوبن حاصل کرتی اور اس سے تمام پیداوار کا پھیلاؤ
ہوتا ہے اسی پرماتما سے جو گیان امرت کی ورشا ہوتی ہے وہ وید بانی کا روپ اختیار کرتی
ہے اور جیسے یہ زمین وسیع ہے یا جیسے بادل سے بارش ہونے پر تمام پیداوار پرتھوی اس
طرح ڈھانک لیتی ہے جس طرح توچا جسم کو۔ اسی طرح وید بانی کا دستار عالم لوگ کرتے اور تمام
جہان کے دیوہار وہ وید سے نکلی ہوئی ستیہ ودیائیں حاوی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس ودیا روپی
یگیہ کی ماہیت اور عظمت کو سمجھنا اور سارے دیوہاروں کو اس کے مطابق چلانا اسی صورت
میں ممکن ہے کہ انسان کی عقل ترقی یافتہ ہو۔ سورج کی روشنی سے انسان کیا فائدہ پا سکتا
ہے اگر آنکھ ٹھیک نہ ہو۔ آکاش شبد سے ہے پر کان کا بہرا آواز نہیں سن سکتا۔ اسی طرح
بے عقل انسان تمام نعمتوں یا ایشوری گیان سے فائدہ نہیں پا سکتا۔ پس بدھی کی ماہیت
عظمت کو جاننا اور اسکو ٹھیک حالت میں رکھنا اور بھی ضروری ہے۔ اس غرض کے لئے
انسانوں میں ست سنگ کا طریق جاری ہے۔ استاد کی صحبت میں شاگرد عقلی ترقی پا رہا ہے۔
قابل اور خدا رسیدہ مبلغین و واعظین کی صحبت میں انسانی عقل اور بھی ترقی کرتی اور باریک مسائل
کو سمجھتی ہے یہاں تک کہ یوگابھیاسی گورو کی کرپا اور ست سنگ سے برہم گیان کی پراپتی ہوتی ہے

اس لئے ست سنگ روپی یگیہ کی عظمت بھی لازمی طور پر ہمیشہ ہی قابل لحاظ ہے۔
اس منتر کا بھاوارتھ جو مہرشی دیانند نے محض چند لفظوں میں لکھا ہے۔ وہ بہت غور کے قابل ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رشی لوگ کس طرح سمندر کو کوزہ میں بند کر دکھاتے ہیں آپ لکھتے ہیں۔

انسانوں کو اپنے وگیان سے اچھی طرح پدارتھوں کو اکٹھا کر کے ان سے یگیہ کا انشٹھان کرنا چاہئے۔ جو کہ بارش و عقل کا بڑھانے والا ہے۔ وہ اگنی اور من سے سدھ کیا ہوا سوریہ کے پرکاش کو نو چا کے سمان سیون کرتا ہے۔

یہاں اپنے وگیان سے مراد ترقی یافتہ عقل سے ہے۔ اس کی مدد سے پدارتھوں کو اکٹھا کرنا کیول یا مای اسشیا یا ہون۔ سامگری ہی مراد ہیں بلکہ عالم لوگ ست سنگ وید بانی وغیرہ سب مراد ہیں۔ ایسا یگیہ بھی جہاں ہون کے ذریعے بارش وغیرہ کا موجب ہے وہاں عالم لوگوں اور واعظوں کی صحبت سے عقل کا بڑھانیوالا ہے۔ ہون یگیہ کا ذریعہ اگنی ہے وہ یا وست سنگ روپی یگیہ کا ذریعہ من ہے۔ اگنی سے کیا ہوا ہون یگیہ کی نوچا وی سورج کا پرکاش ہے اور من سے کئے گئے یگیہ کی نو چا گو یا برہم روپی آتمک سورج ہے۔

धान्यमसि धिनुहि देवान् प्राणाय त्वोदानाय त्वा व्यानाय त्वा ॥ दीर्घामनु प्रसितिमायुषे धान्देवो वः सविता हिरण्यपाणिः प्रतिगृभ्णात्वच्छिद्रेण पाणिना चक्षुषे त्वा महीनां पयोऽसि ॥ २० ॥

دھانیم اسی دھنہی دیوان پرانائے توودانائے تو ادیانائے توا۔ دیرگھا منو پرستم ایُشے

دہاہیم دیوو وہ سوتا ہر ینہ پاپیہ پرت گرہھنا تو چھندرین پاہنا چکھشو شے تو اہبی نام پیوہیں

دہاہیم ۔ نیک خصلت ۔ موجب راحت

روگ ناشک یا چاول وغیرہ اناج

اسی ۔ ہے

بھنو ۔ تربیت کرتا ہے

دیوان ۔ عالم کو ۔ روح کو ۔ اندریوں کو ۔

پراناپے ۔ جیون کے لئے ۔

تواہ ۔ اُسے

اُداناپے ۔ سپہورتی بل اور پراکرم کیلئے ۔

تواہ ۔ اُسے

ویاناپے ۔ نیک اوصاف ۔ نیک افعال و

علم کی شاخوں کو پھیلانے کے لئے

تواہ ۔ اُسے

دیرگھام ۔ بہت دنوں تک

انُ ۔ دگرہناتُ کے ساتھ)

پرسیتم ۔ نہایت اعلیٰ راحتوں سے تعلق والی

آیشے ۔ پوری عمر کے بھوگنے کے لئے

دیوہ ۔ عالم لوگ

وہ ۔

سوتہ ۔ سب ایشوریہ کا دینے والا ۔ سوریہ لوک ،

ہر ینہ پانِ ۔ موکش داتا سب جگت کا اُتپادک

پدارتھوں کا پرکاش کرنے والا ۔

پرتِ گرہناتُ ۔ گرہن کرتا ہے ۔

اچھندرین ۔ سرنتر ۔ نیسر پرکاش سے ۔ اپنی وِدیا نتی

وا اُتم دیوہار سے

پاہنا ۔ ستیتوں سے ۔ دیوہار سے ۔

دہام دہارن کرتا ہوں

چکھشو شے ۔ پدارتھوں کے نظر آنے کے لئے ۔

توا ۔ اُسے

اہبی نام ۔ بانیوں کے پرتیکش گیان کو ۔ پرستیوں

میں نیتر دیوہار کے لئے ۔

پیو ۔ جل

اس ۔ ہے ۔

(ترجمہ) جو کینہ سے پاک ۔ نیک خو ۔ راحت دہ ۔ روگ ناشک یا چاول وغیرہ ان یا جل ہے ۔ وہ عالم آدمی یا روح و حواس کو ترپت کرتا ہے ۔ انسان اُسے اپنی زندگی کے لئے اور سپہورتی بل و پراکرم یعنی اندرونی اور بیرونی طاقت کے لئے و سب نیک اوصاف نیک افعال و مختلف سچے علوم پھیلانے کے لئے نیز بہت دنوں تک نہایت اعلیٰ راحتوں سے بھرپور پوری عمر بھوگنے کے لئے دہارن کریں ۔ تمام جگت کا پیدا کنندہ ۔ نجات دہندہ ۔ سبکار رق ۔ اپنی موجودگی یا اچھے دیوہار سے بانیوں کے پرتیکش گیان کو ۔ اپنے انوگرہ سے گرہن کرتا ہے ۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ بھی اُس ایشور کو

ہمیشہ حمد و ثنا سے گرہن کرے یا جیسا اشیاء عالم کا ظاہر کرنے والا سوریہ لوک لوک لو کا منتروں کی زمینوں میں آنکھ کے عمل کے لئے ہمیشہ تیز روشنی سے جل کو گرہن کر کے ان وغیرہ کو پشٹ کرتا ہے۔ ویسے ہی انسان بھی اُسے نرنتر اپنے ویوہار سے پرتھوی کے پدارتھوں کے نظم آپنے کے لئے سویکار کریں۔

تشریح - دہرم وویا پر چار کے یگیہ سے جو شدھی ہوتی ہے اُس سے انسان کا سوبھاؤ شدھ رہتا ہے اور روح اس سے ترپت ہوتی ہے۔ نیز عالم لوگوں کی خواہش پوری ہوتی ہے۔ ہون یگیہ کے اشیاء آرام دہ اور بیماری کو دور کرنے والی ہوتی ہیں ان جل اس یگیہ کے ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ انسانی جسم وحواس کی پرورش و ترپتی ہوتی ہے اس ہر طرح کے یگیہ کی شدھی کا اثر انسان پر یہ ہوتا ہے کہ (۱) زندگی قائم رہتی ہے (۲) بڑے بڑے باریک مسائل کو سمجھنے کے لئے عقل و طاقت آتی ہے اور جسمانی طاقت و توانائی ملتی ہے (۳) انسان کو اعلیٰ اوصاف ملتی ہیں (۴) اعلیٰ درجہ کے اچھے کام کرنے کی قابلیت آتی ہے (۵) جسم تندرست اور توانا نیز عاقل و عالم و نیک چلن ہو کر اپنی صحبت و اپنے عمل سے انسان دوسروں پر اثر ڈالتا اور سب کے سکھ کیلئے مختلف سچے علوم پھیلاتا ہے (۶) ان اغراض کو دیر تک پورا کرتا ہوا انسان بڑی عمر تک زندہ رہتا ہے (۷) یہ بڑی عمر سکھوں کو ساتھ لئے ہوتی ہے کیونکہ دُکھ اور تفکرات اور کمزوریاں و محتاجیاں تو انسانی زندگی کا جلد ہی خاتمہ کر دیتی ہیں۔ یہ سارے پھل مختلف طرح کے یگیہ کے ہیں ہون یگیہ ست سنگ۔ وویا ردپی یگیہ۔ برہمچریہ کا یگیہ وغیرہ وغیرہ پس یگیہ کو وسیع معنے میں دھارن کرنا انسان کا فرض ہے سالیتور کے پیدا کرنا پالنا و نجات دینا وغیرہ اوصاف اس منتر میں اُس کی تمام روحوں و انسانوں کی نسبت خاص فضیلت جتا رہے ہیں۔ اور اُپدیش دیا گیا ہے کہ پرماتما ہر جگہ حاضر ناظر ہیں انسانوں کے اچھے ویوہار اور ان کے کلام کے ظاہری علم کا وہ ساکھشی ہے مطلب یہ کہ باتی اور کرم دونوں میں یکسانیت چاہئے اور وہ وویا آدی کے یگیہ کے شدھ ہونے پر یہ ماتما سے اچھے پھل دلاتے ہیں۔ پس انسان کو چاہئے کہ اُس پرماتما کی ستتی پرارتھنا اُپاسنا کا فرض ہمیشہ پورا کرتا رہے جب اشیا کا دینے والا وہی ہے۔ ان کو استعمال کرنے کی طاقتیں اُسی سے ملتی ہیں ان کے راحت دہ استعمال کا علم اُسی سے ملتا ہے اور وہی تمام اعمال کا پھل دینے والا ہے

تو معبود اور قابل تعریف سوائے اسکے اور کون ہوسکتا ہے۔

جیسے سوریہ لوک تمام زمینوں یعنی کروں میں اپنی روشنی سے آنکھہ کا مددگار ہے اور وہی ان وغیرہ کو پکاتا ہے اس سے انسان اُسے گرہن کرتے ہیں اسی طرح سوریہ کو بھی روشنی دینے والے بھگوان کا حصول تمام روحوں کا آخری منزل مقصود ہے۔

اس منتر کا خلاصہ مطلب مہرشی دیانند کے الفاظ میں یہ ہے۔

"جو یگیہ سے شدھ کئے ہوئے اناج ہوا پانی وغیرہ پدارتھ ہیں وہ سب کی عقل۔ طاقت۔ ہمت استقلال اور عمر بڑھاتے ہیں اس لئے سب انسانوں کو روز یگیہ کا عمل کرنا چاہئے۔ ایشور سے ظاہر کی گئی۔ چار وید روپ بانی کے پرتیکش کرنے کے لئے خواہش کرنی چاہئے کہ آپ کوشش کریں اور پرماتما کی کرپا ہمارے شامل حال رہے۔ جیسے پرماتما خلق خدا کا بھلا کرنے والے لوگوں پر مہربانی کرتا ہے اسی طرح ہمیں بھی سب پرانیوں پر ہمیشہ کرپا کرنی چاہئے جیسے حافظ القلوب سب ایشور اور سوریہ لوک سنسار۔ آتما اور ویدوں میں سچے علم اور مورتی مان چیزوں کا برابر پرکاش کرتا ہے ویسے ہی ہم سب لوگوں کو باہم سب کے سکھ کے لئے تمام علوم کی انسانوں میں اشاعت کرنی چاہئے۔ اور اُن سے ہم کو ہمیشہ روئے زمین کا چکرورتی راج وغیرہ انیک اعلیٰ درجہ کے سکھ حاصل کرنے چاہئیں۔

देवस्यं त्वा सवितुः प्रसवेऽश्विनो
र्बाहुभ्यां पूष्णो हस्ताभ्याम्॥ सं व
पामि समाप ओषधीभिः समोषध
यो रसेन। सं रेवतीर्जगतीभिः पृच्य
न्तां सं मधुमतीर्मधुमतीभिः
पृच्यन्ताम् ॥२१॥

دیوسیہ توا سوِتُہ پرسوے اشونوز باہوبھیام پوشنو ہستابھیام۔ سم ودپام سماپ
اوشدھی بھیہ سموشدھیو رسین سگونگ ریوتیر جگتی بھیہ پرچنیام سم مدھمیتر مدھمتی بھیہ پرچنیام

دیوسیہ	پرمیشور کے
توا	اس (تین پرکار کے یگیہ) کا
سوِتُہ	تمام ایشوریہ کے دینے والا
پرسوے	پیدا کیے ہوئے اس جہان میں
	یا سوریہ لوک کے پرکاش میں
اشونوہ	سورج اور زمین کے بیچ کی
باہوبھیام	دڑھتا سے
پوشنہ	پشٹی کرنے والے (وایو) کے
ہستابھیام	پران اور اپان سے
سم ودپام	اچھی طرح وستار کرتا ہوں
سم	اچھی طرح
آپہ	جل
اوشدھی بھیہ	اوشدھیوں سے
سم	اتم
اوشدھیہ	اوشدھی
رسین	رس سے
سم	بھلے پرکار
ریوتیہ	اتم جل
جگتی بھیہ	اتم اوشدھیوں سے
پرچنیام	میل کرو
سم	بھلے پرکار
مدھومتیہ	نہایت اعلیٰ رس روپ جل
مدھومتی بھیہ	نہایت میٹھی رس والی اوشدھیوں سے
پرچنیام	ملاؤ

(ترجمہ) اے انسانو۔ تمام ایشوریہ کے دینے والے پرمیشور کے پیدا کیے ہوئے اس جہان میں یا سوریہ لوک کے پرکاش میں وہ تین قسم کا یگیہ ہو رہا ہے۔ سورج اور زمین کے بیچ کی دڑھتا اور پشٹی کرنے والے وایو کے پران اور اپان سے یگیہ کا وستار ہو رہا ہے۔ تم اوشدھیوں سے جل اور اوشدھیوں کے آنند کارک رس تتھا اتم اوشدھیوں سے اتم جل کو بھلے پرکار ملاؤ اسی پرکار نہایت ہی میٹھے یا مفید یا مرغوب رس والی اوشدھیوں سے نہایت اعلیٰ رس روپ جل کو مناسب طریق سے ویدک یا شلپ شاستر کی ریتی سے ملا کر کام میں لاؤ۔

تشریح۔ اس وید منتر میں تمام جہان کے تمام طرح کے فرائض و اعمال کا دگ درشن کرایا گیا ہے۔ ہدایت دی ہے کہ تم تمام خالق و رازق پربھو کے پیدا کیے ہوئے سارے جہان پر

نظر ڈالوگے یا یوں کہو۔سوریہ کی روشنی سے جو یہ سنسار دکھائی دے رہا ہے۔اس کے متعلق غور کروگے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اسمیں تین طرح کا عمل ہو رہا ہے سنگتی کرنا دان کرنا دان لینا جو یگیہ کے معنے ہیں ان کا مطلب ہے ملانا۔بڑہانا اور گھٹانا سارے جہان کے دیوہا رکا خلاصہ یگیہ لفظ کے ان تین معنوں میں آتا ہے اور اس کا ظہور آگ۔ہوا۔پانی اور مٹی کے ذریعے ہو رہا ہے اگرچہ آکاش بھی پانچواں عنصر ہے لیکن وہ نشچل ہے۔وہ یگیہ کا محل وقوع ہے۔یگیہ کا معمول یا مفعول نہیں۔اسی لئے چار ہی عنصر ہیں جن کے ملانے وگھٹانے بڑہانے سے کارخانہ قدرت چلتا دکھائی دیتا ہے۔سورج آگ کا مظہر ہے اور زمین پانی وخاک کی۔ان دونوں کے مضبوط تعلق ہونے سے اور اس کے ساتھ ہوا کی طاقت سے ان کے عمل کو مضبوطی ملنے سے سب کام ہوتے ہیں۔ریل کے انجن میں آگ لکڑی یا کوئلے کو جلاتی۔پانی کو بھاپ بناتی ہے اور ہوا کے داخل وخارج ہونے سے آگ کی ہستی قائم رہتی ہے اگر ہوا آگ کو جلائے لیکن لکڑی یا پانی کے آگ کی طفیل نہایت لطیف ہوتے ہوئے ذرات کے ساتھ وہ ہوا خارج نہ ہو تو بھی آگ جل نہیں سکتی بجھ جاتی ہے۔اس لئے ہوا کا آنا اور جانا۔داخلہ اور خارجہ یا پران اور اپان دو طرح کے عمل سے ہی آگ۔پانی اور مٹی کے عمل کو مضبوطی ہوتی ہے۔انہی طاقتوں کو قابو میں لانے کے ذریعوں کا نام نیتر یا کلا کوشل ہے۔اور انہی کی طاقتوں کو نیتروں کے ذریعے ملا کر گھٹا کر یا بڑہا کر کام لینے سے ریل کا یا ہوائی جہاز کا یا سمندری جہاز کا یا زمین دوز کشتی کا چلنا۔تیز ہونا۔مدہم چلنا۔ٹھہرنا وغیرہ ہوتا ہے۔تمام کارخانہ قدرت میں انسانی اجسام۔حیوانات۔نباتات جمادات سب کا پیدا ہونا۔قایم رہنا۔کمزور یا طاقتور ہونا۔بڑہنا گھٹنا۔ناش ہونا وغیرہ اسی طرح آگ ہوا پانی اور مٹی کے ملانے بڑہانے گھٹانے پر منحصر ہے۔یہ اصول بتا کر پرماتما انسانوں کو اسپر عمل کرنے کی ہدایت دیتے ہیں کہ تم بھی یہ گیان پاکر اپنی طاقتوں کو مناسب طریق سے بلا کر یگیہ کرو جس پدارتھ کے ساتھ جب جس کو جتنا اور جس طرح ملانا یا گھٹانا بڑہانا ہو۔اسے جو انسان سمجھ لیتے ہیں۔وہی ایشور کی سرشٹی سے سکھ پاتے ہیں۔وید لوگ یہ گیان رکھتے ہیں کہ فلاں طرح کی طاقت کے کم ہونے یا فلاں مادہ کے بڑھ جانے یا فلاں بدپرہیزی یا بدعملی سے وات۔پت یا کف روپ فلاں تت میں اس پرکار کی گڑبڑ ہو نیسے

روگ ہوا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ اس بدنظمی کو دور کرنے یا اُن طاقتوں کو اعتدال
پر لانے کیلئے فلاں اوشدھی اس انوپان سے اس اس سمے پر دیجانی چاہیئے۔ وہ
اوشدھیوں کو کم و بیش کرتا ہوا بطاتا اور روگ کو دور کرتا ہے بھوک و پیاس کو بیاری
کہا جاوے تو یہ ہر جاندار کے ساتھ لگ رہی ہے اور ان و جل و بھیل اسکی اوشدھی ہیں
ایک وقت زیادہ کہانے سے تکلیف ہے تو برت یا فاقہ سے یا معمولی دوائی سے اس
زیادتی کے اثر کو زایل کیا جاتا ہے۔ لیکن متواتر گڑبڑ ہونے سے بنسپتی کا خاص جو ہر کام
میں لانا پڑتا ہے عرق شربت وغیرہ دیئے جاتے ہیں بیماری اور بڑھی ہوئی ہو تو کشتے
اور ست و رس استعمال کرائے جاتے ہیں۔ منتر میں اسی لئے بار بار اوشدھی اور
جل کا ذکر ہے کہ مفردات۔ مرکبات۔ عرقیات۔ شربت۔ رساین۔ کشتہ جات جس حالت
میں جس روپ کی ضرورت ہو اسی کا استعمال کیا جاوے۔ لیکن اوشدھی اور جل یا رس
کی کوئی بھی اُتم سے اتم حالت کیوں نہ ہو وہ آگ ہوا یا پانی کی مدد سے ہی ظہور پذیر ہوتی
ہے یہ تو ویدک علم طب کے لحاظ سے یگیہ کا عمل ہوا۔ اب سائنس کو لیجئے اس میں بھی
جیسا ریل کے انجن کی مثال سے واضح ہوا انہی طاقتوں کو ملانا اور گھٹانا بڑھانا ہو
رہا ہے جیسے اوشدھیوں کے تت یا رس یا کشتے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح
سے لڑائی میں کام دینے والے بارود اور زہریلی گیسیں بھی خاص طرح کی چیزوں
سے خاص مخالف اجزا نکالکر موافق ملا کر حاصل کئے جاتے ہیں یہی اصول جسم کی
پرورش میں کام دے رہا ہے یہی اصول ہون یگیہ میں برتا جا رہا ہے۔ مناسب مقدار سے
موسم کے موافق خاص اشیا کا بڑھانا گھٹانا و گھی آدی سے ملانا اور اگنی کی طاقت سے ان
کو پرمانو روپ میں منتشر کرنا ہی ہون کا راز ہے یہی اصول علم کی ترقی میں کام کر رہا ہے
مضر اور جہالت پر مبنی معلومات کو دبانا اور سچی معلومات کو بڑھانا ایسے ہی دھرم اپدیش یا
خلاف دھرم سنسکاروں کی مذمت اور ایشور آگیا کے انوکول سنسکاروں کا منوں
میں بھرنا اور اپنے علم و عمل کی آگ سے تھا لگن اور پورشارتھ کی ہوا سے دوسرے کے دلوں
پر ہونے والے اثرات کو بڑھانا و مضبوط کرنا ہی اسکا خلاصہ ہے۔

پس تمام سچے انسانوں کو لازم ہے کہ قدرت کے مظہراات اور سچے علمی اصولوں کو دل میں جگہہ دے کر روحانیت و اخلاق. علمیت. طب. سائینس وغیرہ تمام وبہاگوں کو اچھے انتظام وقابلیت سے چلاکر ہر طرح کی ترقی اور راحت کو پاویں۔

जनयत्यै त्वा संयौमीद मग्नेरिद मग्नीषोम
योरिषे त्वा घर्मोऽसि विश्वायुरुरुप्रथा उरु
प्रथस्वोरु ते यज्ञपतिः प्रथतामग्निष्टे त्वचं मा
हिंसीद्देवस्त्वा सविता श्रपयतु वर्षिष्ठे
ऽधिनाके ॥२२॥

جن یتیی توا سم یومید گنے رِدمگنی ستومیو ریشے توا گھرموسیں وِشواییُرُر پرتھا اُرُ پرتھسوا اُرتے یجیہ پتیہ پرتھتا گنشٹے توچم ما ہم سیدِ سے وستوا سوِ تا شرپیت ورشِشٹے اوِدھناکے۔ ۲۲۔

جن یتیے۔ سب سکھہ پیدا کرنیوالی راج نیتی کیلئے
توا ۔ اس یگیہ کو
سم
یوم } پہلے پر کا ملاتا ہوں
اِدم ۔ یہ
اگنیہ ۔ اگنی میں
اِدم ۔ وہ
اگنی شوسیوہ ۔ اگنی اور سوم کے بیچ میں
اِشے ۔ ان وغیرہ کے پیدا کرنیکے لئے

اُرُو سکھہ کو
تے ۔ تمہارے لئے
یجیہ پتیہ ۔ یجیہ کا سوامی
پرتھتام ۔ بڑھاوے
اگنیہ ۔ آگ
تے تیرے
توچم ۔ توچا

توا - اس کو
گھرمہ - یگیہ
اس - ہے
وشوائیُ - پوری عمر کا دینے والا
اُرو پرتھا - بہت سکھہ کا دینے والا
اُرو پرتھسو } وسترت کرو پھیلاؤ

ما - مت
ہنسیت - نشٹ کرے
دیوہ - جگدیشور
توا - تم کو
سوِتا - پیدا کرنے والا انتریامی پرماتما
شرمینت - سکھہ سے یکت کرے سبھی طرح سے
ورشِشٹھے - بہت ترقی پایا ہوا
ادھو ناکے } اعلےٰ اسکھیہ میں:

اے انسانو! سب سکھہ دینے والی راج لکشمی کے لیئے میں اس یگیہ کو اگنی میں پدارتھ چھوڑ کر یکت کرتا ہوں ایسے ہی تم بھی اسے اگنی کے سینوگ سے سدھ کرو۔ یہ پدارتھ یعنی شدھ کی ہوئی سامگری اگنی میں ڈالی جاتی ہے تو پھیل کر اگنی اور سوم کے بیچ میں ہوکر جنی اور ان وغیرہ کو پیدا کرتی ہے پوری عمر اور بہت سکھہ دینے والے یگیہ کو جیسے میں جگت میں پھیلاتا ہوں ویسے تم بھی اسے وسترت کرو جس سے یگیہ کا سوامی انتریامی جگدیشور قسم قسم کی نعمتیں اور راحتیں دیگا اور تمہارے شریر کا کوئی بھی عضو ناش نہ ہوگا یہی نہیں۔ انتہائی طور پر بڑھے ہوئے اعلیٰ سے اعلیٰ سکھہ تمہیں حاصل ہوں گے

(تشریح) ہون یگیہ۔ کلا کوشل۔ دھرم و علم کی اشاعت۔ راج پربندھ وغیرہ جملہ امور میں مختلف طرح کی سامگری اور مختلف طرح کی اگنیاں کام میں آتی ہیں جن کا پہلے منتروں کی تشریح میں اچھی طرح ذکر کر دیا گیا ہے۔ اسی سے تمام طرح کے یگیوں کا سنسار میں پھیلانا۔ اور تمام طرح کی نعمتیں یعنی دولت۔ عمر۔ ان۔ اناج علم۔ صحت طاقت وغیرہ پھیلا کر اس انسانی زندگی میں دھرم ارتھ کام اور موکش روپ پھلوں کو حاصل کرنا انسان کا فرض ہے

دوسرے معنا

اے انسانو! جیسے میں پوری عمر اور بہت اعلیٰ سکھ کے دینے والے یگیہ کو سنگت کر کے راج لکشمی اور ان وغیرہ پدارتھ پیدا کرتا ہوں اور یگیہ کی سدھی کیلئے شدھ سامگری کو آگ یا آگ اور سوم کے بیچ میں چھوڑتا ہوں۔ ویسے ہی تم بھی اس یگیہ کو وستار کو پراپت کرو تاکہ یہ مادی آگ تمہارے جسموں کو بیماریوں سے نشٹ نہ ہونے دے جیسے انتریامی جگدیشور انتہائی ترقی پائے ہوئے اعلیٰ سے اعلیٰ سکھ میں اُس یگیہ کو آگ کے بیچ میں پجنہ کرتا ہے ویسے تم بھی اس یگیہ کو پجنہ کرو اور تمہارے یگیہ کا سوامی بھی اس یگیہ کو وستار سنگیت کرے۔

تشریح۔ پرماتما پرکرتی کے ست۔ رج۔ تم گنوں اور اگنی وایو وغیرہ بھوتوں کے میں وگمی بھینٹی سے جو سنسار کے تمام پدارتھوں کو اور جسم دھاتما کو ملا کر مختلف جاتیوں کے جانداروں کو پیدا کرتا ہے۔ تو یہ اس یگیہ کا ہی وستار ہے جسکی مہما ان منتروں میں گائی جاتی ہے۔ تمام پدارتھوں کو شدھ پرمانو روپ میں اگنی کے ذریعہ میگھ منڈل انترکھش میں رکھ کر ان سے اشیائے گوناگوں پیدا کرتے رہنا بھی یگیہ کو وسعت دیتا ہے۔ اسی طرح انسانوں کی طرف سے اس یگیہ کا پھیلاؤ پھیلے پر کار ہونا چاہئیے۔ ایک آگ کی بدولت ہی انسان کے کس قدر کام نکلتے ہیں۔ اسے دیکھکر ہی یگیہ کے پھیلاؤ کا عجیب نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ سورج کی گرمی سے انسان سردی کو دور کرنے۔ کھیتیاں پکانے وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ آگ سے کھانا بنانا۔ دوائیوں وغیرہ کا پکانا۔ رس نکالنا۔ بھاپ کے ذریعہ علاج کرنا بجلی سے روشنی پانا کارخانوں کے چلانے کیلئے طاقت حاصل کرنا اس سے تمام بیماریوں کا علاج کرنا وغیرہ بے شمار استعمال اسی یگیہ کا پھیلاؤ ہیں۔ اگنی نام پرماتما اپنے میل روپ یگیہ سے آتما کو پرم آنند روپ اعلیٰ سے اعلیٰ سکھ دیتا ہے اور ایسے ہی اگنی روپ و دوانوں کے ذریعہ انسانوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ دنیاوی راحتیں حاصل کرنے کے قابل بناتا اور مادی آگ سے

بے شمار طرح سے سکھ پہونچاتا ہے۔ ایسے ہی انسان علم اور عقل کی طاقت سے
یگیہ کو بیشمار طریقوں سے پھیلاتا ہے اور راحتیں و نعمتیں پہونچاتا ہے۔

मा भेर्मा सं विक्था अतमेरुर्यज्ञोऽतमेरुर्यजमानस्य प्रजा भूयात्त्रिताय त्वा द्विताय त्वैकताय त्वा ॥२३॥

ما بھیر ما سم وِکتھا اتمے رُر یگیو تمے رُر یجمانسیہ پرجا بھویات ترتائے توا دِوتائے توا یکتائے توا

ما - مت
بھیہ - خوف کرو
ما - مت
سم وِکتھاہ - چلا بیان ہو
اتمیرہ - تندرست ہو کر
یجیہ - یگیہ روپ
ات میرہ - تندرستوان
یجمانسیہ - یجمان کے

پرجا - سنتان
بھویات - پراپت ہو
ترتائے - اگنی گرم ہوی ہونے کیلئے
توا - اس (مادی آگ) کو سمجھائے
دوتائے - ہوا و آب باران کی صفائی ہونے
توا - اسکو
ایکتائے - سکھ کے ہونے کیلئے
توا - اسکو

اے عالم لوگو۔ تم تندرست ہو کر یجمان کے یگیہ کے انوشٹھان سے بے مت کرو۔ اور اس سے چلا بیان نہ ہو۔ اس طرح یگیہ کرتے ہوئے تم کو نہایت اعلیٰ اولاد حاصل ہو جو تندرستوان ہو۔ میں مادی آگ کو مذکورہ بالا صفت والی اور بے سکھ کیلئے ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی نیز اگنی گرم اور ہوی ہونے کیلئے استعمال کرتا ہوں۔
تشریح۔ پرماتما ہدایت دیتے ہیں کہ یگیہ دل سے تندرستا سے ہو۔ وکھاوے یا فرض

ٹالنے کیلئے ہیں۔ اس سے کبھی انسان کو پرے نہ ہونا چاہئے۔ کسی پرکار کا خوف یجمان
یعنے نیک کام کرنے والے کو نہو۔ فرض کے ادا کرنے میں کتنی تکلیفیں ہوں۔ دلکو
ڈلانا نہیں چاہئے۔ پرماتما آشیرواد دیتے ہیں کہ اس طرح سے جو تتپر ہو کر یگیہ کریں
گے ان کے پورشارتھ کے نہایت نیک نتیجے نکلیں گے مثلاً اچھی اولاد کا ہونا۔ شتروناں
شمنشوں کا ہونا نہایت مفید۔ کلاکوشل کا ایجاد ہونا۔ مادی آگ جس طرح اپنے جلانے و
روشنی دینے کے دہرم کو نہیں چھوڑتی۔ سوریہ جسطرح بادلوں کو بیندھتا ہوا۔ روشنی
و گرمی پہونچاتا ہے گویا مستقل طور پر اور تتپر ہو کر اپنا فرض پالے جاتا ہے۔ اسی طرح عالم
لوگوں کو یگیہ کے عمل میں پورا استقلال دکھانا چاہئیے اس سے تمام سکھوں یعنی دل
زبان جسم کے متعلقہ سکھ کے سامان سب تتپر روپ سے ملتے ہیں۔

देवस्य त्वा सवितुः प्रसवेऽश्विनोर्बाहुभ्यां पूष्णो हस्ताभ्याम ॥ आददेऽध्वरकृतं देवेभ्य इन्द्रस्य बाहुरसि दक्षिणः सहस्रभृष्टिः शततेजा वायुरसि तिग्मतेजा द्विषतो बधः ॥२४॥

دیوسیہ توا سوِتُہ پرسوے۔ اشونوربا ہُبھیام پوشنو ہستا بھیام۔ آددے
دھورکرتم دیوے بھیہ اندرسیہ باہُرسی دکھشنہ سہسر بھرشٹہ شت تیجا
وایُرسی تگم تیجا دوِشتو ددھہ۔ ۲۴

دیوسیہ - سب آنند دینے والے پرمیشور کی
توا - اُسکو
سوِتُہ - انتریامی۔ پریرنا کرنیوالے

بدھہ - ناش کرنا
ادھورکرتم - سُکھ کا کارک کرم کو
دیوے بھیہ - دووان یا دویہ گُنوں کیلئے پراپتی

پرچودے - پریرنا ہیں	اندرسیہ - سوریہ کا
اشونوہ - سوریہ چندر	باہو - کرن سموہ
باہو بھیام - بل ویریہ سے	اس - ہے
پوشٹنہ - پشتی کارک وایو کے	دکشنہ - پرایت کرنے والا
ہستا بھیام - گرہن اور تیاگ کے ہیتو اوان اور اپان سے	سہسر بھرشٹھہ - انیک پرکار کے پدارتھوں کو پکانے والا
آ ودے - گرہن کرتا ہوں	شترت تیجاہ - انیک پرکار کے تیج والا
تگمم تیجاہ - تیکھشن تیج والا	وایہ - ہیتو
ودشتہ - شتروؤں کا	اسی - ہے

میں انتریامی پریرنا کرنیوالے سب آنند کے دینے والے پرمیشور کی پریرنا میں سورج چاند اور ادھوریوؤں کے بل اور ویریہ سے اور پشتی کارک ہوا کے پکڑنے چھوڑنے کے ہیتو جو اوان اور اپان ہیں ان سے ودوان یا دویہ سکھوں کی پراپتی کیلئے یگیہ کے سکھہ کارک کرم کو اچھے پرکار گرہن کرتا ہوں اور میرا کیا ہوا یگیہ سوریہ کا گرہن کرنے والا ہے۔ جسمیں انیک پرکار کے پدارتھوں کو بچانے کی طاقت اور انیک طرح کا تیج ہے اور جس سورج کا تیکھشن تیج والا ہیتو ہے اس سے ہمکو انیک پرکار کے سکھہ پانے اور شتروؤں کا ناش کرنا چاہئیے۔

تشریح۔ اس منتر میں بہت سے امور قابل غور ہیں۔ اول یہ کہ تمام برہمانڈ میں قدرتی طور پر یگیہ ظہور پذیر ہو رہا ہے وہ پرماتما کی پریرنا سے ہوا ہے حرکت: کا آدی مول وہی بھگوان ہے انسان کو اسی آدرش کو لکھش رکھتے ہوئے یگیہ کرنا چاہیئے۔ دوم ایشور کے بعد انسان کیلئے یگیہ کا سادھن ایک تو ہے سوریہ چاند کی طاقتیں اور دوسرے ادھوریو لوگ یا ان کے نیک اوصاف ہیں۔ سیوم ان کے بعد یگیہ کیلئے ضرورت ہے پشتی کارک وایو کی یا عالموں کے اپنے نیک اوصاف کو عمل میں لانے کی۔ مادی یگیہ میں ہوا کا تعلق ہے جس کا گن ہے چھونا۔ جس کے ذریعے ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تک لیجانا یا پکڑنا و چھوڑنا ہوتا ہے

نیک افعال روپ یگیہ میں عالموں کا اپدیش یاد دیا وان ہوا کی جگہ کام دینا ہے اور اُسکے ذریعے نیکی کا قبول کرنا اور بدی کا ترک کرنا ہوتا ہے۔

انسان کا فرض بتایا گیا ہے کہ وہ ان سارے وسایل سے راحت بخش فعلوں کو قبول کرے اور ہر طرح کے سکھ پاوے مادی یگیہ میں سوریہ یا مادی آگ کے پرتی ندہی کے ارپن سب سامگری ہو رہی ہے۔ سوریہ اپنی کرنوں سے مادی پرمانوؤں کو کھینچ رہا ہے۔ بجلی اور آگ وغیرہ کے روپ میں اسکا تیج کام کر رہا ہے اور جہاں سوریہ اپنی شعاعوں کے ذریعہ تمام پدارتھوں کو پچاتا ہے وہاں آگ جٹھر میں سا ہے کھانوں کو ہضم کرتی ہے ایسے انیک دوہار پہلے منتروں کی تشریح میں بتائے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ روحانی یگیہ کا آدھار وہ پار برہم پرماتما ہے وہی سچے ارتھوں میں گیان کا سوریہ اور مادی سوریہ کا بھی روشن کنندہ ہے وید سے انیک پرکار کے علوم کرنوں کی طرح ظاہر ہو رہے ہیں

اگر انسان ان علوم کی دولت سے مالا مال عالموں کی صحبت سے فیض پائیں یا ان سب کے پرکاش کرنے والے عالموں کے عالم پرماتما سے سمادھی اوستھا میں یوگ حاصل کریں تو یقیناً انیک پرکار کے سکھ کیا سکھوں کی آخری حد یعنی موکھش کے آنند کو پہونچ سکتے ہیں۔ مادی آگ میں ہون کرنے سے ان بگھنوں کا ناش ہوتا ہے جو ہماری جسمانی صحت و طاقت کے راستے میں حائل ہوتے ہیں۔ لیکن آتمک یگیہ میں اپنے آپ کو اس پرم پتا پرماتما کے سمرپن کر دینے سے کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار آدی کے بگھن یا مغلوب الحواسی وغیرہ کا ناش ہوتا ہے۔ دنیاوی راجا کی حفاظت میں آنے سے چور ڈاکو وغیرہ دشمنوں سے بچاؤ ہوتا ہے۔ لیکن پرماتما کی شرن میں آنے سے اگیان اور اُسکی ساری اپج روپ شیطانی دشمنوں سے نجات ملتی ہے کاش کہ انسانی راحت و ترقی و کامیابی سے تعلق رکھنے والے تمام طرح کے گیہ وید آگیا کے مطابق آورش رہ ہے چل سکیں اور ہر پہلو سے گرتی ہوئی منش جاتی اعلے انسانی معراج کو پہونچ سکے

पृथिवि देवयजन्योषध्यास्ते मूलम्माहिꣳसिषं व्रजङ्गच्छ गोष्ठानं वर्षतु ते द्यौर्बधान देव सवितः परमस्यां पृथिव्याꣳ शतेन पाशैर्योऽस्मान्द्वेष्टि यं च वयं द्विष्मस्तमतो मा मौक्॥ २५ ॥

پرتھوی۔ دیو یجنو شدھیاستے مُولّماہم ہِسشم۔ برجنگچھ گوشٹھانم۔ ورشتُو تے دیور ودہان دیو سوِتہ پرسیام۔ پرتھویام شتنیں پاشیریو۔ اسمان دویشٹیم چہ دیم ودشمستم توماموک۔ ۲۵

پرتھوی۔ زمین
دیو یجن۔ عالموں کے یگیہ کرنے کی جگہ
اوشدھیا۔ بھون کے پدارتھ
تے۔ یہ
مُولم۔ ترقی کرنے والے اصل کو
ما۔ مت
ہِنشم۔ ناش کروں
برجم۔ پانی برسانے والے بادل کو

پرم۔ شترو کو
اسیام۔ اس (پرتھوی) میں
پرتھویام۔ بھومی میں
شتین۔ انیک
پاشیہ۔ بندھنوں سے
یہ۔ جو کوئی
اسمان۔ ہم لوگوں سے
دویشٹ۔ دشمنی کرتا ہے

گچھہ - پراپت ہو
گوسنتھہانم - سوریہ کی کرنوں کے گنوں سے
ورشتُ - برساتا ہے
تے - آپ (کی کرپا) سے
دیوہُ - سوریہ کا پرکاش
وِدہان - باندھو
دیو - سوریہ وغیرہ جگت کا پرکاش کرنیولا
سوِتہ - راجیہ اور ایشوریہ کا دینے والا

یم - جس سے
چہ - اور
وَیم - ہم
دوشمہ - دشمنی کرتے ہیں
تم - اس کو
اتہ - اس (بندھن) سے
ما - مت
مُوک - چھوڑو

(ترجمہ) اے سوریہ وغیرہ جگت کے ظاہر کرنے والے اور تمام ایشوریہ کے دینے والے پرمیشور آپ کی عنایت سے یہ جو عالموں کے یگیہ کرنے کی جگہ زمین ہے۔ اور یہ جو یگیہ میں کام آنے والی اوشدھی وغیرہ کی سامگری ہے۔ میں اس کے ترقی کرنیوالے اصل کا ناش نہ کروں۔ ہاں اس بھومی میں جس یگیہ کا میں انوشٹھان کرتا ہوں۔ وہ جل برسانے والے بادل کو پراپت ہو۔ وہاں جاکر وہ سوریہ کی کرنوں کے گنوں اور سوریہ کے پرکاش سے پوتر حالت میں زمین پر برسے۔

اسی پرکار ایسی کرپا کرو۔ کہ اس پرتھوی میں جو کوئی ادھرمی آدمی ہم نیک لوگوں سے عداوت رکھے۔ یا جس سے ہم نیک لوگوں سے عداوت رکھے۔ یا جس سے ہم نیک لوگ دشمنی رکھتے ہوں۔ وہ آپ کے نیائے یم و دھرماتما راجا سے انیک پرکار کے بندھنوں سے باندھا جاوے۔ نہ اسے چھوٹ نہیں سکے (۵۰)

تشریح۔ ایشور تمام برائیوں۔ غلطیوں اور گناہوں سے پاک ہے۔ اس کی رچی ہوئی زمین کو قدرتاً نیک اعمال کیلئے ہی مخصوص سمجھا جا سکتا ہے۔ فعل مختار انسان اس خصوصیت کو نظرانداز کرکے غلطی گناہ یا جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح اناج بنسپتی جڑی بوٹی وغیرہ سامگری بھی قدرتاً نیک استعمال کیلئے مخصوص ہے۔ فعل مختار انسان اس استعمال کو نظرانداز کرکے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس لئے

وید کے ذریعے انسانوں کو اُپدیش دیا گیا ہے۔ کہ وہ زمین اور اس کے تمام سامان کو عالم لوگوں کے یگیہ کرنے کی جگہ یا ذریعہ سمجھیں۔ اصولی مطلب یہ کہ خدا کے احکام کو جاننے والے لوگ بھی اس جہان میں وہ عمل کرتے ہیں۔ جو قانون قدرت و رضائے الٰہی کے موافق ہیں۔

ہر شے کی اصلی مادی ہیئت ہر حالت میں غیر فانی ہے۔ اور ہر چیز کے شُدھ حالت میں پیدا ہونے کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ لطیف حالت میں شدھ اور محفوظ ہو۔ ہون یگیہ سے یہ مدعا پورا ہوتا ہے۔ انسان نیچر کے منشأ کے مُطابق اُسے لطیف حالت میں آکاش میں پونچاتا ہے۔ جہاں ان پر دنیاوی آلائیشات و انسانی دستبُرد کا اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہی مطلب مول یا اصل کو ناش نہ کرنے کا ہے۔ اور یہی مول ترقی پانے والا کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہ انسان وغیرہ کے لئے کار آمد صورتیں اختیار کرتا ہے۔

اسی طرح وِدیا پرچار روپی دھرم یگیہ کے ذریعہ علم کے اصلی اصولوں کو عالم لوگ محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ ان سے بھی بڑھ کر عالموں کے لئے یگیہ بھومی جو یہ زمین ہے۔ اس پر رشی مُنی وہ اعلےٰ ترین یگیہ رچاتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ مُول گیان یا وید کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ یہ مہان پُرش یوگا بھیاس دوارا مُول وید کو شبد اور ارتھ سمیت اپنے آتما میں محفوظ کرتے یا اس کلیانی بانی کو کنٹھستھ کر کے وید کی رکھشا کرتے ہیں ۔

پس ادھیاتمک ارتھوں میں سچے باریک بین لوگ اس منتر سے یہ اُپدیش پاتے ہیں۔ کہ تمام ترقیوں کا اصلی ذریعہ جو سچا گیان یا وید ہے۔ اس کو یوگ روپی یگیہ سے محفوظ رکھا جاوے۔ جس طرح ہون یگیہ کے ذریعہ مادی اشیا پرمانو روپ ہو کر انترکش منڈل میں پونچتے ہیں۔ اور سُورج کی کرنیں روشنی و حرارت کے اثرات سے اُن کو اصلی شدھ حالت میں لاتی اور بارش کے ذریعے انہیں زمین پر لا کر انسان وغیرہ کیلئے تمام ضروریات مہیا کرتی ہیں۔ اسی طرح یوگی جن ترک اور شردھا کی

اگنی کے ذریعے سارے سنسکاروں کی شدھی کا یگیہ رچاتے ہوئے اس آتمک سوریہ یعنی گیان سروپ پرماتما کے بیتھار تھہ گیان روپی پرکاش سے شدھ کرتے اور دھرم اپدیش روپی برشا کے ذریعے منش ماتر کے اندر پونچاتے ہیں۔

منتر کے دوسرے حصے میں یہ کامنا کیگئی ہے یا پرماتما کی طرف سے اپدیش دیا گیا ہے۔ کہ کوئی بھی پاپ یا برائی نہ رہے جس کا تدارک نہ کیا جاوے۔ جیسے اگنی سے جلا کر اور پرمانو روپ کر کے شدھی کی جاتی ہے۔ اسی طرح دنڈ اور تاڑنا وغیرہ کی اگنی سے غلطیوں اور پاپوں کو انسان چھن بھن کرتے ہیں۔ مکان کی صفائی میں جہاں بے احتیاطی سے کسی حصہ میں غلاظت کو رہنے دیا جاوے وہیں مضر صحت بیماری کے اثرات کی گنجائش رہتی ہے۔ اسی طرح جس غلطی یا گناہ کے لئے سزا نہیں ملتی۔ وہ انسان کے بگاڑنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ جو لوگ مانتے ہیں۔ کہ کوئی گناہ معاف ہوسکتا ہے۔ یعنی خدا کسی عمل کے لئے سزا نہیں دیتا۔ وہ اصلی پاکیزگی اور سدھار کے مدعا سے ہی ناواقف ہیں۔ جھاڑو دیتے ہوئے۔ جیسے تمام کوڑا کرکٹ فرش سے ہٹایا جاتا ہے۔ اسی طرح اندرونی پاکیزگی کے لئے تمام گناہوں کو ڈنڈیا تاڑنا کے جھاڑو سے پرے کرنا لازمی ہے۔ یہ آشا دید ادا کرتا ہے جب وہ جتاتا ہے۔ کہ پرماتما اپنے نیائے نیم سے تمام پاپوں کو ایک پرکار کے بندھنوں سے باندھتا ہے۔ تمام انسانی حیوانی و دوسرے قالب محض چھوٹے بڑے گناہوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ ان جسمانی بندھنوں یا جیلخانوں کے اندر بندھا ہوا آتما ایشور کے اٹل نیموں کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر کوئی گناہ بغیر سزا کے چھوٹ سکے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ خدا گناہگاروں کو خاص حالتوں میں مادی قالبوں کے اندر قید نہ کرتا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ پاپیوں کو آزاد یا مکت یا نجات یافتہ کر دیتا۔ ایسی حالت میں احکام الہی کی تعمیل یا علم حقیقی یا عرفان وغیرہ غیر لازمی ہو جاتے۔ اور سارا نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اصول سب کا یہی ہو جاتا کہ نیک اعمال وغیرہ کی کیا ضرورت خدا چاہیگا۔ تو گناہگاروں کو بھی نجات دے

دیگا۔ یہی اصُول راجہ پر بھی عاید ہوگا۔ قید۔ جرمانہ۔ سزا بید۔ تمام جیلخانے سب
چور ڈاکو بددیانت۔ زانی۔ دغاباز وغیرہ کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر راجہ لوگ
ان بندھنوں سے چوروں کو نہ باندھیں۔ یا سزا کے بغیر چھوڑ دیں۔ تو سارے
ملک میں اندھیر مچ جاوے۔ یہ مانا کہ بعض حالتوں میں انسان کی محدود العلمی و
محدود العقلی سے قاتلوں تک کو وعدہ معافی دے کر اصل جرموں کا سراغ لگایا جاتا
ہے۔ لیکن غیر محدود علم اور طاقت کے مالک اس ایشور کے متعلق معافی دینا کسی
بھی حالت میں قابل تسلیم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اُسے گناہگاروں کا سراغ لگانے یا
تفتیش کرنے میں کسی انسانی امداد کی ضرورت نہیں۔ پس مطلب صاف ہے
کہ نہ باپ نہ اُستاد نہ راجا نہ عالم کوئی بھی اپنے سنتان یا شاگرد یا رعیت وغیرہ
کی کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی حرکت کو تاڑنا کے بغیر نجانے دیں
ایسا کرنا ایشوری آگیا کے خلاف ہے سچی محبت سچی ہمدردی و خیر خواہی کا تقاضا
سدھار ہے۔ نہ کہ درگذر۔ پر ماتما اس اصول کی پابندی کے لئے انسانوں کو ہدایت
دیتے ہیں۔ کہ وہ یہ کامنا سدا کریں۔ کہ جو اُن سے دشمنی کرتا ہے۔ یا جس سے وہ
دشمنی کرتے ہیں۔ وہ انصاف کے مطابق ضرور ہی سزا پاوے۔

لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ خود غرضی ہے۔ کہ جس سے ہم دشمنی کریں۔ یا
جو ہم سے دشمنی کرے۔ وہ سزا یاب ہو۔ دونوں حالتوں میں اپنا ہاتھ اوپر رکھنا طرفداری
پر مبنی بات ہے۔ لیکن درحقیقت یہ معترضوں کی اپنی بھُول ہے۔ دنیا میں نیک
بد یعنی آریہ اور دسیو دو طرح کے لوگ ہیں۔ آریہ یا نیک لوگوں سے ہی ویدک
دعائیں یا نیک خواہشات مخصوص ہیں برے لوگ نہ ایشور کی پرارتھنا کے ادھیکاری
ہیں۔ نہ ان کی دعا قابل قبولیت ہے۔ ساتھ ہی جب کامنا یہ کی جاتی ہے۔ کہ ایشری
انصاف کے مطابق ہمارے دشمنوں کو سزا ملے۔ تو اعتراض کی گنجائش ہی نہیں رہتی
نیک لوگ ہی انصاف پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یقین ہے۔ کہ سچا انصاف
لازمی طور پر ہمیں سکھ اور راحت کا نتیجہ دیگا۔ انصاف سے خوف ہمیشہ بد لوگوں

کو ہوتا ہے۔ پس دونوں صورتوں میں آریہ لوگوں کی پرارتھنا پر طرفداری وغیرہ کا الزام نہیں لگ سکتا۔ نیک لوگوں کے دشمنوں کو سزا دینا نوع انسان کی حقیقی بہتری کے لیے لازمی ہے۔

ایک اور اعتراض یہ ہوتا ہے۔ کہ دو فقروں کا لکھنا غیر ضروری ہے۔ جو ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ یا جس سے ہم دشمنی کرتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی معترضوں کی بھول ہے اگر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ جو ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ وہ سزایاب ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آریہ لوگ بدلہ لینے کے جذبہ سے متحرک ہو کر ایسی پرارتھنا کریں۔ لیکن سزا کا اصل مطلب سدھار یا ترقی اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ بدلہ وغیرہ کا خیال نہ ہو۔ انسان اپنا فرض سمجھیں۔ کہ بُرے آدمی اور بُرے خیالوں کو جہاں بھی ہوں دُور کریں۔ بغیر اس کے کہ اُن کو کوئی تکلیف پہونچی ہو۔ نیک انسان سب کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھتے ہیں۔ کسی نہ کسی کو سانپ ڈسیگا۔ اس لئے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اُس کا سر کچلے۔ شیر وغیرہ درندہ جانور انسانی بستی کے نزدیک ہو۔ تو جو بھی اُس کا ناش کرتا ہے۔ وہ شور بیر اور کھشتری کہلاتا ہے پس مکمل پرارتھنا یا سچا اصُول یہی ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں فقرات مذکور ہوں۔ جو نیک لوگوں سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جس سے نیک لوگ دشمنی کرتے ہیں مطلب یہ کہ اگر کسی پاپی سے دُکھ نہ پونچا ہو۔ تو بھی نیک لوگ پاپیوں سے نفرت کرتے ہوئے اُن کا قلع قمع کرنے میں لگے رہیں۔

کئی لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ دشمنوں کو باندھنے اور سزا دینے سے جسمانی سزائیں یا مار پیٹ وغیرہ کی ہدایت دینے سے وید میں سرکاری قانون یا اسلامی جہاد وغیرہ سے بڑھ کر کوئی اعلےٰ بات نہیں آئی۔ لیکن یاد رہے۔ وید میں بُرے لوگوں کو بُرائی سے روکنے یا سزا دینے کے مطلب میں جسمانی سزا کا ہی دخل نہیں۔ ویدک الفاظ کے جتنے موقعہ و محل کے مطابق لگتے ہیں۔ پرماتما بندھنوں میں ڈالتے ہیں۔ تو اس کا مطلب مختلف قالبوں کا و سکھ دکھ کا ملنا ہے۔ دھرماتما اپدیشک یا عالم لوگ

اگر بندھنوں میں ڈالتے ہیں۔ تو اُس کا مطلب دل میں کسی کے متعلق بُری رائے رکھنا یا عوام کی اچھی طرح رہنمائی کرنا ہے۔ کہ بروں کے ساتھ اُن کے ویوہار وسیع اور کُھلے یا آزادانہ رہیں۔ اُن سے لین دین وغیرہ میں کئی پابندیاں لوگ عاید کرتے ہیں۔ گورو ماتا پتا شاگرد اولاد کو سزا دیتے ہیں۔ تو زبانی تنبیہ و جسمانی سزا دونوں مقصود ہیں۔

ایسا ہی راجا کے لئے بُرائی کا تدارک کرنا سزا سے تازیانہ جرمانہ یا قید وغیرہ ہے۔ غرضیکہ محض جسمانی سزا یا قتل وغیرہ پر منتر کا مطلب محدود نہیں۔

अपाररु पृथिव्यै देवयजनाद्वध्यासं व्रजं गच्छ गोष्ठानं वर्षतु ते द्यौर्बधान देव सवितः परमस्यां पृथिव्याꣳ शतेन पाशैर्योऽस्मान् द्वेष्टि यं च वयं द्विष्मस्तमतो मा मौक् ॥ अररो दिवं मा पप्तो द्रप्सस्ते द्यां मा स्कन् व्रजङ्गच्छ गोष्ठानं वर्षतु ते द्यौर्बधान देव सवितः परमस्यां पृथिव्याꣳ शतेन पाशैर्योऽस्मान् द्वेष्टि यं च वयं द्विष्मस्तमतो मा मौक् ॥ २६ ॥



اپا رم پرتھوئیے دیو یجنا ودھیاسم برجنگچھ گوشتہانم درشتُ تے دیوُہ ودہان دیوسوتہ پرسیام برتھویام ششتیں یا شیر یو اسمان دویشٹ یم چہ دیم دو شمستم تو ماموک - ارو - ورم - یا بہتو درپ سیتے دیام ماسکن برجنگچہ گوشتہانم ورشنت تے دیور دہان دیو سوحہ پرسیام برتھویام ششتیں یا شیر یو اسمان دویشٹیم چہ دیم دو شمستم تو ماموک - ۲۶

اپ (ودھیاسم کے ساتھہ)

اررم بدخصلت دشمن انسان کو

پرتھویئے - پرتھوی ہیں

دیو یجنات - علم لوگ جس جدوجہد سے مادی یا عالم

ودھیاسم - لوگوں کی سنگت کو پہنچتے ہیں اس کو نہ ہوں

برجم اعلےٰ اوصاف جتانے والے کی سنگت کو

گچھہ - جاؤ - پراپت ہوؤ

گوستہانم - پڑھنے پڑھانے کا دیوہار بنانے والی

وید بانی

ورشتُ - برساؤ

تے - تمہاری

دیوہ - پرکاشمان

دہان - باندھو

دیو - آنند داتا جگدیشور

سوحہ - سب پرانیوں میں ستیہ پرکاش کرنیوالا

پرم - شترو کو

اسیام - اس

پرتھویام - پرتھوی میں

ششتینں - بہت سے

ارو - ہے دشٹ پرش تو

ورم - پرکاش - یا اُنتی

ما - مت

بھتپہ - پراپت ہو

درلبستہ - آنند دینے والا رس

تے - تیرا

دیام - آنند کو

ما - رمت

مکن - پراپت کرے

برجم - عالموں کا اعلےٰ بہ نیک راستہ

گچھہ - جا - پراپت ہو

گوستہانم - پرتھوی کا ستہان

ورشت - برساویں - پورا کریں

تے - اُس

دیوہ - سورج کا پرکاش

ودہان - باندھو

دیو - دیوہار کا ذریعہ

سوتہ - سدیہ لوگ

پرم - شترو کو

پاشئیہ - بندھنوں سے　　اسیام - اسس

یئے - جو　　پرتھویام - پرتھوی میں۔

اسمان - ہم سے　　شترتین - بہت

دویشٹِ - دویش کرتا ہے　　پاشیہ - بندھنوں سے

یم - جسکو　　یچ - جو

چہ - اور　　اسمان - ہم لوگوں سے

ویم - ہم　　دویشٹِ - دشمنی کرتا ہے

دوشمہ - برا سمجھتے ہیں　　یم - جس سے

تم - اسکو　　چہ - اور

اتہ - اُس سے　　ویم - ہم

ما - مت　　دوشمہ - کوپ کرتے ہیں

موچک - چھوڑدو　　تم - اس کو

اتہ - اس سے

ما - مت

موچک - چھوڑدو

ترجمہ - ہے سرو آنند کے دینے والے جگدیشور! سب کے اندر ستیہ پرکاش کرنیوالے اسس جہان میں لوگ جس جدوجہد سے اعلیٰ نعمتوں یا اعلیٰ عالموں کی صحبت کو حاصل کرتے ہیں - کرپا کرو - میں اسس جدوجہد کو اچھی طرح کرسکوں - یعنی بدخصلت بدطینت دشمن کو یا اپنے کام کے راستے کی رکاوٹوں کو نیچا دکھاؤں - اور اعلیٰ اوصاف جتانیوالے سجنوں کی صحبت کو حاصل کروں - میں پڑھنے پڑھانے کا دیوہا جتانیوالی ویدبانی کی امرت ورشا کروں - میری اور میرے منتروں کی ودیا کی شوبھا سب پر ظاہر ہو

جو ہم سے عداوت رکھتا ہے یا جسے ہم لوگ بُرا سمجھتے ہیں۔ اُس شترو
کو میں اس جہان میں انیک پرکار کے بندھنوں سے باندھوں اور عام
لوگ بھی اُنہیں باندھیں اور کبھی ان بندھنوں سے انہیں نہ چھوڑیں۔
ہاں اسی طرح انہیں اُپدیش کرتے رہیں کہ ہے پاپی پرش تُو روشنی یا
ترقی سے محرُوم ہے تجھے آنند دینے والے رس آنند حاصل نہیں ہونے
دیتے۔ اے نیکوں کا راستہ چاہنے والے انسانو! تم عالموں کی صحبت میں
رہو۔ جس طرح سُوریہ کی روشنی انتر کشش کو کھینچتی ہے اسی طرح ایشور
و عالم لوگ تمہاری مرادیں پُوری کرتے ہیں۔ جسطرح سنسار کا اُپکار کرنیوالا
سُوریہ اس پرتھوی میں انیک بندھنوں کے ہیتو کرنوں سے کشش کرتا
ہوا زمین وغیرہ گرہوں کو باندھتا ہے ویسے تم دشمنوں کو باندھو۔ اور جو
پاپی ہم لوگوں سے دُشمنی کرتا ہے | دیام ہم کوپ کرتے ہیں اُس دشمن کو
اس پرتھوی میں انیک بندھنوں سے باندھو اور کبھی اسکو مت چھوڑو
تشریح۔ پہلے منتر میں ایشور۔ عالم لوگ یا راجا سے مختلف قسم کی
سزاؤں کے ذریعے گنہگاروں کے سدھار ہونے کا بیان ہوا۔ اس منتر میں
اب یہ اپدیش دیا جاتا ہے کہ سدھار کے لئے ہر ایک نیک یا بد
انسان میں جذبہ موجود ہونا چاہیئے۔ یعنی یہ سبکی ذمہ واری ہے۔
کہ وہ سدھار اور ترقی میں اپنا فرض ادا کریں۔
ہر انسان میں یہ خواہش ہونی چاہیئے کہ عالم لوگ جس طرح پریشرم
کر کے اعلےٰ نعمتوں کو پاتے ہیں یا اپنے سے اعلےٰ عالموں کی صحبت سے
علم کی دولت کو پاتے اور جہالت کی خرابی کو ہٹاتے ہیں۔ اسی طرح میں
بھی پُرشارتھ کروں۔ اس پُرشارتھ کی ترکیب کیا ہے۔ بُرے آدمیوں
سے الگ رہنا۔ اُن سے نفرت کرنا اور ہر طرح سے ایسا عمل کرنا کہ

بدخصلت انسانوں کا بُرائی کے لیئے حوصلہ پست ہو۔ بُرے انسانوں کے علاوہ اپنے کام کے راستے میں جو بھی وگھن ہوں خواہ اپنی کمزوری سے خواہ کسی باہر کی سامگری کی خرابی سے۔ ان سبکو دور کرتے رہنا بھی اس اُپدیش میں شامل ہے۔ جہاں ان خرابیوں سے ہر ان بچے یعنی بُری صحبت کا کسی طرح روادار نہ ہو۔ وہاں کامیابی کے سارے وسایل حاصل کرنے چاہیئں۔ مثلاً عالموں کا ست سنگ سارے سامانوں کا نیک استعمال کرنے کا گیان اور من کا اُونچا ہونا اسی ست سنگ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اس ست سنگ میں سب سے اعلیٰ درجہ ایشوری گیان وید کے وچار میں مگن ہونا ہے اس لیئے وید کا پڑھنا پڑھانا سُننا سُنانا کے ذریعہ ستیہ کی امرت ورشا اپنے پر اور اپنے جیسوں پر جسطرح رہے۔ اسطرح کی کوشش کرنا مقدم فرض ہے۔ اس فرض کے پورا ہونے میں ودیا کی سچی شوبھا ہے اور آریوں میں کامنا ہونی چاہیے۔ کہ نہ صرف ہماری بلکہ تمام عالموں کی ودیا کی ایسی ہی شوبھا ظاہر ہو یعنی کوئی بھی عالم علمی طاقت کو دوسروں کے لیئے مقرنہ بناوے۔ نا پاپی لوگوں کو جیسا کہ پہلے منتر میں کہا۔ مختلف وسایل سے سیدھا کرے جیسے سام دام ونڈ اور بھید سے شترؤوں کو نیچا دکھاتا ہے ویسے ہی آریہ لوگ عمل کریں۔ پھر یہ مغالطہ نہ رہے کہ قید وغیرہ یا دوسری سزاؤں کے بندھنوں سے پاپیوں کو نہ چھوڑنے کی جو ہدایت دیگئی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کو کوئی شخصیت ہمیشہ قید میں رہے بلکہ جب تک اُسکا سُدھار نہ ہو۔ یا جتنا جس پاپ کے لیئے ونڈ ہو گیا ہو۔ تب تک یا انتہائی دنڈ یہاں مذکور سمجھا جاوے۔ وید کی سزا کا مدعا محض سُدھار و ترقی ہے اسکا ثبوت اسی منتر میں موجود ہے۔ کہ وہ جن سے نفرت ہے یا جنہیں

بندھنوں سے باندھا جاتا ہے۔ اِن کو نیک لوگ اُپدیش بھی دیتے رہیں۔ ایک طرف تو ان کو قید وغیرہ سے دوبارہ ارتکاب جرم سے روکنا دوسری طرف اُپدیش کے ذریعہ اُن کے بُرے سنسکاروں کو کچلنا۔ دونوں طریقے ٹھیک طور پر کام میں لائے جاویں تو جرائم کا ناش عُمدگی سے ہو سکتا ہے۔

اُپدیش بھی کیا اُتم ہے کہ اے پاپی پُرش دیکھ آزادی وغیرہ کی نعمتیں تم سے چھن گئیں علم وغیرہ سے گیان اور آنند ملتا ہے نیز آزادی میں جو کمائی کرتے یا حسب خواہش اشیائے عالم کو بھوگ کر جو سکھ پایا جاتا ہے وہ سب تجھ سے دُور ہیں اس لیئے بدی کو چھوڑو اور نیکوں کا راستہ اختیار کرو۔ کسطرح عالموں کا ست سنگ کرکے۔ مثال دیکر سمجھایا ہے کہ جسطرح سُوریہ کے سنگ سے جہان منور ہوتا ہے اسی طرح ایشور اور عالموں کے سنگ میں انسانوں کو علم ملتا اور اسکے ذریعہ وہ اپنی خواہشات کو عملاً پُورا کرتے ہیں۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پاپی پرشوں کو ڈنڈ بھی ملے اور اُن کے آئیندہ کے سُدھار کا بھی پُورا انتظام ہو۔ نہ صرف پاپی انسان خود سُدھریں بلکہ نیکوں اور نیکیوں کے مخالفوں سے وہ نفرت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرکے اُن کو سُدھارنے میں ویسی ہی کوشش کریں جیسی ان کے لیئے کی گئی ہے۔

اسی طرح ودیا اور دھرم کے کاموں میں ہونیوالے بگھنوں کو دُور کرنا اور اُن کی ترقی میں معاون۔ علموں و دوسری سامگری کی قدر کرنا نیکوں کی کمی اور بدوں کی زیادتی نہ ہونے دینا۔ باہم محبت سے جسمانی اور رُوحانی طاقت حاصل کرنا اور سُکھ کے سامان مہیا کرنا نیک صحبت میں جانا اور بد صحبت سے بچنا کے ست اُپدیش اس منتر

سے ملتے ہیں۔

गाय॒त्रेण॑ त्वा॒ छन्द॑सा॒ परि॑ गृह्णामि॒ त्रैष्टु॑भेन त्वा॒ छन्द॑सा॒ परि॑ गृह्णामि॒ जाग॑तेन त्वा छन्द॑सा॒ परि॑ गृह्णामि ॥ सु॒क्ष्मा चासि॑ शि॒वा चासि॑ स्यो॒ना चासि॑ सु॒षदा॑ चासू॒र्जस्व॑ती॒ चासि॒ पय॑स्वती च ॥ २७ ॥

گایتریں توا چھند سا پر گرہنام تریش ٹبھین توا چھند سا پر گرہنام جاگتین توا چھند سا پر گرہنام سُشکھشما چاسِ شوا چاسِ شیونا چاسِ سُشدا چاسیوُرجسوتی چاسِ پیسوتی چہ ۔ ۲۷

گایتریں	- گایتری	شُوکھشما	- سُشوبھایمان
توا	اُسکو	چہ	- اور
چھندسا	- چِت کو پر پھُلت کرنیوالے۔	اِس	- ہوتی ہے
پر گرہنام	سب پرکار سے مدد کرتا ہوں	شِوا	- منگل کے دینے والی
		چہ	- اور
تریشٹبھین	- تریشٹُبھ	اِس	- ہوتی ہے
توا	- اسکو	سیونا	- سُکھ پیدا کرنیوالی
چھندسا	آنند کا دینے والا	چہ	- اور
پر گرہنام	پکڑتا ہوں	اِس	- ہے
		سُشدا	- سکھ سو قایم کرنیکے قابل
جاگتین	- جگتی سے	چہ	- اور
توا	- اسکو	اِس	- ہے

چھندسا - آنند کے پرکاش کرنیوالے سے - اُور جسوتی - اتّ والی

پر } اچھی طرح سویکار کرتا ہوں - چھ اور

گرھنام } اس - ہوتی ہے

بیسوتی - قابل تعریف ہونے والی

اور چھ

ترجمہ - میں گایتری چھند سے گرہن کرتا ہوں - ترشٹبھ چھند سے اُسکو گرہن کرتا ہوں - جگتی چھند سے اسکو گرہن کرتا ہوں - اُپا کرنے سے پرتھوی شوبھایان ہوتی ہے - منگل کے دینے والی ہوتی ہے سُکھ آتپن کرنیوالی ہوتی ہے - سُکھ سے سہتی کرنے کے قابل ہوتی ہے ان والی ہوتی ہے اور تعریف کرنیکے قابل ہوتی ہے -

تشریح - وید منتروں کو چھند کہتے ہیں - اسلیئے کہ وہ چیت کو پرپھلت کرنیوالے اور جتنا ہی ان پر سوکھشم سے سوکھشم روپ سے وچار کرتے جاویں وہ آنند کے بڑھانیوالے ہوتے ہیں - یہ چھند علم عروض کے لحاظ سے گایتری - ترشٹبھ - جگتی آدی نام پاتے ہیں - ہرطرح کے یگیہ میں وید منتروں کا پاٹھ ہوتا ہے - جس سے اُس یگیہ کی حقیقت کا علم اور عمل دونوں ساتھ کے ساتھ چلتے ہیں - ادھیاتمک ارتھوں میں ہتپاربھ اور تتوگیان - یا ایشور کے ساکھشات کے معنے لیئے جاویں - تو آتما روپی پرتھوی آنند اور اُتساہ سے پربھکت ہوتی ہے اور آتما میں وہ بل آتا ہے جسکی بدولت سارے سنسار کے سُکھ یش کیرتی آدی حاصل ہوتے ہیں - لیکن ترجمے کے الفاظ میں آدی ہوتک معنے لکھے گئے ہیں اور ان سے ہون یگیہ یا دیوہارک اُتم کرموں کا نتیجہ دکھایا گیا ہے - جیسے ہون ہوتا ہے تو اس سے وایو کی شُدھی ہوکر بیماریوں کی کمی اور صحت و طاقت کی زیادتی ہوتی اور خوبصورت سڈول انسان

رُوسے زمین پر دکھائی دینے سے سنسار کی شوبھا بڑھتی ہے
دُوسری طرف بارشش وقت پر ہونے سے دُنیا سرسبزی سے شوبھایمان
ہوتی ہے تیسری طرف انسان کو سکھ اور خوشی سے پرتھوی اپنے
اُوپر نواس کرانیکے قابل ہوتی ہے چوتھی طرف وہ ان اناج والی
ہوتی ہے - یعنی انسان کو زندہ اور قائم رکھنے کا سامان اسپر زیادہ
ہوتا ہے - یہی حالت ہے جسیں سنسار سُکھی ہو سکتا یا پرتھوی کی
تعریف ہو سکتی ہے کہ ان - رس - پھل - بنسپتی - دودھ دینے
والے یا اور طرح سے انسان کے کار آمد حیوانات اور انسان سب
عمدہ حالت میں اسمیں موجود ہیں - یہی ارتھ کسی اور یگیہ پری عاید
کرکے مفصل مطلب سمجھا جاسکتا ہے - مثلاً پاٹھ شالا یا گورو کُل
رُوپی یگیہ کو گائیتری آدی چھندوں کے اعلیٰ معنی کے مطابق لیا
جاوے تو جہاں گورُو اور ششش کے پاک تعلقات اور برہمچریہ
کے نیم پالن کرنے کے سُندر نظارے دکھائی دیتے ہیں وہاں
غالب الحواس سچے عالم رُوپ پھل اُس سے نکل کر گرہست
آشرم کو گلزار بنادیتے ہیں - منتر ۲۸

पुत भूर स्थं विसृ यो विर प्सात्मुदा दाय पृथि
वीं जाव दानु म ॥ या मैरयं श्चन्द्र मं सिस्व
धाभि स्तामु यो रासो ष्पनु दि ग्रयं यज न्ते
मोद ती रासा दय द्विष तो वधोसि १२८

یہ اگرو رسیہ ڈسرپو ورلیپن ثبیا وا وا یہ پر نھرتیم جیودانم
یا میریئسچندرس سودھا بھستام - دھیر اسوا اندسیہ بھنتے
پرد کھشنی راسا دیہ دیشتو وحصوبیں منتر ۲۸

پُرا - پہلے | تام - اُس کو
کُرُورسیہ - سنگراموں میں یدھ کا | اُد - نشچیہ
وِسپرِدھ - یودھاؤں کا پربھاؤ دکھانیکے قابل | ومیرآ - ومیر بدّھی والے لوگ
وِرپسن - ہے مہاگنوان جگدیشور | اُندِشیہ - حاصل کرنے یا شُدہ کرنے کے لیئے
اُدادا سے - اُوپر اُٹھاکر | یجنتے - پوجا کرتے ہیں۔
پرتھویم - پرتھوی کو | پرو کھشنیہ - پداورتھوں کو سینچنے والی کریاؤں یا پاترو
جیووائم - جیون وینے ولے پدارتھ سے یکت | آساؤیہ - ستھاپن کریں
یام - جس | وِوِشتہ - دشمنوں کا
ایرین - راجیہ کیلیئے پراپت کرتے ہیں | بدھ - ناش
چندرمسِ - چندر لوک کے نزدیک یا آنند میں ورتمان ہوکر | اُمِ - ہو
سو دہا - ان وغیرہ پدارتھوں سے یکت

ہے مہاگنوان جگدیشور۔ آپ نے ان وغیرہ پدارتھوں۔ پرانیوں کو جیون وینے والے پدارتھوں اور بہت سی پرجا والی جس زمین کو اُوپر اُٹھاکر چندر لوک کے نزدیک قایم کیا ہے۔ عقلمند لوگ نشچہ اسکو حاصل کرنے کو یگیہ کرتے ہیں ایسی کرپا کرو کہ جیسے پہلے وقت میں ویریا نمان پرشوں کا پربھاو دکھانے کے قابل۔ دشمنوں کا ناش کرنے والے سنگراموں میں راجیہ حاصل کیا جاتا تھا ویسے ہی ہم بھی پدارتھوں کو سینچنے والی کریاؤں سے اُسے ستھاپن کریں۔ جس سے دشمنوں کا ناش ہوکر آنند حاصل ہو۔ ۲۸

تشریح۔ اس منتر میں پہلے تو پرتھوی کے متعلق گیان دیا گیا ہے۔

کو انسان کی کار آمد اشیا سب پرتھوی سے پیدا ہوتی ہیں یعنی ان وغیرہ ہی نہیں ہر جاندار کو زندگی بخشنے والی چیزیں بھی پرتھوی میں ہیں۔ ساتھ ہی بہت سی پرجا یعنی جانداروں کی پیدائش بھی پرتھوی سے ہوتی ہے۔ گویا تمام اجسام اور ان اجسام کی حفاظت و پرورش وغیرہ کے لیے جو سامگری چاہیئے وہ زمین سے پیدا ہوتی ہے

پھر یہ بتایا کہ زمین کو ہی سب سے نیچے نہ سمجھا جائے۔ یہ تو انترکھش میں ہے ایسے ہی چندر لوگ اس کے نزدیک انترکھش میں ہے۔ اوپر اٹھانے کا مطلب صاف طور پر انترکھش میں ہونے کا ہے۔ اور چندر لوگ آدمی کا اس کے نزدیک ہونا یا ستاروں اور سوریہ وغیرہ کا ان کے نزدیک یا ایک لوگوں کے بیچ میں ہونا اس ایشور کی رچنا کی غیر معمولی صنعت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب لوک کشش سے قایم ہیں۔ کیونکہ انترکھش میں ان لوگوں کا ہونا سوائے کشش کے ممکن نہیں ہو سکتا

عقلمند لوگ جو بڑے پورشارتھ اور یتن کر کے اس پرتھوی کو حاصل کرتے ہیں اس کا مطلب بھی صاف ہے۔ انسان کی کار آمد اشیا جن کے حصول پر اس کے سکھ اور کامیابی کا انحصار ہے۔ سب پرتھوی سے ملتی ہیں۔ اگر دھرماتماؤں کے پاس زمین نہ ہو تو کیسے کھیتی باڑی ہو کر ان اناج پیدا ہو سکے۔ سونا چاندی آدمی کانیں اور انیک طرح کے پھل وغیرہ کیسے ملیں۔ اگر دھرماتماؤں کے ادھکار میں قدرتی نظاروں سے مالا مال تھا ایکانت سیوں کے قابل مقامات یا پہاڑ وغیرہ نہ ہوں تو کس طرح ایشور بھگت لوگ منشیہ جنم کو سپھل کر سکیں۔ پاپی اور راکشس لوگ جہاں رہتے ہوں۔ وہاں کھیتی باڑی یا پیداوار کے لیے کوشش کرنا۔ یاگیہ میں کامیابی پانا کیسے ممکن ہے اس لیے عقلمندوں کا فرض ہے کہ وہ زمین کو اپنے ادھکار میں رکھنے کے لیے یگیہ کریں یعنی برہمچاری ہوں۔ وِدوان ہوں۔ سداچاری ہوں پورشارتھی ہوں وغیرہ۔

غالب الحواس اور سچے عالم لوگ مختلف طرح کی جد وجہد سے زمین کو انسانوں کے لیے سکھ کاری بناتے ہیں۔ کھشتری یا بلوان پرشوں کے خوف سے یا ان سے

لڑائی میں مغلوب ہو کر راکھشس یا چور وغیرہ یا ادھرماتما حملہ آور لیست ہوتے یا امن اور حفاظت عامہ میں مخل ہونے سے بچتے ہیں۔ اگرچہ جہالت میں پھنسے ہوئے انسان فوجی لڑائیوں کے اصل مدعا سے ناواقف ہیں اور یہ جنگ برے نتائج لاتے ہیں لیکن اصل غرض لڑائی کی محض ان حفاظت عامہ میں رخنہ انداز ہونیوالے تمام اسباب کا قلع قمع کرنا ہی ہے۔ اور ہر زمانہ کے ودیوان اور مہان پرش اپنے بل سے دشمنوں کا ناش کر کے پرجا کو سکھ سے جیون بیتیت کرنیکا موقع دیتے آئے ہیں۔ یہ اس وید منتر کے ذریعہ ایشور ہی کی آگیا ہے۔ اس پرکار کے یگیہ سے جب پرتھوی پر ادھکار دھرماتماؤں کا ہوتا ہے تو عالم لوگ بے کھٹکے اس بھومی کے نواسیوں کو دھرم ہو پدیش روپی امرت جل سے سینچے اور ان لوگوں کے اندرونی دشمنوں یعنی کام کرودھ وغیرہ کو نیچا دکھاتے ہیں۔ تبھی عوام کو سکھ اور آنند ملتا ہے۔ اگر بدامنی ہو تو علم و دھرم کی اشاعت نہیں ہوتی۔ اور اگر امن کی حالت میں دھرماتما و عالم لوگ ودیا اور دھرم کی اشاعت نہ کریں تو لوگ عیاش اور بدکار ہو کر اپنی طاقتوں کا ناش کرتے اور دکھ ہی دکھ پاتے ہیں۔ اس لئے اس منتر میں پرتھوی کو سورگ دھام بنانے کا پورا سکیم دیا گیا ہے۔

प्रत्युष्ट ᳪ रक्षः प्रत्युष्टा ऽअरातयो निष्टप्त ᳪ रक्षो निष्टप्ता ऽअरातयः ॥ ऽअनिशितोसि सपत्नक्षिद्वाजिनं त्वा वाजेध्यायै सम्मार्ज्मि ॥ प्रत्युष्ट ᳪ रक्षः प्रत्युष्टा ऽअरातयो निष्टप्त ᳪ रक्षो निष्टप्ता ऽअरातयः ॥ ऽअनिशितासि सपत्नक्षिद्वाजिनीं त्वा वाजेध्यायै सम्मार्ज्मि ॥ २९ ॥

پرتیشٹم رکھشہ پرتیشٹا اراتیو نشٹپتم رکھشو نشٹپتا اراتیہ۔
ان شٹوس سپتنکہش دواجنم تواواے دھیائی سمار جہم۔
پرتیشٹم رکھشہ پرتیشٹا اراتیو نشٹپتم رکھشو نشٹپتا اراتیہ۔
ان شتاس سپتنکہش دواجنیم تواواج دھیائی سمار جہم

پرت اشٹم۔ ناش کو یا ڈنڈ کو پراپت ہوتے ہیں
رکھشہ۔ راکھش۔ امن میں خلل انداز لوگ
پرت اشٹاہ۔ نرمول کئے جاتے ہیں۔
آراتیہ۔ مخالفان حق۔ دھرم کے درودھی۔ پرت اشٹم۔ نرمول کئے جاتے ہیں
نشٹپتم۔ پشیمان ہوتے یا پشچاتاپ کرتے ہیں۔ رکھشہ۔ دوسروں کی راحت کو نہ سہار نیوالے

رکھشنیہ۔ راکھشس یا پاپی لوگ
نشٹپتاہ۔ دکھ پاتے ہیں
آراتیہ۔ دھرم کے مخالف لوگ
ان شتہ۔ بڑی بھاری فوج سے
اس۔ ہے
سپتن اکہشت۔ دشمن کا ناش کرنے والے
واجنیم۔ جنگ کو
توا۔ اس
واج ادھیائی۔ جنگ کے سامانوں کو
سم مار جہم } اچھے پرکار ٹھیک کرتا ہوں

پرت اشٹاہ۔ ناش کو پراپت ہوتے ہیں
اراتیہ۔ بد اوصاف انسان
نشٹپتم۔ سرنگوں کئے جاتے ہیں
رکھشہ۔ پاپی لوگ۔
نشٹپتاہ۔ پشیمان
اراتیہ۔ دکھ دینے والے انسان
ان شتا۔ بڑے بڑے کاموں سے حاصل ہونیکے قابل
اس۔ سے
سپتن اکہشت نیقصوں یا دشمنوں کا ناش کرنیوالا
واجنیم۔ طاقتور فوج کو
توا۔ اس
واج ادھیائی۔ بہت سامانوں سے ظاہر کرنیکیلئے
سم مار جہم } اچھی پرکار شدھ کرتا ہوں

ترجمہ۔ میں اُس جنگ عظیم کے لئے طاقتور فوج کے واسطے جو سامان درکار ہیں ان کو اچھی طرح ٹھیک کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کے ذریعے امن شکن اور مخالفان حق کیفر کردار کو پہونچتے ہیں۔ بداوصاف اور بدکردار لوگ دکھ اور سنتاپ پاتے ہیں نتیجہ یہ فوجی طاقت سے بدخواہ دشمنوں کا ناش کرنیوالا ہے۔

میں طاقت ور فوج کو بہت ذریعوں سے ظاہر کرنے کے لئے اچھی اچھی شکھشا سے شدھ کرتا ہوں۔ کیوں کہ دوسروں کے سکھ کو نہ سہنے والے و بدفعل ان اس کے ذریعے نشٹ ہوتے ہیں۔ جو ایا زنا وغیرہ کے مرتکب پاپی انسان یا مجنوں کو دکھ دینے والے فوج یا پولیس کی ہی طاقت سے خائف رہتے یا سدھرتے ہیں۔ میں بڑی کوشش سے حاصل و کامیاب ہونے والے یگیہ یا جنگ کو جو دشمنوں اور دشمنوں کا ناش کرنے والا ہے۔ ان آدھی پدارتھوں یا سکھوں کے ظاہر ہونے کے لئے پاکیزگی سے شدھ کرتا ہوں۔

تشریح۔ اس منتر کے الفاظ دوبار دہرائے گئے ہیں۔ اس لئے کہ دو حالتوں کا اس میں ذکر ہے۔ ایک تو بدامنی کی بادشتوں اور پاپیوں کے طاقت ور یا حملہ آور ہونے کی حالت کا اور دوسرے نیک دھرماتماؤں کی فتح ہوکر امن کی حالت کا۔ پہلی حالت میں تو طاقتور فوج اس کے لئے اشستر استر اور خوراک کا سامان وغیرہ شدھ اور کثرت سے فراہم کرنے کا اپدیش ہے اور اس پر عمل ہو تو مخالفین یا امن توڑنے والے حملہ آوروں کا ناش ہوتا ہے۔ اور جنگ ختم ہو جائے۔ تو چور ڈاکو۔ جواری زانی وغیرہ لوگوں سے رعیت کو تکلیفات پہونچتی ہیں۔ اس کا تدارک فوج اور پولیس کا مختلف ذریعوں سے رعب اور طاقت دکھلانے سے ہوتا ہے۔ کسی کو محض نمائشی خوف۔ کسی کو سزائے جسمانی کسی کو قید وغیرہ کا جو دنڈ ملتا ہے۔ یہ فوج اور پولیس کی ہی طاقت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اکیلے راجہ کے وجود میں یہ سزائیں دینے کی طاقت نہیں۔ یگیہ سے برشا ہوتی اور ان اناج پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے جنگ سے امن ہو کر دیا اور دھرم کی ترقی ہوتی ہے

अदित्यैरास्नासि विष्णोर्वेष्पोस्यूर्ज्जे त्वादब्धेन त्वा चक्षुषावपश्यामि ॥ अग्नेर्जिह्वासि सुहूर्देवेभ्यो धाम्ने धाम्ने भव यजुषे यजुषे ॥ ३० ॥

ادتیے راسنا اس وشنور ولیشپو اسیورج توا ادبدھین توا چکشوشا ولپشیام
اگنیر جہوا اس سُہور دیوے بھیو دہامنے دہامنے بھو یجشے یجشے

ادتیے - زمین کے
راسنا - رس وغیرہ پیدا کرنے والے
اس - ہیں
وشنوہ - ویاپک
ولیشپہ - زمین وغیرہ سب میں موجود
اس - ہیں
اورجے - پراکرم
توا - آپ کو
ادبدین - پریم سکھ والے
توا - آپ کو
چکشوشا - وگیان سے
اوپشیام - دیکھتا ہوں

اگنیہ - مادی آگ کے
جہوا - جہوا روپ
اس - ہیں
سُہوہ - قابل تعریف
دیوے بھیہ - عالموں کے لئے
دھامنے دھامنے - جگہ - نام اور جنم تینوں کے حصول کیلئے
بھو - ہو جیئے
یجشے یجشے - یجروید کے منتر منتر کا مطلب ظاہر ہونے کے لئے

ترجمہ، اجگدیشور! آپ اس زمین کے سب رس وغیرہ پیدا کرنے والے ہیں۔ آپ سب زمین وغیرہ اشیا میں ہر جا حاضر ناظر اور موجود ہیں۔ آپ مادی آگ کے مانند زبان روپ ہیں۔ عالموں کو ستھان نام جنم روپ تینوں دھام میں سکھ روپ پدارتھ دلاتے ہیں۔ آپ ہی قابل تعریف یا ستتی کرنے کے یوگیہ وہ ہستی ہیں جن سے

یجروید کے منتر منتر کا آشا پر کاشت ہوتا ہے اس لئے کر پا کیجئے کہ میں آپ کو گیان نیتر سے دیکھ سکوں۔

تشریح۔ اس منتر میں یگیہ کرنے والے یا نیکو کار انسان کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تمام اشیا کو پیدا کرنے والے بھگوان کو کبھی نہ بھولیں۔ ان سے کام لیتے ہوئے ان کے بنانے والے کو ہر جگہ ساکھشی یا حاضر ناظر سمجھیں یہاں تک کہ آگ سے زبان کی مانند جو شعلہ اٹھ رہا ہے اس میں بھی اوس کی شکتی کام کر رہی ہے۔ وہ عالم اور دھرماتما لوگوں کو ان کی قابلیت کے مطابق اپنے جنم اور سکھ کے سامان واعلیٰ بدھ ویان دے کر سکھی کرتا یا مکتی دے کر آنند کا بھوگ کراتا ہے۔ اس لئے وہی محض وہی حمد و ثنا کے قابل ہے اسی کی حمد و ثنا سے آتما میں اس کے حصول کی لگن پیدا ہوتی ہے اور انسان اپنے اندر بھگوان کا ساکھشات کرتا ہوا یجروید کے منتروں کے اصلی راز کو سمجھتا ہے۔ یوگی پرش سمادھی اوستھا میں جو ویدک شبدوں کو ارتھ اور سنبندھ کے ساتھ دیکھتے ہیں اس کا بیان وید کے ان معنے خیز الفاظ میں بڑی کمالیت سے آگیا ہے۔

دوسرے معنی

چونکہ یگیہ رس وغیرہ اشیا کی پیدائش کی علت ہے اور تمام نیک کاموں میں شامل ہے۔ مادی آگ کی مانو زبان ہے اوصاف حمیدہ نیز نیکنام۔ مقام اور جسم کے حصول و یجروید کے منتر منتر کا مطلب جاننے کے لئے قابل قدر و تعریف ہوتا ہے اس لئے میں اسے سکھ پورک ان آنکھوں سے پرتیکش پرمان کے ساتھ دیکھتا ہوں یا یوں کہو کہ اسے زمین وغیرہ اشیا اچھے اچھے اوصاف جگہ جگہ و یجروید کے منتر منتر سے سدھ ہونے کے لئے کام کی کامیابی سے دیکھتا ہوں

تشریح پہلے معنے میں ایشور پرمنتر کے معنے لگا کر اسے ویاپک بتایا گیا تھا۔ ان معنوں میں منتر کو یگیہ پر گھٹا کر بتایا گیا ہے۔ کہ وہ یگیہ بھی تمام برہمانڈ کے ہر فعل میں شامل ہے۔ مادی آگ کے ذریعے ہون یگیہ ہو۔ انجن آدمی نہیں۔ بجلی وغیرہ سے کام لیا جاوے۔ نیک

اوصاف حاصل ہوں۔ یش کیرتی۔ اچھی جگہ یا دیش۔ اعلیٰ یونی۔ وید کا گیان یجروید کے ہر ایک منتر کا صحیح مطلب جاننا یعنی کرم کانڈ کے ہر ایک مرحلے کو عملی طور پر عمل کرنا سب کے لئے یگیہ کو ہی عمدگی سے کرنا ہوتا ہے۔ یگیہ کی قدر یگیہ کی تعریف کے بغیر کسی امر میں کامیابی یا سکھ نہیں ملسکتا۔ برہمچریہ کے ذریعہ غالب الحواس ہونا۔ گورو سے دُنیا پراپتی کرتے ہوئے اس کی سیوا کرنا اس کی آگیا کا پالن کرنا۔ نیم پوربک محنت سے پڑھنا وغیرہ سب فعل عملی طور پر یگیہ کی ستُتی و مہاتم کو ظاہر کرتے ہیں۔ نیک لوگوں کا سوبھاو ہی یگیہ روپ ہو جاتا ہے۔ اور وہ یگیہ کے نتائج کو ایسے عمدہ طور پر سمجھتے و جانتے ہیں جیسے آنکھوں سے کسی پدارتھ کو پرتکیش روپ سے دیکھا جاتا ہے انہیں کسی نیک کرم کے متعلق خواب میں بھی کبھی شک پیدا نہیں ہوتا۔

جہاں پہلے معنی میں ایشور کو آتما پرتکیش دیکھتا ہے گیان نیتروں سے۔ وہاں اس کے معنی میں یجمان آدمی آنکھوں سے برہمانڈ کے ذرے ذرے اور ہر چھوٹی بڑی حرکت میں یگیہ ہی یگیہ کو دیاپک دیکھتا ہے۔ جو گیان کے روپ میں یجروید کے ہر منتر میں موجود ہے

सवितुस्त्वा प्रसव उत्पुनाम्यच्छिद्रेण पवित्रेण सूर्य्यस्यरश्मिभिः सवितुर्वः प्रसव उत्पुनाम्यच्छिद्रेण पवित्रेण सूर्य्यस्य रश्मिभिः ॥ तेजोसि शुक्रमस्यमृतमसि धाम नामासि प्रियन्देवानामनाधृष्टं देवयजनमसि ॥३१॥

سوِتُستوا پرسوَ اُت پُناممچھدرین پوِترین سُوریسیہ رشمِبھِ سوِتُروہ پرسوَ اُت پُناممچھدرین پوِترین سُوریسیہ رشمِبھِ۔ تیجوسِ شُکرمسیمرتمسِ دھام نامامسِ پریندیوانام نادھرِشٹم دیویجنمسِ۔ ۳۱

ہوتہ - پرمیشور کے
توا - آپ کا
پرسوے - پیدا کیے ہوئے جگت مین
اُت پُنامِ } پوتر کرتا ہوں
اچھدرین - مسلسل
پوترین - پاک
سوریہ - سورج کی
رشمِ بھہ - کرنوں سے
ہوتہ - پرمیشور کے
وہ - تم گویا پرتیکش بیدار رہتوں کو.
پرسوے - پیدا کئے ہوئے جگت مین
اچھدرین - مسلسل
پوترین - پاکیزہ کرنیوالے
سوریہ - نعمتوں کے محرک پران کے
رشمِ بھہ - اندرونی مطالب کے اظہار کرنیوالے اوصاف
تیجہ - روشن دل - گیانی
اس - ہیں
شکرم - شدہ پوتر
اس - ہین
امرتم - ناشِ رہت - غیر فانی
اس - ہین
دہام - سب اشیا کا سہارا
نام - قابل تعظیم
اس - ہیں
پریم - پیارے
دیوانام - عالموں کے
اتادھرشٹم - کسی کے رعب میں نہ آنے کے قابل
دیویجنم - عالموں سے پوجا کئے جانیکے قابل
اس - ہیں -

ترجمہ - یگیہ لگاتار سُوریہ کی روشن اور پاک کرنوں کے ساتھ مل کے... پاکیزگی پھیلاتا ہے - اس یگیہ کرنیوالے کو میں عمدگی کے ساتھ پوتر کرتا ہوں - پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے جگت میں مسلسل شدہی کرنے والے - نعمتوں کے حصول کے محرک پران سے اندرونی مطلب کو ظاہر کرنے والے گن سے تم لوگوں یا ان ظاہر بیدارھتوں کو پاکیزہ کرتا ہوں - ہے پرمیشور چونکہ آپ روشن بالذات - نیک پاک ناش سے رہت - سب اشیا کا سہارا - قابل تعظیم - عالموں کے پیارے - ان سے پوجا جانے کے قابل - کسی کے رعب میں نہ آنیکے لائق ہین - اس لئے میں آپ کا ہی سہارا لیتا ہوں -

دوسرے معنے

چونکہ یہ یگیہ روشنی اور پاکیزگی کا ذریعہ نجات کی راحت کا باعث سب ان وغیرہ اشیاء کی پختگی کا موجب جل کا وسیلہ اعلیٰ اوصاف کی محبت بڑہانے کا سبب ہے کسی سے کھنڈن کیا جانے کے قابل نہیں، یعنی بدرجہ غایت اچھا اور عالم لوگوں کو پرمیشور کی پوجا کرانیوالا ہے اسلئے اس یگیہ سے میں پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے اس جگت میں لگاتار نہایت پوتر یگیہ اور الیشور کے پیدا کرنیوالے پرمیشور کے حقیقی علم کے ظاہر کرنیوالی صفت سے تم لوگوں کو پاک کرتا ہوں۔ یا الیشوریہ کے پیدا کرنیوالے سوریہ کی کرنوں سے پرتیکھش پدارتھوں کو شدھ کرتا ہوں۔

شریح:۔ اس منتر میں یگیہ ودیا کا پھل بتایا ہے۔ انسان جو ہون یا اشاعت تعلیم یا راج دہرم پالن یا تجارت کے زریعہ یگیہ کرتے ہیں وہ سوریہ کی کرنوں کی مانند وہ کریا سچے عالموں یا وید ودیا کے مطابق ہونے سے اعلیٰ اوصاف کے ساتھ تمام اشیاء وانسانوں کو پاک اور نیک بنانی ہیں۔ ان اناج تہا پھل وغیرہ پدارتھ سوریہ کی کرنوں سے عمدہ رس والے اور ہر طرح سے سکھدائی ہوتے ہیں ان سے جسم مضبوط تندرست اور طاقتور ہوتے اور اوصاف حسنہ سے نوع انسان سکھ اور شانتی سے مالا مال ہوتے ہیں۔ ایسا ہی پرمیشور کے اعلیٰ اوصاف کا دھیان روپی یگیہ وگیان یا عرفان اور علم حقیقی کا پرکاش آتما میں کرتا ہے۔

خاتمہ۔ اس ادھیائے میں پرمیشور نے نوع انسان کو ہدایت کی ہے کہ نیک افعال میں تتپر رہو دہرماتماؤں کے شترو اور بے خیالات وجہالت کا ناش کرو تمہارے علم و عمل کو بڑہاؤ۔ دہرم کے مطابق نکاؤ دہرم کے پالنے میں بے خوفی سے قائم رہو۔ سب کے ساتھ دوستی اور بھلائی کا سلوک کرو اور ویدوں سے علم اور اعلیٰ سکھشا حاصل کرکے اس سے بنی نوع انسان کو فیض پہنچاؤ پرمیشور کرے انسان ایسی اعلیٰ تعلیم کی قدر کرکے اپنی زندگی کو کامیاب بنائیں۔ اوم تم

خوش خبری

شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر مرحوم کی بےنظیر عالمانہ و محققانہ کتب کی خوبیوں سے کون انکار کر سکتا ہے
جس عرقریزی اور جانفشانی سے دنیا بھر کے مذاہب کی چھان بین آپنے کی ہے اور مذہبی محققوں و تحقیق کے حق ولدادوں کے لئے
تصنیفات مہیا کی ہیں وہ رشی دیانند کے بعد آپ ہی کا حصہ تھا یقیناً آپکی تصنیفات کا بغور مطالعہ کٹر سے کٹر مسلمان کو بھی زبردست دھکا دیکر
[illegible]دہرم کی شرن میں لا ڈالتا ہے لیکن ابتک یہ بیش قیمت تصنیفات صرف اردو میں شائع ہوئی تھیں اس لئے ہندی داں پبلک ان سے فائدہ نہ
[illegible]تی تھی۔ آج کل مذہبی کتب کا مطالعہ بالخصوص ہندی بھاشا میں ہے اس لئے اس نہایت مشکل اور محنت طلب کام کو ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے
پورا کرنیکا نشچہ کیا گیا ہے تکذیب براہین احمدیہ جیسی ضخیم کتاب کا پہلا حصہ چھپ ہی چکا ہے جسے ہندی دان اور مذہبی معلومات سے مالامال ہونیکے خ[illegible]
استری پرش آریہ ساہتیہ پستکالیہ دہلی سے عہ فی جلد پر خرید سکتے ہیں۔ پنڈت لیکھرام جی کی کل ۳۳ کتابیں اردو ناگری لباس میں [illegible]
دیگرے جلد سے جلد شائع کی جاینگی تمام کتب کی قیمت عـہ روپیہ ہوگی پیشگی [illegible]

ویدک سدہانتوں کی دیاپکتا

مذاہب کے جھوٹے دعاوی کا اس میں قلع قمع کیا اور ویدک سدہانتوں کے عالمگیر ہونیکا پورا پورا ثبوت دیا گیا ہے معلومات کا
خزانہ حقیقی معنوں میں تحقیق حق جس کا نشانہ ہے۔ اسے پڑھکر کوئی بڑا ضدی یا متعصب شخص ہی ویدک دہرم کے مقابلہ پر کسی مذہب کو وقعت
دے سکیگا سچ پوچھو تو ایسی صداقت کا ہر متلاشی وہ بیش قیمت رہنمائی پا سکیگا جو بنی نوع انسان میں حقیقی یگانگت لانے یا گمراہی سے بچا کر
صراط المستقیم پر چلانیکی قابلیت دیگا عموماً ہر شخص بلالحاظ مذہب ملت اور خصوصاً ہر ایک آریہ پرش اس ایک کتاب سے وہ فائدہ حاصل
کر سکتا ہے جو صد ہا اور کتب سے نہیں پا سکتا۔ قیمت فی جلد ۸/

مرزائی دام فریب (باوا نانک صاحب پر حملہ)

یہ وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جسمیں باوا نانک صاحب کا مذہب نامی کتاب کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے اس سے ہر شخص کو یقین ہو جائیگا کہ
مرزائی لوگ آجکل کسطرح جھوٹ اور بناوٹ کی تحریروں کو شائع کرکے مذہبی تحقیقات کا دم بھرتے ہیں سکھ لٹریچر کے مستند اور مشہور
حوالہ جات دیکر واضح کیا گیا ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب مصنف کتاب ہذا نے باوا نانک صاحب کے مذہب کی بابت شروع سے
پبلک کو مبالغہ دینے کی کوشش کی ہے کہ باوا نانک صاحب کا مذہب اسلام تھا۔ مصنف کے ۱۲۷ جھوٹ نمبر وار لکھے گئے ہیں اور اس کے
تمام مضامین کے متعلق سچے اور مدلل جوابات سے اس طرح روشنی ڈالی گئی ہے کہ آئندہ کوئی مسلمان تو کیا خود مرزائی بھی باوا
نانکصاحب کی ذات پر اس قسم کے حملے کرنیکی جرأت نہ کر سکیں گے۔ کتاب ہر لحاظ سے قابل دید ہے۔ فی جلد قیمت ۸/

باوا نانک صاحب اور دین اسلام۔ اس میں نمبروار ۱۰۱ ثبوت اس بات کے دیئے گئے ہیں کہ باوا
صاحب ہرگز ہرگز مسلمان نہ تھے۔ یہ اس مضمون کی جامع اور فیصلہ کن بحث ہے۔ قیمت فی جلد چار آنے ۴/

ملنے کا پتہ منیجر آریہ ساہتیہ پستکالیہ حوض قاضی شہر دہلی